

fb: CrAZy FaNs Of NoVeL

اک ستارا کہکشاں ہو گیا

از بسمہ خان

CrazyFansOfNovel.com

Novel

WELCOME TO THE GROUP

السلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور
ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

Page | 2

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر
اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔
نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائٹ کو درپیش
آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز آف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر
آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا
چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذریعہ کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج
سکتے ہیں۔

CrAZy FaNs of NoVeL

انشاء اللہ آپ کی تحریر دودن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

Page | 3

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : [fb.me/CrazyFansOfNovel](https://www.facebook.com/CrazyFansOfNovel)

Facebook Group : <https://web.facebook.com/groups/292572831468911/>

Website Url : <https://crazyfansofnovel.com>

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Ik Sitra Kehkashan Ho Giya | By Bisma Khan (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

[fb.me/CrazyFansOfNovel](https://www.facebook.com/CrazyFansOfNovel)

اک ستارا کہکشاں ہو گیا

از قلم

بسمہ خان

زارا بیٹا آٹھ جاؤ آج لاسٹ پیپر ہے اس کے بعد جتنا سونا ہو گا سو جانا صائمہ نے ناشتا بھی بنا لیا ہے! شفق ابان مسلسل بولتی سیڑھیاں چڑھ رہی تھیں مگر آگے کا منظر دیکھ کر انکو بریک لگی کبھی جلدی نہ اٹھنے والی زہرا عبان شیشے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری! کو آخری ٹچ دے رہی تھی

اسلام علیکم ماما! گڈ مارنگ آپ اوپر کیوں آگئیں میں آرہی تھی نیچے بابا آٹھ گئے؟ ذرا نے ایک کے بعد دوسرا سوال کیا

جی بیٹا آپ کے بابا تو آٹھ گئے مگر آپ اتنی جلدی کیسے آٹھ گئی ہیں؛ شفق ابان نے حیرانی سے پوچھا

وہ ماما یو نو آج ہمارا لاسٹ پیپر ہے تو پیپر سے پہلے نہ ہمیں اُن لنگوروں کو بتانا ہے

😊😊 کہ لڑکیاں کمزور نہیں ہوتیں

اچھا چلو چلتے ہیں نیچے آپ کے بابا انتظار کر رہے ہیں ہمارا ناشتہ پر؛ انہوں نے پیار

سے کہا اور پھر نیچے چل دیں

گڈ مارنگ بابا! آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ ڈارنہ ڈاننگ پر بیٹھتے کہا

آٹھ گئی میری جان بابا بالکل ٹھیک ہیں چلیں اب کھانا شروع کریں ناشتا پہلے ہی ٹھنڈا

ہو گیا ہے، آبان صاحب نے کہتے ساتھ بریڈ سلائس اپنی پلیٹ میں رکھا

بیٹا آج لاسٹ پیپر ہے آگے کیا پلان ہے؟ انہوں نے بریڈ کا ٹکڑا منہ میں رکھتے

ہوئے سوال کیا؛ اور یہ تو زہرا آبان کا پسندیدہ موضوع تھا

بابا میں نہ اس کے بعد پی اے ایف میں جانے کا ارادہ رکھتی ہوں؛ اُسے شفق کی

طرف دیکھتے ہوئے اپنی بات کہی

اچھا چلو صحیح ہے جیسا آپ چاہو گی ویسا ہی ہو گا میرا بچہ؛ انہوں نے اسکے سر پر

!شفقت بھرا ہاتھ رکھا

..... آبان صاحب بچوں کی خواہشات کا احترام کرنے والوں میں سے تھے

لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے یہ لڑکی ہے آبان اسے کیسے ایسے ہم بھیج دیں گے میرا دل نہیں مانتا؛ شفق خاتون نے بھی گفتگو میں حصہ لیا

بابا یہ دیکھا ماما چاہتی ہی نہیں ہیں کے میں ایک خود مختار لڑکی بنوں ماما یہ ماڈرنزم کا زمانہ ہے سب لڑکیاں جاتی ہیں میں بھی جانا چاہتی ہوں؛ اُسے ناراضگی سے جواب دیا لیکن بیٹا۔۔۔۔۔

ابھی شفق کی بات سچ میں تھی جب وہ جلدی سے اٹھی اپنا بیگ پکڑا اور بعد میں بات کرنے کا کہہ کر چلی گئی کیوں کے وہ جانتی تھی کے یہ بحث بہت لمبی ہونے والی تھی اور ابھی اسے مٹی اور زری کو بھی لینا تھا اسی لیے جلدی سے گاڑی سٹارٹ کی اور روڈ پر ڈال دی

پوں پوں پوں ----- یار جلدی آجا مشی

اُف لڑکی اتنی ہورنز تو کبھی میرے بھائی نے بھی نہیں دیے جتنے تم نے دے دیے
ہیں آرہی تھی تھوڑا صبر کر لیتی؛

مشی بولتی ہوئی فرنٹ دور کھول کر بیٹھی اور زار نے گاڑی سٹارٹ کر دی اب اُنھیں

زری کو لینا تھا جسے لینا کوئی آسان کام نہیں تھا

مشی فون کر اسے جلدی کر؛ اُس نے اضطرابی کیفیت میں کہا

مشی سر ہلاتے ہوئے کال ملانے لگی

دوسری طرف سے زری کی آواز ابھری؛

یار میں بلکل ریڈی ہوں آجاؤ جلدی سے

مشی نے اوکے بائے کہ کر فون رکھ دیا

اور اگلے 15 منٹ میں وہ کالج کے سامنے کھڑی تھی

مشی نے اندر جانے میں پہل کی اور ادھر ادھر نظریں دوڑانی شروع کر دیں لیکن مایوس واپس مڑی کیوں کے اُن تینوں میں سے اسے کوئی نظر نہیں آیا تھا لیکن زری کی چیخ سے یہ بات پتہ چلی کے اسے وہ نظر آگئے ہیں

اور پھر تینوں اُس طرف چل دیں جہاں وہ لڑکیوں کو پریشان کر رہے تھے

اُو ہیلو! بات کا آغاز مشی نے کیا۔۔۔۔۔

اُس لڑکے نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور مشی کو دیکھ کر اسکے چہرے پر ایک گندی

مسکراہٹ آئی

یار دیکھو وہی کل والا مال آیا ہے ان دونوں کو چھوڑو یہ تین ہیں نہ؛ اُس نے غلیظ

مسکراہٹ کے ساتھ اپنے ساتھی کو مخاطب کیا

ہاں ہاں او ہم تین ہیں تو تم لوگوں کو چار چار نظر۔ نہیں آئیں تو ہمارا نام بدل

دینا؛ اس بار بولنے والی زری تھی

یار یہ تیسری کی شاید زبان نہیں ہے یہ کچھ بولتی ہی نہیں ہے؛ تیسرے لڑکے نے
زہرا کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا

ہاں یہ بولتی نہیں ہے بس جو کرنا ہوتا ہے کر دیتی ہے؛ مٹی نے بڑے فخر سے بتایا

ہاہاہا

وہ تینوں جعلی کہے لگانے لگے جیسے بہت ہی کوئی مزے کی بات ہو

اور اُس کے بعد جو عملی نمونہ زہرا آبان نے دکھایا وہ وہاں کھڑے سب لوگوں

نے بہت انجوائے کیا

اگر اب کے منظر پر جائیں تو وہ لڑکا اپنا بازو چھوڑوانے کی کوشش کر رہا تھا جو زہرا

آبان نے پوری طرح مروڑ رکھا تھا

درد سے اُس لڑکے کی آنکھوں میں پانی آ گیا

اور باقی دونوں کو سنبھالنے کے لیے مٹی (مشعل) اور زری (ذر نش) کافی تھیں

آخر کار اپنا کام ختم کر کے وہ ایگزیمینٹس روم کی طرف چل دیں کیوں کے انہیں پیپر
😊 پر فوکس کرنا تھا

پیپر تقریباً 12 بجے کے قریب ختم ہوا اور وہ تینوں کالج پر ایک الوداعی نظر ڈال کر
کار کی طرف بڑھ گئیں

کیوں کے کالج کے فنکشن میں انہیں کبھی کوئی دلچسپی نہیں تھی اور آج بھی وہ اپنا
آخری فریویل اٹینڈ نہیں کر رہی تھیں

آج لہجہ میری طرف سے پیپر ختم ہونے کی خوشی میں زہرانے دل بڑا کر کے لہجہ کی
آفر دی جس پر حسب معمول وہ دونوں مان گئیں -----

لہجہ کے دوران وہ تینوں مختلف باتیں کر رہیں تھیں

آبان صاحب اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے والدین ان کی شادی کے تین ماہ بعد
ایک ٹرک ایکسڈنٹ میں وفات پاء گئے

آبان صاحب نے اپنی یونی کی ایک لڑکی (جس کو وہ پسند کرتے تھے اُس سے ماں باپ کی رضامندی سے شادی کر لی تھی

آبان صاحب کا ایک بیٹا حارث آبان اور ایک بیٹی زہرا آبان تھی جو انہیں اپنی جان سے بھی زیادہ پیاری تھی

حارث آبان اپنے والد کا بزنس سنبھالتا اور بیٹی زہرا آبان ابھی پڑھ رہی تھی لہج کے بعد زار نے اُن دونوں کو اُن کے گھر چھوڑا

واپسی پر ایک جگہ ٹریفک بلاک تھی اور زہرا کو گھر جانے کی جلدی تھی اسے اپنی تین دنوں کی نیند پوری کرنی تھی اُس نے 10 منٹ تو انتظار کیا مگر جب کوئی حل چل نہ ہوئی تو وہ گاڑی سے باہر نکل آئی اور باہر نکلنے پر پتہ چلا ساری ٹریفک صرف ایک گاڑی کی وجہ سے بلاک ہے جس کا ڈرائیور نہیں تھا

یہ کون جاہل اپنی کار ادھر پارک کر گیا ہے خود پتہ نہیں کدھر ہے؛ اسکو اس وقت پہلے ہی اتنی ٹینشن تھی اوپر سے یہ بلند اس کا دماغ سوانیزے پر گھوم رہا تھا

اگر مجھے اس کار کا ڈرائیور مل گیا تو قسم سے اُس کا سر پھاڑ دوں گی اس ایک بندے کی وجہ سے سارا ٹریفک بلاک ہے؛ وہ مسلسل غصے میں خود سے باتیں کر رہی تھی یہ اُس کی پرانی عادت تھی غصے یہ پریشانی میں خود سے باتیں کرنا

دوسری طرف وہ دونوں گولگیوں کے ذائقے پر تبصرے کر رہے تھے یار یہ والا مجھے میٹھا میٹھا لگ رہا ہے بھائی تھوڑی مرچیں زیادہ کر دیں اگلی پلیٹ میں؛ ضرار نے گولگیاں مہ میں ڈالتے ہوئے گولگیے والے سے کہا

جی اچھا سر میں کر دیتا ہوں؛ گولگیے والے نے فرمانبراری سے جواب دیا نہیں بھائی اور مرچیں نہ ڈالنا یہ تو پاگل ہے پہلے ہی میرا مہ جل رہا ہے؛ حدید نے ضرار کو گھورتے ہوئے کہا

اور دکاندار نے تابعداری سے گردن ہلائی

جی سر!

او ہیلو! بھائیوں وہ گاڑی آپ کی ہے؛ ایک راہگیر نے اُن سے پوچھا! جی جی ہماری ہے اچھی ہے نہ؛ حدید نے خوشی سے پوچھا کیوں کہ یہ گاڑی ابھی پچھلے ہفتے ہی اسے عزیز صاحب سے تحفے میں ملی تھی

جی اچھی تو تھی مگر اب نہیں رہی؛ راہگیر نے افسوس کا اظہار کیا اور آگے چل دیا اور حدید فوری طور پر گاڑی کی طرف بھاگا مگر گاڑی کی حالت دیکھ کر اُس کی ہوائیاں اڑ گئیں فرنٹ مرر مکمل طور پر ٹوٹ چکا تھا اور گاڑی اپنی جگہ بجائے سائڈ پر لگا دی گئی تھی

کسی نے بہت مہارت سے گاڑی کا فرنٹ مرر اور سائڈ مرر توڑا تھا اور چابی گاڑی کے اندر لگی ہونے کی وجہ سے اندر بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کر کے سائڈ پر لگائی تھی 😊😊😊😊

اب میں بہت ہلکا محسوس کر رہی ہوں شاید اب تک اُس گاڑی والے نے اپنی گاڑی کی حالت دیکھ لی ہوگی؛ وہ اپنی کالونی گاڑی داخل کرتی ہوئی سوچ رہی تھی اور واقعی پہلے سے بہتر محسوس کر رہی تھی

ابے ڈیش انسان میری گردن چھوڑ جاہل ڈیفنس کا چھوڑ مجھے ابھی میری شادی بھی نہیں ہوئی چھوڑ دے پاگل!!!!!! وہ مسلسل اپنی گردن چھڑوانے کے درپے تھا مگر حدید نے بات زیادہ ہی دل پر لے لی تھی

تیری شادی بھی نہیں ہوئی ایسی ہی حرکتیں رہیں تو ہونی بھی نہیں ہے کمینے ایک تو میرا اتنا بڑا نقصان ہو گیا تیری وجہ سے اور تجھے مذاق سوچھ رہا ہے پاگل آدمی!!!!!! اُس غصہ کام ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا۔

رہا تھا اور ضرار کی گردن بس اللہ کو پیاری ہونے والی تھی اگر وہ راہگیر اُس کو نہ چھوڑواتا جس نے اُنھیں یہ بری خبر سنائی تھی

بھائی آپ یہیں تھے نہ آپ نے دیکھا یہ کس نے کیا؛ ضرار نے اپنی جان چھڑانے کے لیے اُس سے پوچھا

جی جی میں نے دیکھا تھا اُسے؛ اُس آدمی نے فوراً حامی بھری اور ضرار اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو گیا

کیسا تھا وہ کون تھا جاہل جس نے میری جان کا یہ حشر کیا بتائیں کیا آپ اسے جانتے تھے؟؟؟؟؟

جی میں جانتا تو نہیں تھا لیکن وہ کوئی تھا نہیں بلکہ تھی یعنی لڑکی تھی تقریباً 18 سے 19 سال کی بالوں کا رنگ ہلکا بھورا تھا اور آنکھیں ہیزل کلر کی تھیں اور پتلی سے تھی اور ناک ذرا چھوٹی تھی اور ہاں کانوں میں اُس نے چھوٹے چھوٹے رنگز پہنے تھے لباس ٹرورز شرٹ پہنی تھی اور دوپٹہ گلے ڈالا تھا

_____ اور _____ ہاں _____ رنگ بھی گورا تھا اور ہاں

_____ ہاں یاد آیا اُس کے ہونٹ نہ _____

!!!!!! ارے ارے انکل آپ تو بہت ٹھکر کی ہیں میں تو آپ کو شریف سمجھا تھا تو بہ

😊 ضرار کی زبان میں کھجلی ہوئی تھی

تو چپ کر اور انکل کیا وہ سچ میں لڑکی ہی تھی نہ مجھے یقین نہیں آ رہا

.....؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟ حیرت کا اظہار کیا

ابے پاگل انکل نے سارا کچھ تو بتایا ہے ابھی بھی تجھے یقین نہیں ہوا ویسے انکل آپ کو اسکو ایسے نہیں دیکھنا چاہیے تھا یہ آپ کی عمر والے کم نہیں ہے کچھ خدا کا خوف کریں.....

ضرار نے مشورہ دینا لازمی سمجھا:؛؛؛؛

تو چپ کر میں نے کہا ہے چپ اپنا بولیں

جی انکل آپ نے اُس کی گاڑی کا نمبر بھی دیکھا ہو گا نہ۔۔۔۔۔ حدید نے پر امید لہجے میں پوچھا۔۔

نہیں بیٹا میں نے وہ تو نہیں دیکھا۔۔۔ آدمی نے افسوس کا اظہار کیا

انکل آپ لڑکی سے باہر نکلتے کچھ دیکھتے نہ۔۔۔۔

ضرار ایک دفعہ پھر بولا

اچھا شکریہ انکل آپکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا بیٹا میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

😊😊 انکل چلتے بنے ----

چل یار گھر چلتے ہیں چل نہ؛ ضرار نے کہتے ساتھ ہی اُس کا بازو کھینچا

Page | 18

حدید بھی اب کیا کر سکتا تھا اسی لیے چپ کر کے بیٹھ گیا ضرار نے ڈرائیونگ سیٹ

سنجالی -----

ڈرائیو کے دوران ضرار فون بجا جو اس نے اٹھانے کی زحمت نہ کی اور حدید کو اٹھانا
پراگمر سکرین پر فارس کا نام دیکھ کر اُس کو اپنا غم بھول گیا

اُس نے خوشی خوشی فون اٹھایا۔۔

اسلام علیکم! دوسری طرف فارس کی آواز گاڑی میں گونجی۔۔! والیکم اسلام کیسا ہے

اور اتنے ہفتوں بعد فون کیا حد ہے؛ ضرار نے چھوٹے ہی شکوہ کیا۔۔

ہاں یار بس تمہیں تو پتہ ہے یہاں کتنا کام ہے وقت ہی نہیں ملتا میری جان! فائٹر

پائلٹ بننا کوئی آسان کام نہیں ہے

چل ٹھیک ہے بہت ہنس لیے اب بند کر فون اللہ حافظ!!!!!! زہرا نے الوداعی کلمات

ادا کیے

Page | 21

اللہ حافظ!!!!!! میری جان-----

اتوار کو صبح ۵ بجے سے وہ دونوں ایئر پورٹ پر بیٹھے تھے جب کے فلائٹ 7 بجے کی

تھی ضرار ہاتھ میں فارس کے نام کا بورڈ لئے بیٹھا تھا

او ہیلو بیوقوف آدمی تو بورڈ ایسے لایا ہے جیسے جسے ہم نے لینا ہے اُس کی شکل نہیں

پہچانتے۔۔۔۔: حدید نے ضرار کو عقل دلانے کی کوشش کی جس میں وہ یقیناً ناکامیاب

ہوا

تو چپ کر میری مرضی میں جو مرضی کروں: ضرار نے اُس کی بات پر کندھے اُچکائے

۔۔۔ 😊😊 بڑا آیا سمجھدار انسان۔۔۔

اچھا چل کچھ کھاتے ہیں چل کے مجھے بھوک لگ رہی ہے؛ ضرار کو بھوک کا دورہ پڑا
جو کے ایک عام بات تھی

ابھی صبح اتے وقت کسی نے مجھ سے کہا تھا کہ ناشتا ہم فارس کے ساتھ کریں گے اور
اب بکو اس کر رہا ہے؛ حدید نے دانت پیتے ہے غصے سے کہا ضرار مسلسل اسے تنگ کر
رہا تھا۔

مجھے تیرے ساتھ انا ہی نہیں چاہیے تھا بلکہ تجھے لینا ہی نہیں چاہیے تھا میں بھی پاگل
ہر بار تجھے ساتھ لے لیتا ہوں؛ اس بار حدید اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔

-----?

زہرا آج صبح 4 بجے سے جاگ رہی تھی نیند فجر کے بعد آئی نہیں تھی اسی لیے اب
وہ اسپیکر پر آرمی سونگز لگا کر سن رہی تھی اور ساتھ ساتھ فریش جوس پی رہی
تھی۔

اچانک اُس کا فون بجا تو اُس نے اسپیکر آف کیا اور فون اٹینڈ کیا اُس کی عادت تھی دیکھے
بغیر فون اٹھانا۔۔۔۔۔

ہیلو!-----زارا یار ایک بات بتاؤ جلدی سے ہمارا نہ اسلام آباد کا پروگرام بن رہا ہے کل رات نکلنا ہے میں نے زری سے پوچھ لیا ہے وہ اے گی تم چلو گی نہ؟ دوسری طرف مشی بہت ایکسائٹڈ تھی

بابا سے پوچھ کر بتاتی ہیں ۹ بجے تک ٹھیک ہے نہ؟؟

ہاں چل ٹھیک ہے بیسٹ ہے میں انتظار کر رہی ہوں-----تیری کال کا۔۔۔

!!اللہ حافظ

ناشتے پر اُس نے آبان صاحب سے پر میشن مانگی جو امید کے مطابق مل بھی گئی ہاں شفق خاتون نے تھوڑا اعتراض کیا مگر پھر آبان صاحب کے کہنے پر مان گئیں۔۔۔۔

کمرے میں آکر اُسے مشی کو کال کر کے یہ خوشخبری سنائی اور کے بعد اپنی پیکنگ سٹارٹ کر دی کیوں کے اسے کل کچھ کام نبھانے تھے اسی لیے پیکنگ آج

-----کی

کہہ رہے ہیں کہ آپ اس نکاح کو نہیں مانتے؛ شفق کو حیرت کا جھٹکا لگا!!! ارے نہیں میں یہ نہیں کہہ رہا می یہ کہہ رہا ہوں کہ اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہوگا اور ابھی زہرا کو بتانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ اسے اپنے کیریئر پر فوکس کرنے دیں آپ شفق؛ آبان صاحب نے بات ختم کی

چلیں جیسے آپ کی مرضی۔۔۔۔۔ شفق بھی اور کیا کر سکتیں تھیں۔۔۔۔۔
زہرا کا تو وہاں سے ہلنا مشکل ہو گیا تھا پھر بھی ہمت کر کے وہ اپنے روم تک گئی
وہ سارے آنسو بند توڑ کر باہر آگئے جو اُس نے قابو کیے تھے اور وہ دروازے کے
ساتھ بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔۔

اُسے دکھ اپنے نکاح نہیں تھا کے پوچھے بغیر کیوں کیا گیا بلکہ اس بات کا تھا کہ اس
کے بابا نے اُس سے یہ بات چھپائی۔۔۔۔۔

پھر کچھ دیر بعد اُس نے تھوڑی ہمت کی اور اٹھ کر ہاتھ مہ دھونے کے غرض سے
باتھ روم میں گئی مگر زیادہ رونے کی وجہ سے شاید اُس کی طبیعت خراب ہو گئی اسی لیے
وہ آکر بیڈ پر بیٹھ گئی

تُحھے کیا ہوا ہے؛ ضرار نے حدید کو پریشان دیکھ کر اُس سے پوچھا
ہاں؛ نہیں کچھ نہیں ہوا ٹائم کیا ہوا ہے فارس نے والا ہوگا چل چلتے ہیں
اور آگے اُنھیں فارس اتا ہوا دکھائی دیا

براؤن پینٹ پر بلیک شرٹ پہنے
بالوں کو اچھی طرح سیٹ کیے وہ کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا
ضرار فوراً سے پہلے فارس کے بغل گیر ہوا اسکے بعد فارس حدید کی طرف آیا جو کچھ گم
سم سا کھڑا تھا ہیلو بڈی!!! کیسا ہے میری جان؟؟؟؟؟ فارس نے محبت سے پوچھا
ہاں میں ٹھیک ہوں تو کیسا ہے؛ حدید نے دھیان فارس کی طرف کیا

اے ون میری جان!!!!!!!
اسکے بعد وہ تینوں ایئر پورٹ سے نکل کر ناشتے کے لیے قریبی ریستورانٹ میں چلے
گئے

دلیر شاہ کے دو بیٹے تھے ایک ہزام شاہ اور دوسرے فرزام شاہ ہزام شاہ کی شادی اپنی پھپھی کی بیٹی سے ہوئی اور فرزام شاہ نے اپنی مرضی سے گاؤں کی ایک لڑکی سے شاہ صاحب اجازت کے بغیر شادی کی شاہ صاحب بیٹے کی بغاوت کا بوجھ ڈال پر لیے اس دنیا سے چل دیے ہزام شاہ اور ماہرہ شاہ کا فارس اکلوتا بیٹا تھا

اور فرزام شاہ کی ایک بیٹی تھی جس کا نام انہوں نے زینب رکھا زینب کی پیدائش کے پانچ ماہ بعد اسکی ماں اس دنیا سے چلی گئیں زینب کی پرورش اُس کی دادی یعنی شاہ صاحب کی بیوی نے کی -----

فارس نے لاسٹ بیر پی اے ایف اکیڈمی اسلام آباد میں داخلہ لیا تھا اور اب فاسٹر پائلٹ بن رہا تھا فلکل ہفتے چھٹیاں گزارنے وہ لاہور آیا تھا -----

ہزام شاہ کی ماں چاہتی تھیں کہ زینب اور فارس کی شادی ہو جائے اور فارس اس بات کے بالکل خلاف تھا وہ تو زینب کو میک اپ کٹ کہتا تھا اسی وجہ سے فارس کی کبھی اپنی دادی کے ساتھ اتنی نی بنی -----

شام میں مشی نے فون کر کے بات کا پتہ لگانا چاہا مگر زار نے ٹال دیا پھر مشی نے اُس سے پروگرام کا پوچھا تو اُس نے دل نہ ماننے کے باوجود حامی بھر لی

ناشتا کر کے وہ تینوں فارس کے گھر پر تھے اور ہڈام شاہ اور ماثرہ شاہ کا سر کہا رہے تھی اُن دونوں کو اب اسلام آباد جانا تھا جس پر فارس بالکل بھی نہیں مان رہا تھا اسکا کہنا تھا کہ وہ ابھی وہاں سے ہی آیا ہے مگر پھر ایک طویل بحث کے بعد وہ مان گیا۔۔۔۔۔۔ اور کل رات نکلنے کا پروگرام طے پایا کیوں کہ حدید انھیں بتا چکا تھا کہ اسکی بہن اسلام آباد جا رہی ہے اور وہ لوگ آرام سے ساتھ جا سکتے ہیں کیوں کہ عزیر صاحب (زری اور حدید کے بابا) کے سخت آرڈر تھے حدید زرنش کو چھوڑ کر اے گہ اسلام آباد تک اسی لیے انہوں نے وہی فلائٹ لینے کا سوچا جو مشی نے بوک کی تھی۔۔۔۔۔۔

اب وہ سب پلین میں بیٹھے ٹیک آف کا انتظار کر رہے تھے ضرار کی سیٹ مشی کے ساتھ تھی اور انکے پیچھے حدید اور ضرنش کی اور اسے سے پیچھے مشی کی (مما) عمرہ زوہیب (کے ساتھ مشی کی چھوٹی بہن علیہ بیٹھے تھے اور سائڈ والی سیٹ پر ونڈو سائڈ پر فارس جبکہ باہر والی سائڈ پر زہرا بیٹھی تھی سب مزے کر رہے تھے اور وہ اپنے ہی خیالات میں گم تھی کبھی دکھ زیادہ ہو جاتا تو اسکی آنکھ کا کونا نم ہو جاتا جسے وہ سب سے چھپانے کی کوشش کر رہی تھی مگر یہ حرکت فارس سے چھپی نہ رہ سکی دو تین بار اُسنے سوچا مسئلہ پوچھ لے مگر اس بات کے ڈر سے چپ رہا کہ کہیں وہ مائڈ نہ کر جائے۔

مگر دو گھنٹے کی فلائٹ میں وہ آدھے گھنٹے می ہی اسکی اس حرکت سے عاجز آ گیا اس
لڑکی کے آنسو اسے بار بار اریٹ کر رہے تھے آپ کے ساتھ کیا مسئلہ
ہے؟؟؟؟؟؟ آخر کار اُسے پوچھ ہی لیا

زارا جو اپنے ہی خیالوں میں گم تھی ایسے اچانک پوچھنے پر گھبرا گئی مگر پھر سنبھال کر
بولی؛ نہیں میرے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں ہے کیوں پوچھ رہے ہیں آپ؟؟ اُس نے الٹا
سوال کیا

دیکھیں آپ کے ساتھ جو بھی مسئلہ ہے آپ پلز رونا بند کریں آپ کے آنسو مجھے
!!! آپ کی طرف اٹریکٹ کر رہے ہیں

فارس نے بیچارگی سے کہا وہ ایک صاف گو بندہ تھا جو بات ہوتی تھی کہ دیتا تھا۔۔۔۔

ایک سیکنڈ آپ مجھ پر لائن مار رہے ہیں کیا؟؟؟؟ اسکی آنکھوں میں یکا یک غصہ
اُبھرا

ہیلو محترمہ آپ زیادہ خوش فہم نہیں ہیں میں نے کہا آپ کے آنسو مجھے اڑکٹ کر رہے ہیں آپ نہیں اور نہ ہی میں آپ میں انٹریسٹڈ ہوں سمجھیں آپ!!!! فارس نے بات ختم کرنا چاہی

اُو تو مطلب آپ کہہ رہے ہیں کہ میں اس لائق نہیں کے آپ مجھ میں انٹرسٹ لیں؛ زارا نے بات کا غلط مطلب لیا یہ پھر شاید وہ اپنا سارا غصہ فارس پر اتارنے کا ارادہ رکھتی تھی 😊😊

محترمہ ایک کام کریں؛ فارس نے نرمی سے کہا

کیا؟؟؟؟

بریتھ ان اینڈ بریتھ اوٹ! یقین مانیں آپ بیٹرفیل کریں گی؛ فارس نے سادہ لہجے میں

طنز کیا

مگر زارا نے اسپر عمل کیا اسکی یہ حرکت دیکھ کر فارس نے اپنی اچانک آنے والی ہنسی کو

دبایا

!!!!!! کس اور کس ایسے سکون مل رہا ہے تھینک یو سوچ

اور فارس نے اس معصوم لڑکی کو دیکھا جو اُس کا طنز نہ سمجھ سکی اور اسکی بات پر عمل

کر لیا 😊😊

چلو جو بھی تھا پھر وہ ساری فلائٹ میں یہی کرتی رہی اور دوبارہ اسکی آنکھ میں کوئی
! آنسو نہیں آیا اور فارس کا بھی باقی کا سفر سکون کا گزرا
اسلام آباد پہنچتے ہی وہ لوگ ٹیکسی لے کر مشی کے اسلام آباد والے گھر کے لیے نکلے

انکو وہاں چھوڑ کر وہ تینوں فارس کے گھر گئے جو اُس نے خرید رکھا تھا اکثر پی اے
ایف سی ملی چھٹیاں وہ ادھر ہی گزرتا تھا۔۔۔۔۔

وہ تینوں پورے دن میں اب سکون بیٹھے تھے جو زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکا حدید
کو زری کا فون آیا جس سے انہیں یہ معلوم ہوا مشی والے گھر کی ساری وائرنگ ٹھیک
ہونے والی ہے اور وہ رات وہاں نہیں گزر سکتے اور حدید انکو کہہ دیا کہ وہ فارس کے
گھر آجائیں مگر رات ہونے کی وجہ سے اُسکو خود ہی لینے جانا پڑا۔۔۔۔۔

جب وہ اُنھیں لے کے فارس کی طرف پہنچا تو رات کے دو بج چکے تھے اسی لیے سب لوگ رومز میں چلے گئے اور جلد ہی سو بھی گئے مگر زارا کی آنکھوں نیند ملیوں دور تھی اُسے رہ رہ کر اپنے بابا اُس سے اتنی بڑی بات چھپانا یاد آ رہا تھا یہ کوئی عام!!!!!! بات تو نہیں تھی کہ اسے بتائی نہ جاتی

اس بارے میں سوچتے سوچتے وہ گھر کے پچھلے لون میں آگئی وہ اپنے خیالوں میں اتنی کھوئی ہوئی تھی اسے پتہ ہی نہ چلا کہ کب فارس اُس کے پیچھے آ کے کھڑا ہوا

آپ اسوقت یہاں کیا کر رہی ہیں؟؟؟؟

....فارس نے اُسے نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا

یہ سوال میں بھی آپ سے کر سکتی ہوں!!!!!! زارا نے جواب دینا ضروری نہ سمجھا

اس وقت آپ میرے گھر میں کھڑی ہیں اسی لیے پہلے آپ جواب دیں!!!!!! فارس نے

حربہ آزما یا

میں مذاق نہیں کر رہا اپ بات بتائیں میں آپ کو حل بتاتا ہوں چلیں!!!!!!فارس
نے زور دیا وہ اس اُبجھی ہوئی لڑکی کا مسئلہ حل کرنا چاہتا تھا

اچھا۔۔۔۔۔ ایسی بات ہے تو پھر بتائیں اگر ایک انسان جس پر آپ اپنے سے زیادہ
بھروسہ کرتے ہوں آپ سے آپ کی زندگی کی ایک اہم بات چھپالے اور آپ کو نہ
بتائے تو اس کا کیا مطلب ہوتا ہے؟؟؟؟؟ زہرا نے اپنا مسئلہ دھکے چھپے لفظوں میں
پیش کیا۔۔۔۔۔

آپ کو شخص پر دوبارہ بھروسہ کر لینا چاہیے کیوں کے ہمارے والدین کبھی ہمارے
بارے میں غلط نہیں سوچتے؛ فارس نے مسئلے کا حل پیش کیا

مگر آپ کو کیسے پتہ کے میں بابا کی بات کر رہی ہوں؟؟؟؟؟ زارا کو شدید حیرت ہوئی
کیوں کے آپ کو دیکھ کے پتہ لگتا ہے کے اپنے اگر کسی مرد پر بھروسہ کیا ہوگا تو وہ
آپ کے والد ہی ہونگے اور اس طرح آپ اپنے والدین کی ہی بات کریں گی
نہ!!!!!!فارس نے زہرا کی حیرت ختم کرنی چاہی۔۔۔

وہ کیسے؟؟؟؟؟ زارا نے ایک اور سوال کیا

تھی۔۔۔۔۔ اچانک وہ فارس کی طرف بڑھنے لگی اور اس کا بازو پکڑ کر چھالا نکلیں مارنے

لگی۔۔۔۔۔ یس ای ون؛ ای ون؛ ای ون

وہ مسلسل بولتی چھوٹے بچوں کی طرح چھلا نکلیں مار رہی تھی۔۔۔۔۔

زارانے ایک ہاتھ سے اپنی پیٹی اتاری دوسرے ہاتھ میں ابھی تک فارس کا بازو

تھا۔۔۔۔۔

آنکھیں کھولنے پر اُسے سامنے فارس کھڑا نظر آیا۔۔۔۔۔ تو اسے حیرت کا شدید جھٹکا

لگا۔۔۔۔۔

آ۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟؟؟؟ اُسے کچھ اور سمجھ نہیں آیا تو یہ سوال کر لیا

ریٹلی مطلب یہ سوال مجھے کرنا چاہیے کے آپ چاروں کیا کر رہیں تھیں؟؟ فارس نے الٹا سوال

کیا

ہم۔۔۔۔۔ ہم تو کچھ بھی نہیں ہم کچھ بھی نہیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ اچانک گھبرا گئی اور یہ باقی بد تمیز کہاں ہیں مجھے چھوڑ کر بھاگ گئی ہیں جاہلوں کو میں نے چھوڑنا نہیں ہے؛ اچانک ہی اسکو غصہ آنے لگا

اچھا۔۔۔۔۔ آپ انکو نہ چھوڑیں مگر فلحال مجھے تو چھوڑ دیں!! فارس نے مزے سے کہا

جی؟؟؟؟ اُسے شاید بات سمجھ نہ آئی

میرا بازو چھوڑ دیں می نے اندر سے جا کے اپنا فون لینا ہے!! فارس نے اپنے بازو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

اُسو سوری!! زہرا کو بھی محسوس ہوا کہ وہ کب کا فارس کا بازو پکڑ کر کھڑی ہے اُس نے فوراً سے پہلے اسکا بازو چھوڑا

اُس وکے!! فارس نے اسکی شرمندگی کم کرنی چاہی۔۔۔۔۔

اور اسکے بعد وہ فوراً اندر

گئی سانس اُس نے کمرے میں جا کے ہی لیا۔۔۔۔۔ 😞

شام میں اُن سب کا پروگرام دریائے نیلم جانے کا بنا اور اب وہ تینوں بیٹھیں اُسے منا رہی تھیں
جس کا صبح سے اُتر ہوا تھا۔۔۔۔۔

اچھا نہ سوری یار وہ ہم اچانک ڈر گئے تھے اسی لیے بس۔۔۔۔۔ مٹی نے غلطی کا اعتراف کیا

نہیں میں نہیں جاؤں گی بس نہیں جاؤں گی کہ دیا نہ۔۔۔۔۔ اس کا غصہ اُتارنے کا نام نہیں
لے رہا تھا۔۔۔۔۔

تھک تھک!! میں اندر آ جاؤں اگر خواتین کی اجازت ہو تو؟؟ حدید بولتے ساتھ کمرے میں گھس
گیا۔۔۔۔۔

آ کے پوچھ رہا ہے آ جاؤں۔۔۔۔۔ زری نے مہ ٹیڑھا کر کے کہا۔۔۔۔۔

چلو ذرا تم لوگ باہر جاؤ مجھے زہر اسے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔ حدید نے سیریس ہو کر
کہا۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔ وہ سب جانتی تھیں کہ اب وہی اُسے مناسکتا ہے اسی لیے چپ چاپ کھسک

گئیں۔۔۔۔۔ 😊

دروازہ بند کر کے وہ زہرا کے پاس آ کے بیٹھا۔۔۔۔۔ آپی کیا مسئلہ ہے؟؟؟ اُسے مسئلہ دریافت

کیا۔۔۔ انہوں نے میری انسلٹ کروائی تمہارے فرینڈ کے سامنے؛ زرار نے مہ پھولا کر کہا

میں یہ نہیں پوچھ رہا آپ اُس دن فون پر رو کیوں رہی تھیں بتائیں مجھے؟؟؟ حدید نے اصل مسئلہ

جاننا چاہا

ہاں! نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے میں تو نہیں رو رہی تھی!! زرار نے بات ٹالنی چاہی۔۔۔

جھوٹ! بتائیں مجھے چلیں؟؟؟ وہ جانتا تھا کہ یہ جھوٹ ہے

حدید کچھ نہیں ہوا تھا یار!! زہرا نے بیچارگی سے کہا

اچھا۔۔۔۔۔ آپ نہیں بتانا چاہتی تو نہ بتائیں مگر میں جانتا ہوں کوئی بات ضرور ہے حارث بھائی سے زیادہ جانتا ہوں آپ کو۔۔۔ مجھے لگا آپ بھی مجھے حارث بھائی سے بڑھ کر سمجھتی ہیں اور مجھ سے کچھ نہیں چھپائیں گی! اُسے بھروسہ سے کہ

حدید!!! زار نے اُس کا نام پکارا۔۔۔۔۔

آپی کوئی بات نہیں یار آپ ازی رہیں نہیں بتانا چاہتی نہ بتائیں کوئی بات نہی

ہادی!! اس بار اسکی آواز میں کچھ ایسا تھا اُسے سر اٹھا کر زہر کا چہرہ دیکھا جو آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا

آپی؟؟؟؟؟ وہ بہت زیادہ پریشان ہو گیا

آپی آپ چپ کر جائیں کیا ہوا ہے کچھ بتائیں تو سہی؟؟؟؟؟ اُسے پریشانی سے پوچھا

حدید میرا کسی سے نکاح ہوا ہے بچپن میں اور بابا نے اتنے سال مجھ سے یہ بات چھپائی تم بتاؤ اُنھیں نے ایسا کیوں کیا بتاؤ نہ؟؟؟ زار اپو چھتے ساتھ ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

کیا آپی لیکن آپ کو کیسے پتہ آپ رونا تو بند کریں پھر کچھ کروں گا نہ میں پلز آپ چپ ہو جائیں
اور یہ پانی ہیں؛

حدید نے اسکو پانی کا گلاس پکڑ لیا۔۔۔۔۔

میں نے خود اپنے کانوں سے سنا تھا ماما بابا بات کر رہے تھے۔۔۔۔۔ زارا نے پانی پینے کے بعد بتایا
آنسو اب تھم چکے تھے۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔ تو آپی انہوں نے یہ آپ کے لیے کیا ہو گا نہ آپ جانتی ہیں نہ انکل آپ سے
بہت پیار کرتے ہیں!! حدید نے اسے یقین دلایا۔۔۔۔۔

ہاں! مجھے بھی یہی لگتا ہے پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا ایسے ہی روئے جا رہی ہوں۔۔۔۔۔ زارا نے
شرمندگی سے کہا وہ آج تک کسی کے سامنے نہیں روی تھی

آپی بہنیں بھائیوں کے سامنے ہی روتی ہیں!! حدید نے بہت پیار سے کہا

اب آپ چل رہے ہیں نہ؟؟ اس چوڑیل کو زری کو ہم نیلم میں دھکا دے آئیں گے ہا ہا ہا
----- حدید نے ماحول اچھا کرنے کی کوشش کی جو کامیاب بھی ہو گئی اور زہرا جانے کے لئے
مان گئی-----

بجے کے قریب وہ لوگ دریائے نیلم کے لیے نکلے----- ا

اور ۳ بجے وہاں پر پہنچے ادھر انہوں نے ایک ڈھابے سے کھانا کھایا اور پھر ادھر رکھی
چیز پر بیٹھ گئے-----

زارا ایک پتھر پر چڑھ کر بیٹھی تھی----- کچھ دیر بعد اسکے ساتھ حدید آ کے بیٹھ گیا آپ یہاں
اکیلی کیوں بیٹھی ہوئی ہو؟

ایسے ہی تمہیں تو پتہ نہیں مجھے پکس کا شوق نہیں بس اسی

لیے----- زارا نے اکیلے بیٹھنے کی وجہ بتائی

ہمم----- صحیح

اور ایک سے دو سیکنڈ بعد فارس بھی وہیں آ گیا۔۔۔

تم یہاں کیوں آگئے؟ حدید نے فارس سے پوچھا

کیوں کے وہاں شور کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ وہ بہت اوزار دکھائی دیتا تھا۔۔ وہ ابھی

بیٹھا ہی تھا کہ حدید کو مشی نے بلا لیا تو وہ اُدھر چلا گیا

آپ کو بھی شور پسند نہیں؟؟ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فارس نے بات شروع کی ایسے
خاموش بیٹھنا اُسے عجیب لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے میں دوستوں کا شور انجوائے کرتی ہوں مگر ایسی جگہوں پر آ کے اکیلے کسی
خاموش جگہ پر بیٹھنا زیادہ پسند کرتی ہوں۔۔ زار نے عام لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔۔

صحیح ہے۔۔ آپ کا مسئلہ حل ہوا؟؟ فارس نے بات آگے بڑھائی

جی وہ تو ہو گیا بلکہ اُس کا حل کیا ہونا ہی بس اب یقین ہی کرنا ہے اور تو کچھ نہیں کرنا اور بابا پر تو
اپنے سے زیادہ یقین ہے مجھے۔۔۔۔۔ زار نے اسے اپنے ارادے کا بتایا۔۔۔۔۔

صحیح ہے!! مطلب اب آپ ٹینشن میں نہیں ہیں؟؟

ہاں! نہیں بابا کہتے ہیں اُسے مجھے خود پہچاننا ہے کہ وہ میری زندگی میں کون ہے!! زارا ایک بار پھر اُبجھی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔ مطلب آپ کو پہچاننا ہے کہ میں آپ کی زندگی میں کیا کردار ادا کر رہا

ہوں؟؟؟ فارس نے اُسے بتایا کہ اُسے کرنا کیا ہے

آپ؟؟؟؟ زارا نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا

جی ابھی آپ نے کہا نہ کے می وہ خاص انسان ہوں جو آپکے بابا نے کہا تو اب آپ کو پتہ لگانا ہے

کہ میں آپ کے لیے کیا ہوں سمیل!!!!!! فارس نے آسان حل بتایا

اچھا ٹھیک ہے می آپ کو سوچ کے بتاؤں گی اوکے نہ؟؟؟ زارا نے اپنا ہاتھ وعدہ کرنے کے انداز

میں فارس کی طرف بڑھایا

جسے فارس نے لمحے میں تھام لیا اُسے اس لڑکی کی یہی معصوم حرکتیں

اپنی طرف کھینچ رہی تھیں

ورنہ وہ ہمیشہ سے لڑکیوں سے بھاگتا تھا۔۔۔۔۔

آخر کار اسکی حالت کو مدے نظر رکھتے ہوئے اُسے جانے کی اجازت دے دی گئی۔۔۔۔۔ صبح
جب اسکی آنکھ کھلی تو پاس ہی مٹی اور زری سوری تھیں۔۔ اسی لیے وہ نیچے آگئی سامنے کچن میں

امراء ناشتا بنا رہیں تھیں وہ کچن میں داخل ہوئی تو پتہ لگا کے ناشتا فارس کے لیے تیار ہو رہا

تھا۔۔۔۔۔ وہ بھی وہی ٹیبل پر بیٹھ گئی آپ رات کو اتنی دیر سے سوئے اور اتنی جلدی اٹھ

گئے واؤ۔۔۔۔۔ زار نے دل میں آیا سوال پوچھا

جی! وہ دراصل مجھے عادت ہے جلدی اٹھنے کی!! فارس نے موبائل پر سے نظریں اٹھا کر

کہا۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ صحیح۔۔۔ زار کو کچھ اور سمجھ نہ آئی تو چپ کر گئی

آپ نے پتہ لگا لیا؟ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد فارس نے سوال کیا

کس چیز کا؟

اوہو آپ نے کہا تھا کہ آپ بتائیں گی کے آپکی زندگی میں میں کیا کردار ادا کر رہا ہوں... فارس

نے یاد دہانی کروائی۔۔۔۔۔

اُوہا ہا ہا اچھا اچھا میں نے کہا پتہ نہیں کیا پتہ لگانا تھا ہم رات کو تو میں اتنی تھکی ہوئی تھی کچھ سوچا ہی نہیں اس بارے میں سوچوں گی پکا! زارا ہمیشہ سے صاف گو تھی

اچھا چلیں صحیح ہے۔۔۔ اچھا ایک بات بتائیں آپ کا نام زہرا ہے یا زارا کبھی کوئی آپ کو زارا کہتا ہے کبھی زہرا۔۔۔۔۔ ای ایم کنفیوزڈ!۔۔۔۔۔ فارس نے دماغ میں اُبھرنے والا پہلا سوال کیا۔۔۔۔۔

اُوہو! اُوہو! بھلا ہمارا ابھی تک انٹرو ہی نہیں ہوا اچھا چلیں شروع سے کرتے ہیں۔۔۔۔۔ کہتے ساتھ وہ کرسی سے اٹھ کر فارس کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔ اسکے ایسے سامنے آنے پر فارس بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

ہیلو! ای ایم زہرا آبان! می فرینڈز کال می زارا 😊😊 اُس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنے بارے میں بتایا۔۔۔۔۔ اسکے اس انداز پر فارس کے چہرے پر ایک پر اصرار مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔۔۔۔۔ ناؤ اٹس یور ٹرن! زہرا نے اسکی طرف اشارہ کیا

اُو! ہیلو ای ایم فارس حزام شاہ! می فرینڈز کال می فارس! نانس ٹومیٹ یو! مے ای کال یوزارا؟ فارس نے انٹرو کے ساتھ اجازت مانگی

یو پ! یو کین کال زارا!----- زہرانے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اجازت

دی-----

اب فارس کو بس یہ جاننا تھا کہ وہ اسکی زندگی میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔۔۔۔۔ جو جاننا کوئی آسان

کام نہ تھا نجانے قسمت کو کیا منظور تھا اور ہوتا تو وہی ہے جو ہونا ہوتا ہے 😊😊

وہ دونوں ابھی باتیں ہی کر رہے تھے جب اوپر چیزیں گرنے کی آواز آئی

یہ کیا ہے؟؟ زارانے فارس سے سوال تو ایسے کیا جیسے اُسے سب پتہ ہو

چلو چل کے دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔ دونوں اوپر کی طرف بھاگے۔۔۔۔۔

سامنے ہی مشی صوفہ پر اچھل رہی تھی کبھی پہلے سے دوسرے پر چھلانگ لگائی کبھی ٹیبل پر چڑھ

جاتی۔۔۔۔۔ اسکے ہاتھ میں ضرار کافون تھا اور ضرار مسلسل اُسے پکڑنے کی کوشش کر رہا

تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے؟ فارس نے حیرانگی سے پوچھا

یار فارس یہ چھپکلی میرا فون نہیں دے رہی ہے اور بندروں کی طرح اب ادھر ادھر اچھل رہی ہے..... ضرار فل غصے میں تھا۔۔۔

مشئی یار حد ہے فون واپس کرو اسکا۔۔۔۔۔ زار نے مشعل کو ڈپٹا

پہلے اس لنگور سے کہو میرا کو چیز سینڈوچ ٹھونسنا ہے وہ واپس کرے مجھے۔۔۔۔۔ مشئی نے بھی کوئی اثر نہ لیا

ضرار تم نے کیوں کھایا اسکا سینڈوچ؟ فارس نے ضرار سے پوچھا

ہاں تو پلیٹ می تین تین سجائے ہوئے تھے ایک ہی لیا تھا عجیب بھوک لڑکی ہے یار!!! ضرار نے بھی مشئی کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بھوک بھوک کی کس کو کہا ہی تم نے امریکن بندر۔۔۔۔۔ مشئی نے اسکا گورے رنگ پرچوٹ کی

اُوہیلو! یونی کی لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پر۔۔۔۔۔ ضرار کا دماغ تو گھوم گیا تھا مگر پھر بھی صبر سے کام لیا۔۔۔۔۔ یہ اسکی تربیت کا حصہ تھا ورنہ کوئی اور ہوتا تو کبھی برداشت نہ کرتا۔۔۔

اگلے دو دن اُن سب نے گھر پر گزارے۔۔۔۔۔

چلو چلو! کچھ کھیلتے ہیں؛ وہ سب اسوقت لون میں بیٹھے تھے جب مشی اچانک بولی

ہاں ہاں! چلو کوئی گیم کھیلتے ہیں ہم کوئی چھوٹے بچے ہیں نہ۔۔۔۔۔ ضرار نے سیدھا طنز

کیا۔۔۔۔۔

اوہیلو! ہم تو بچے ہی ہیں آپ ہوں گے بڑے؛ مشی نے بھی فوراً جواب دینا لازمی سمجھا

یار تم دونوں پھر شروع نہ ہو جانا! زارا جو کوئی ناول پڑھ رہی تھی انکو شروع ہوتے دیکھ

بولی۔۔۔۔۔

میں نے نہیں اسنے شروع کیا! مشی نے اپنے آپ کو سیو کیا۔۔۔

اچھا بتاؤ کیا کھیلنا ہے؟؟ حدید نے بات ختم کی

ہم! پکرن پکرای کھیتے ہیں..... مشی نے مشورہ دیا جو اُن میں سے یقیناً کسی کو پسند نہ

آیا۔۔۔۔۔

اچھا! اسکو چھوڑو ہم نہ لوڈو کھیتے ہیں۔۔۔۔۔ حدید نے تھوڑا سمجھداری والا مشورہ دیا۔۔۔۔۔ جس پر

سب مان بھی گئے

اچھا! بات سنو پہلے ہم کھیلیں گے پھر جو ڈسکالفی ہوا اسکے جگہ زارا یا فارس اے گا اوکے
نہ 😊۔۔۔۔۔ مشی نے ان دونوں کو ہری جھنڈی دکھائی جس کا اُن دونوں میں سے کسی پر بھی

فرق نہ پڑا زارا ہنوز ناول پڑھ رہیں تھی اور فارس اپنے فون می مصروف تھا

۔۔۔۔۔

چلو تم دونوں وہاں پیچھے سیڑھیوں میں جا کے بیٹھو۔۔۔۔۔ ضرار نے ان دونوں کو وہاں سے

اُٹھایا۔۔۔۔۔

اچھا! زارا اپنا ناول لیے سیڑھیوں میں بیٹھ گئی فارس بھی اُس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا

یاد آیا! زارا اچانک بولی

گلے دن اُن سب کی واپسی تھی اے تو وہ اسلام آباد گھومنے تھے لیکن اب گھرمی ہی انجوائے کر کے واپس رہے تھے جو بھی تھا یہ ٹریپ اُن سب کے لیے یادگار تھا سب کے درمیاں دوستی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ سب ایک دوسرے سے ملنے جھولنے لگے

تھے۔۔۔۔۔ 😊 واپسی پر فارس اور حدید ایک ساتھ بیٹھ گئے

تھے اور باقی سب ساتھ ساتھ۔۔۔۔۔ او! فارس یہ تیرا اور زارا کا کیا سین ہے؟ حدید نے ذہن میں کب سے چل رہا سوال کیا

یار ہم بس فرنڈز ہیں!

فارس نے بھی ایکسپلین کیا

صحیح! حدید نے بہت نارمل ریکشن دیا

لیکن اب گھر جا کر میں اس بارے میں ماما بابا سے بات کروں گا! فارس نے آگے کا پلان ترتیب دیا

یار زارا کا بچپن میں کسی سے نکاح ہو گیا ہوا ہے!! حدید نے اپنی طرف سے پھوڑا

اُسے پسند ہے؟؟ سیدھا سوال ہوا

وہ تو جانتیں بھی نہیں اُسے! حدید نے زارا کی سائڈ کلیئر کی

پھر مسئلہ کیا ہے؟؟ فارس نے پھر سوال کیا

یہ کوئی چھوٹا مسئلہ ہے کیا! حدید کو حیرت ہوئی

کوئی اتنا بڑا بھی نہیں ہے!!!! فارس نے بات ختم کی اور سر سیٹ کی پشت کے ساتھ لگالیا

یہ تو پاگل ہے!! کیا یہ سچ میں بڑا مسئلہ نہیں ہے!!!! ہادی نے خود سے سوال کیا

اے پورٹ سے نکلتے ساتھ وہ سب اپنے اپنے گھروں کی طرف نکل گئے
اب آگے کیا ہونا تھا ابھی کسی کو نہیں پتہ

تھا

مما بابا کیا مسئلہ ہے یار میں کیا کروں گر نکاح ہوا

----- کچھ دیر بعد بیل ہوئی تو پتہ چلا کہ دادی جان زینب کے ساتھ تشریف آور

----- ہیں

اسلام علیکم! چاچو جان کیسے ہیں آپ؟؟ زینب فوراً حزام شاہ کے پاس آئی

میں ٹھیک بیٹا آپ سناؤ؟؟

میں بھی ٹھیک چاچو فارس کدھر ہے؟ زینب بی بی فوراً مطلب کی بات پر آئیں

بیٹا آرہا ہے بلوایا ہے میں نے-----

مائرہ شاہ فوراً بولیں۔۔ ورنہ بعید نہ تھا کہ وہ فارس کے روم کی طرف چل پڑتی

اچھا اچھا! چچی فارس کی چھٹیاں کب تک ہیں؟؟ زینب نے مائرہ شاہ سے پوچھا

ختم ہو گئی ہیں چھٹیاں کل واپس جا رہا ہوں کیوں کوئی مسئلہ ہے۔۔۔ مائرہ شاہ کچھ بولتیں اس سے

پہلے سیڑھیوں سے نیچے اترتے فارس نے جواب دے دیا

ہاں نہ تم اتنی دیر بعد اے ہو میں نے کہا کہیں گھومنے چلتے ہیں؟ زینب نے بروں کا لحاظ بھی نہ کیا

وہ کیا ہے نہ زینب بی بی می نہ آپ کی طرح کا فارغ بندہ نہیں ہوں جو گھموں پھروں مجھے نہ بہت
کام ہیں تو اسی

لیے اپنا یہ شوق کسی اور کے ساتھ پورا کرو اور ویسے بھی مجھے کھلی میک اپ کٹ لے کے گھومنے کا
شوق نہیں ہے 😊😊؛ فارس نے اچھی خاصی کر دی تھی اُسکی مگر وہ زینب ہی کیا جس کو اثر ہو
جائے۔۔۔۔

دادو آپ کیسی ہیں؟ فارس نے احتراماً پوچھا

میں ٹھیک ہوں بیٹا دیکھ کتنا برا ہو گیا ہے میں تو کہتی ہوں اب شادی کر لے؛ دادو نے اپنا تیر چلایا
جی میں بھی یہی کہہ رہا تھا مگر آپ کا بیٹا نہیں مان رہا۔۔۔۔۔ فارس نے بندوق کا رخ حزام شاہ کی
طرف کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے! کیوں تجھے کیا مسئلہ ہے ہاں! دادو اچانک جلادی موڈ میں آ گئیں

اماں میں نے کب منع کیا ہے فضول بول رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو پھر بیٹا کب رکھیں تم
دونوں کی تاریخ؟ دادو نے فارس سے پوچھا

اللہ اللہ! زہر اتنا شور کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ شفق خاتون اسکے اس طرح کرنے پر بولیں۔۔۔۔۔ ممایار
میرا سلیکشن لیٹر آگیا ہے اب میں پی اے ایف میں جاؤں گی ماما۔۔۔۔۔ زارا نے خوشی سے
شفق خاتون کو گلے لگایا۔۔۔۔۔

شفق خاتون بیٹی کی کامیابی پر خوش تو تھیں مگر اُسے اتنی دور بھیجنے سے گھبراتی
تھیں۔۔۔۔۔ اور یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ اُن ماؤں کے دل کتنے
بڑے ہوتے ہیں جو اپنی اولادیں وطن کے نام کر دیتی ہیں۔۔۔۔۔

مما بابا کہاں ہیں مجھے انکو بھی بتانا ہے؟ زارا نے فوراً سے پہلے آبان صاحب کا پوچھا
آپکے بابا اپنے روم می ہیں جاؤ بتاؤ انھیں۔۔۔۔۔ شفق آبان نے زارا کو پیار کرتے ہوئے
کہا۔۔۔۔۔

بابامی آجاؤں؟ زارا نے دروازہ کھول کر اجازت مانگی۔۔۔۔۔
جی بچے اوکیا بات ہے میری بیٹی بہت خوش لگ رہیں ہے!! آبان صاحب نے زارا کے چہرے سے
پھوٹ رہیں خوشی جانچ لی۔۔۔۔۔

باباجی می بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔ زارا اچانک آبان صاحب کے گلے لگی۔۔۔۔۔ ارے ارے لگتا ہے زیادہ ہی خوشی کی بات ہے.. آبان صاحب نے اسکے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔۔۔۔۔

بابا اب کو پتہ ہے.. مجھے بلایا گیا ہے پی اے ایف میں میں پاس ہو گئی ہوں۔۔۔۔۔ بابا اب ایک ویک بعد مجھے جانا ہے ادھر۔۔۔۔۔ زارا کادل کر رہا تھا اچھا لٹا شروع کر دے۔۔۔۔۔ اچھا بابا اب میں فرنڈز کو بھی بتا دوں۔۔۔۔۔

روم میں جا کے اُسے سب سے پہلے مشی پھر زری پھر ہادی کو کال کر کے بتایا۔۔۔۔۔ جہاں سے اُسے یہ پتہ چلا کہ حدید اور زری کی بھی سلیکشن ہو گئی ہے اور اُسے سب سے مبارکباد و وصول کی

میرے خیال سے فارس کو بھی بتانا چاہیے۔۔۔۔۔ اچانک اسکو فارس کا خیال آیا۔۔۔۔۔ ہاں نہ بتانا چاہیے مجھے۔۔۔۔۔ پھر اُسے فیصلہ کیا ابھی اُسے نمبر ڈھونڈا ہی تھا پر شفق خاتون کی آواز پر بعد میں کال کرنے کا سوچ کر نیچے چل دی۔۔۔۔۔

شام میں اُسے گروپ میں تین دن بعد شام میں اکٹھا ہونے کا کہا کیوں کے اُسے ٹریٹ دینی تھی

تین دن بعد۔۔۔۔۔

شام میں وہ سب ایک ریسٹورانٹ می بیٹھے تھے کھانا زارا کی طرف سے تھا

حدید ویسے تو بھی تو سیلیکٹ ہوا ہے تجھے بھی ٹریٹ دینی چاہیے۔۔۔۔۔ زارا نے حدید سے ٹریٹ کی فرمائش کی۔۔۔۔۔

ہاں اور یہاں لوگ کہتے ہیں کہ دوسرے بھکڑے ہیں کتنا کھاتے ہیں۔۔۔۔۔ مٹی کیسے چپ رہ سکتی تھی۔۔۔۔۔

یار پلزم تم دونوں لڑنے نہ لگ جانا۔۔۔۔۔ زارا نے انکو لڑائی شروع کرتے دیکھ روکنا چاہا۔۔۔۔۔ اچھا نہیں لڑتے آج تم لوگوں کا اسپیشل دے ہے۔۔۔۔۔ مٹی نے بڑے آرام سے بات مان لی۔۔۔۔۔

اُو! وہ دیکھو وہ فارس لگ رہا ہے نہ! زارا نے دور سے اتے ایک لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔

ہاں لگ تو رہا ہے! حدید نے بھی حامی بھری۔۔۔۔

لگ نہیں رہا بیو تو فون وہ فارس ہی ہے!! زری نے انکی کنفیوژن دور کی

زارا اس وقت فون پر بات کر رہی تھی۔۔۔ جس وجہ سے وہ ان کی باتیں سننے سے قاصر

تھی۔۔۔۔

ہیلو! کیسے ہو سب؟ فارس نے تو اچھا بھلا سر پر اتر دیا تھا

ٹھیک ہیں آجا بیٹھ کا! حدید نے اسے اپنے ساتھ والی کرسی پیش کی۔۔۔۔۔

زارا بھی تک محو گفتگو تھی اسکا ان سب کی طرف کوئی دھان نہ تھا۔۔۔۔

تم یہاں کیسے آگئے اچانک چھٹی کیسے مل گئی! زری کو حیرت ہوئی

کیوں کے پی اے ایف میں چھٹی ملنا کوئی آسان کام تو نہ تھا۔۔۔۔۔

یار زری می کوئی کیڈٹ تھوڑی نہ ہیں میں فلائٹ لیفٹیننٹ ہوں میری چھٹی کا مسئلہ اتنا بڑا نہیں ہے

بس ٹائم پر پہنچنا ہے واپس۔۔۔۔۔ فارس نے اسے بتایا۔۔۔۔۔

واؤیہ سب کتنا خوبصورت ہے فارس آپ کب سے یہاں رہتے ہیں؟؟ زارا ایک ایک چیز کو غور سے دیکھ رہی تھی وہاں جو ماڈل رکھے گئے تھے جہازوں کے انکو اور باقی دوسری لکھی گئی تقریروں کو

بھی-----

میں یہاں پہلے بائیس ویک کی ٹریننگ کے بعد اس کا بل ہوا کے فائٹر جیٹ اُراسکون اور اُسکی کے لئے بھی آپکو سینٹر سے کتنا ہی ٹائم بریفنگ لینا پرتی تھی پھر کہیں آپ اس کا بل ہوتے ہو کے خود فلائٹ لے سکو اور فلائٹ لیفٹیننٹ کہلائے جاسکو----- فارس نے سارا کچھ ڈیٹیل میں بتایا-----

اچھا! زارا اُسکی بتائیں بڑے غور سے سُن رہی تھی-----

چلو اب آپ لوگ اپنے روم می جاؤ می نے اس لڑکے کو کہا ہی حدید تمہارا روم اسکے ساتھ ہے یعنی ٹیم دونوں کو شیئر کرنا ہے اور زری اور زارا آپ دونوں کو بھی ایک ہی روم ملے گا جو آپ کو شیئر کرنا ہے----- فارس اپنے سٹائل میں واپس آیا-----

یس سر!! زارا بھی فوراً ٹون میں ای

اچھا جاؤ آپ لوگ اب مجھے بھی جانا ہے اور آگے تم لوگوں کو سب کچھ خود ہی کرنا ہے اوکے نہ نو
ہیلپ!!! فارس نے ان تینوں کو ہری جھنڈی کرائی۔۔۔۔۔ 😊

آج انکی ٹریننگ کا پہلا دن تھا تو انہوں نے پریڈ سے سٹارٹ کیا پریڈ کرتے وقت دو چار بار ان تینوں
سے غلطیاں بھی ہوئیں۔۔۔۔۔ اسکے بعد اُنسے دو فیٹ کی اونچائی سے چھلانگ لگوائی
گئی۔۔۔۔۔ آج پہلا دن تھا تو ان تینوں نے خوب انجوائے کیا اور ساری ٹریننگ بارے اشتیاق
سے کی۔۔۔۔۔ رات میں کھانے کی بعد زارا اور زری نے پورے دن کے
بارے میں باتیں کیں اور جلدی سو گئیں کیوں کے صبح اٹھنا

بھی جلدی تھا۔۔۔۔۔ اگلے دن بھی صبح جلدی اٹھ کر
انہوں نے نماز ادا کرنے کے بعد ٹریننگ کی اور اسکے بعد کلاسز لیں ظاہر تھے اُدھر پڑھائی اور
ٹریننگ ساتھ ساتھ ہوتی تھی۔۔۔۔۔

ہیلو! کیڈٹ زہرا آبان۔۔۔۔۔ آج تین دن بعد اُسکی فارس سے ملاقات ہوئی تھی وہ بھی
اس لیے کے وہ آج ٹریننگ جلدی ختم کرائی تھی۔۔۔۔۔

ہیلو! فلائٹ لیفٹیننٹ فارس حزام شاہ۔۔۔۔۔ زار نے بھی اسی کے انداز میں جواب

دیا۔۔۔۔۔

ہم! تو کیسی جا رہی ہے ٹریننگ۔۔۔۔۔ فارس نے اُسکی اُتری شکل دیکھ کر پوچھا

۔۔۔۔۔ اچھی جا رہی ہے بس میں اس سینئر سے بڑی تنگ ہوں فارس! زار نے وہاں پر ٹریننگ

کرواتے ایک سینئر کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔۔۔۔۔

کیوں انہوں میں کیا کیا ہے؟؟ فارس میں وجہ پوچھی

یار اتنے سڑکٹ ہیں قسم سے بندہ پاؤں ہلا لے انکو پتہ لگ جاتا ہے۔۔۔۔۔ زار کے لہجے سے لگا کے

وہ فل اوزار تھی۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا! ہاں وہ ایسے ہی ہیں مگر ہیں بہت اچھے تم غلطیاں نہ کیا کرو نہ۔۔۔۔۔ فارس نے اسے

سمجھانا چاہا۔۔۔۔۔

میں جان بوجھ کر تھوڑی کرتی ہوں غلطیاں۔۔۔۔۔ زار نے بیچارگی سے کہا۔۔۔۔۔

یار میں نہ یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ ہم نے منگنی کی ڈیٹ کب رکھنی ہے۔۔۔۔۔ مجھ سے اتنا انتظار نہیں ہو گا یا۔۔۔۔۔ میں کب تک تمہارے لیے بیٹھی رہوں گی۔۔۔۔۔ زینب ایسے بولی جیسے فارس اُس سے شادی کے لیے مراجارہا تھا۔۔۔۔۔

اُو! ہیلو مس زینب آپ کن ہو اؤں میں ہیں می پہلے بھی آپ کے لیے انکار کر چکا ہوں اور ایک سب سے اہم بات جو آپ کے لیے جاننا بہت ضروری ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ میں نکاح شدہ ہوں!!!!!! فارس نے اتنے سال سے چھپا ہوا راز اج فاش کر دیا تھا۔۔۔۔۔

نکاح شدہ یعنی آپ سمجھتی ہو میں میرا نکاح ہوا ہوا ہے میں کسی کا منکوح ہوں اور میری ایک عدد منکوحہ ہے!!! سمجھیں۔۔۔۔۔ فارس شدید غصے میں تھا۔۔۔۔۔

فارس!!! زینب سے اور کچھ بولا ہی نہ گیا اسکے لیے یہ شوک ہی بہت تھا۔۔۔۔۔

اب دوبارہ یہاں کال نہ کرنا۔۔۔۔۔ فارس نے فون رکھنا چاہا۔۔۔۔۔

تم اُس سے۔۔۔۔۔

محبت کرتے ہو کیا؟؟؟ زینب نے آخری ہتھیار استعمال کیا۔۔۔۔۔

مگر اس نکاح سے پہلے ہی انکے دوست اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور شاہ صاحب نے انکی آخری خواہش کا احترام کرتے ہوئے اپنے پوتے فارس کا نکاح انکی پوتی سے کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔ اور اب فارس کو اپنی اُس منکوہہ کا پتہ لگانا تھا جسے اُسے فوری طور پر ڈوورس دینی تھی تاکہ وہ زار سے اپنے اور اسکے متعلق بات کر لے اور ایک اور بڑا مرحلہ ابھی تہ کرنا تھا جو تھارازا کا نکاح اسکے دماغ میں یہی خیال چلتے رہتے تھے کے اگر زار نے طلاق لینے سے انکار کے دیا وہ بھی اُس لڑکے کو پسند کرتی ہوئی۔۔۔۔۔۔ انہی سوچوں میں گم وہ اپنے بیس کے قریب گھر کی طرف چل دیا۔۔۔۔۔۔ اُسے ابھی زار سے بات نہیں کرنی تھی ایک دفعہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی پھر ہی

کچھ ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔



مشی میری جان آرہی ہوں اس ویک سب آکے بتاتی ہوں یار پکا ایک ایک بات بتاؤں گی ابھی فون رکھ رہی ہوں ٹریننگ کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔ اس ہفتے وہ تینوں لاہور جارہے تھے ہالٹیڈے کے لیے اور ابھی زار امشی کو یہی تسلی دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اچھامی لینے اوں نہ؟؟؟ مشی نے ایک اور سوال پوچھا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں یار نہ انا پہلے بابا کہہ رہے تھے وہ آئیں گے مگر نہ فارس نے بھی اس ویک انا ہے لاہور تو

وہ کہ رہے تھے کہ سب ساتھ ہی چلیں گے تو ہم نے حامی بھر لی اسی لیے تم لینے مت انا اچھا بائے

میں جا رہی ہوں!!!! زار نے کہتے ساتھ ہی فون رکھا کیوں کہ مشی کا موڈ ابھی اور باتیں کرنے کا

تھا اور اگر وہ زارا بھی لیٹ ہوتی تو گراؤنڈ کے چکر بھی لگانے

پڑتے۔۔۔۔۔

۔ اس کے بعد وہ فوراً ٹریننگ کے لیے بھاگی جہاں زری پہلے سے ہی موجود تھی۔۔۔۔۔

کہاں رہے گی تھی؟؟؟ زری کو لگا تھا کہ آج زارا پکا گئی۔۔۔۔۔

یار مشی کی کال تھی!!!! زار نے مختصر جواب دیا۔۔۔۔۔

اچھا! زری نے بھی بات ختم کی کیوں کہ دی کھڑوس سینئر آچکے تھے۔۔۔۔۔

ٹریننگ آج بھی پہلے جیسی تھی بس وہ جمپ جو انہیں ۲ فیٹ سے لگانی تھی اب ۲۰ فیٹ تک پہنچ

گئی تھی باقی سب کچھ ویسا ہی تھا پریڈ وغیرہ سب کچھ۔۔۔۔۔

تم دونوں کیا کر رہے ہو یہاں کارنر میں؛ ابھی فارس کچھ کہتا اس سے پہلے ہی حدید وہاں ٹپک پڑا

ہم باتیں کر رہے ہیں! زار نے میڈیز کی بانٹ لیے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا! چلو چلنا نہیں ہے کیا!! حدید نے انکو اٹھانا چاہا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں! چلو؛ فارس بھی فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔۔

کار تک پہنچتے اُس نے حدید کو دل ہی دل میں کتنی باتیں سنائیں یہ بس وہی جانتا تھا یا پھر

میں 😊😊😊 آپ کو نہیں بتاؤں گی 😊😊😊

اسکے بعد پورے راستے وہ لوگ مسلسل فائٹ جیٹ کی باتیں کر رہے تھے اور مختلف چیزیں فارس اُن تینوں کو بتا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آخر اسی چکروں می لاہور بھی آ گیا اور ان تینوں کے گھر بھی انکو

چھوڑنے کے بعد فارس نے گاڑی گھر کے راستے پر ڈالی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جاہل نہ ہو تو! ہر دفعہ غلط وقت پر آدھمکتا ہے! فارس ابھی بھی حدید کو ہی کو س رہا تھا۔۔۔۔۔

گھر پہنچتے ہی اُن سب کے ایسے استقبال ہوئے جیسے زندگی میں انکے کسی لٹنے نہیں کیے تھے
----- پسند کے کھانے سب کچھ پسند کا اتنے ناز نخرے اٹھائے جا رہے تھے کہ وہ تینوں ہی
اپنی جگہ حیران تھے-----

زری یہ میرا ہی گھر ہے نہ! حدید نے زری سے کھانے کی ٹیبل سچی دیکھ کر پوچھا
ہاں شاید مجھے بھی شک ہو رہا ہے فارس کہیں اور تو نہیں چھوڑ گیا! زری بھی اپنی جگہ حیران تھی
مطلب اتنا پروٹوکول! واہ جی واہ----- یہ لائن حدید کی طرف سے تھی اور اس
پر اُسے

مسز عزیز کی طرف سے ایک چت رسید ہوئی
مما! وہ دونوں میز عزیز کے ساتھ چپک ہی گئے-----
الگ ہوتے ساتھ ہی مسز عزیز نے انکے رہنے کا پوچھا کہ کتنے دن کے لیے اے ہیں جس کا
جواب تھا دو سے تین دن لیکن اُن کے لیے یہ بھی کافی تھے

دوپہر میں اُسے اپنی ماما کے کزن کی طرف دعوت پر جانا تھا۔۔۔۔۔ اس کے بعد وہ بتائی ہوئی جگہ
لے لے نکلتی۔۔۔۔۔

پروگرام ۵ بجے کا تھا مگر دعوت کے چکروں میں لیٹ ہونے کی وجہ سے وہ 6:15 پر پہنچ رہی
تھی۔۔۔۔۔

آج تو پکا گئی زہرا بی بی آپ ان سب نے آپ کو نہیں چھوڑنا۔۔۔۔۔ وہ سب اس وقت سمندر کے
کنارے کرسیوں کا بڑا اچھا سیٹپ کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اور شاید اسی کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

سوری سوری سوری!!!! قسم سے میری غلطی نہیں تھی یا وہ ماما کے کزن نے روک لیا تھا اٹھنے ہی
نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔۔ زارا نے فوراً معذرت کرتے کر سی سنبھالی مبادا کہیں

سارے اُسے پر نہ برس پڑیں۔۔۔۔۔

جی جی! دیکھ رہے تھے ہم سب سے لیٹ ہو تم زارا! مٹی کو شاید غصہ تھا۔۔۔۔۔

سوری نہ پکا آئندہ لیٹ نہیں ہوں گی! زارا نے دوبارہ معذرت کی۔۔۔۔۔

کیڈٹ زہرا آبان لیٹ انے کا مطلب جانتی ہیں آپ؟؟ فارس نے بڑے دوستانہ انداز میں

پوچھا۔۔۔۔۔

جی! فلائٹ لیفٹیننٹ فارس حزام شاہ جانتی ہوں لیکن یہ پی اے ایف نہیں ہے نہ!! زرار نے بھی

اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔۔۔

ہاہاہا!! یہ تو ہے!! فارس نے اکیسپٹ کیا۔۔۔۔۔

اچھا چلو اب کچھ آرڈر کرو مجھے بھوک لگ رہی ہے!!! مشی ہو اور کھانا نہ ہو یہ تو ہو ہی نہیں

سکتا۔۔۔۔۔ 😊

بھوکی! ضرار کہاں چپ رہتا تھا لیکن شکر مشی نے سنا نہیں تھا (ورنہ مجھے دوچار لائسنز اور ایڈ کرنی

پڑتی 😊😊)

اُس نے سن لیا نہ تو تیرے بنے بنائے بل نوچ لے گی پوری

جنگلی بلی ہے!! حدید نے وارن کرنا ضروری سمجھا۔۔۔۔۔

پتہ ہے مجھے!! ضرار چڑا تھا۔۔۔۔۔

گر لز فرسٹ!!! حدید نے انکو موقع دیا۔۔۔۔۔

اچھا!! زری کو یکدم جوش چڑھا۔۔۔۔۔

اوکے! دین ہم سٹارٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ مشی نے بھی بتایا تھا شاید۔۔۔۔۔

عرض کیا ہے۔۔۔۔۔ مشی نے سٹارٹ کیا

ارشاد ارشاد! حدید نے پیج می مداخلت کی۔۔۔۔۔

عرض کیا ہے۔۔۔۔۔

دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔

واہ واہ! زری نے اُسکی حوصلہ کی۔۔۔۔۔

دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔

غبارہ پھٹے تو ٹھا ہوتی ہے۔۔۔۔۔

ہاہاہا!! زارا جو اس سے کسی اچھے شعر کی اُمید کر رہی تھی یہ سن کر اچانک اُسکا کہہنا فضا میں بلند

ہوا۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Ik Sitra Kehkashan Ho Giya | By Bisma Khan (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

نہ تاج چاہیے۔۔۔۔۔

ایک سیلفی چاہیے۔۔۔

تیرے ساتھ چاہیے۔۔۔۔

اس بار پھر مشی نے بونگی ماری۔۔۔۔۔

اور پھر سب کے کہے بلند ہوئے۔۔۔۔۔

مشی تم چپ کرو یہ کاؤنٹ نہیں ہوا۔۔۔۔۔ زری کو غصہ آیا مشی گیم ہر وار ہی تھی

انہیں۔۔۔۔۔

عرض کیا ہے۔۔۔۔۔ اس بار زری نے شروع کیا۔۔۔۔۔

دوستی محبت کا پھول ہے سنبھال کر رکھنا۔۔۔۔۔

ٹوٹے نہ دل کسی کا بس اتنا خیال رکھنا۔۔۔۔۔

اس پر سب نے تالیاں بجائیں۔۔۔۔۔

عرض کیا ہے۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Ik Sitra Kehkashan Ho Giya | By Bisma Khan (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

روٹھا ہوا مجھ سے اسی بات پہ زمانہ۔۔۔۔۔۔۔

شامل نہیں میری فطرت میں سر کو جھکانا۔۔۔۔۔۔۔

یہ آواز فارس کی تھی زارا اور زری نے دادطالب نظروں سے اُسکی طرف

دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب معلوم ہے ریت کی فطرت۔۔۔۔۔۔۔

جب معلوم ہے ریت کی فطرت۔۔۔۔۔۔۔

تو کیوں اُسے مٹھی میں بھرتے ہو۔۔۔۔۔۔۔

اوہو! اوہو! کہاں سے پڑھیں ہیں یہ شعر جناب۔۔۔۔۔۔۔ مشی نے اسے چھڑا

۔۔۔۔۔۔۔ اوہو ناول میں پڑھے تھے!! زارانے بھی اسی طرح جواب

دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوکے! میری باری۔۔۔۔۔۔۔

یہ ضرار تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عرض کیا ہے۔۔۔۔۔

ارشاد! مثنیٰ نے لقمہ دیا۔۔۔۔۔

شمع رو رو کے پروانے سے کہتی ہے۔۔۔۔۔

مجھے رومال دینا میری ناک بہتی ہے۔۔۔۔۔

ضرار نے شعر مکمل کرتے ساتھ ہی جاہلوں کی طرح ہنسنا شروع کر دیا۔۔۔ اور کچھ دیر بعد وہ

سارے شعر سمجھانے پر پاگلوں کی طرح ہنس رہے تھے۔۔۔۔۔

اچھا بس! زری نے۔۔

سب کو روکا۔۔۔۔۔

چلو اب میری باری۔۔۔۔۔

عرض کیا ہے۔۔۔۔۔

تم مت کھولنا میری ماضی کی کتابوں کو۔۔۔۔۔

جو تھا وہ رہا نہیں جو ہوں کسی کو پتہ نہیں۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Ik Sitra Kehkashan Ho Giya | By Bisma Khan (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

اسکے بعد وہ سب اپنے گھروں کو چل دیے۔۔۔۔۔ بس ضرار کو فارس نے ڈراپ کرنا تھا اسی لیے وہ فارس کے ساتھ ہو لیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ گھر پہنچتے ساتھ کھانا کھا کے زہرا آبان صاحب اور شفق

خاتون کے ساتھ باتیں کرنے لگی

کیوں کے کل اُسے نکلنا تھا۔۔۔۔۔ باتیں کرتے کرتے رات کے انج گئے تو وہ سونے کے لیے اوپر چلی گئی۔۔۔۔۔

صبح اُسکی آنکھ فجر سے پہلے ہی کھل گئی۔۔۔۔۔ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اُس نے پیکنگ کی اور ۵ بجے تک وہ ریڈی ہو کر نیچے آچکی تھی اُس نے اپنے ماما بابا کے ساتھ ناشتا

کیا۔۔۔۔۔ اور اسکے بعد گاڑی کے ہورن کی آواز پر وہ اپنے کو دوڑی۔۔۔۔۔

کار تک پہنچ کر اُسے سامان فارس کو پکڑا تاکہ وہ ڈیکہی میں رکھ سکے اور پیچھے والی سیٹ پر بیٹھ

گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راستے میں اُنہوں نے مختلف باتیں کیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ناشا ایک

ڈھا بے سے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کسی ڈھا بے سے کھانا اُن تینوں کی زندگی کا پہلا

ایکسپیرینس تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن جو بھی تھامزے کا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فارس تو نے بات کی زار اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حدید نے نامحسوس انداز میں سوال کیا۔۔۔۔۔

آواز اتنی تھی کہ بس وہی دونوں سن سکتے زری کو زار اویسے بھی کسی بات پر بحث کر رہی

تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب بھی کچھ کرنے لگتا ہوں تو بیچ می آجاتا ہے اور اب پوچھ رہا ہے بات کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فارس

نے آگے سے جلا بھنا سا جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں کب بیچ میں آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حدید کو اس الزام پر حیرت ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

----- بد تمیز ایسے بولتے ہیں؟؟؟؟ زری نے اُسے سنائیں

----- ہاہاہا!!! میں تو اچانک ڈر گئی تھی یار!!! ----- یہ آواز زارا کی تھی

ہاں نہ میں نے بھی کہا ایک دفعہ اسنے کہا اور تم دونوں چپ کیسے ہو

----- گئیں ----- فارس نے بھی مداخلت کی

----- اور اسی طرح ہنسی مذاق می وہ لوگ اپنی منزل پر پہنچ گئے

----- آج انکی ریس تھی جس میں وہ تینوں شامل تھے

----- ریس ایک بڑے سے گول دائرے میں تھی ----- ریس شروع ہوتے ساتھ ہی زری

----- اور زارا نے بھاگنا شروع کیا

شروع میں چھوٹے چھوٹے روڈز سے جس پر سے انہوں نے جمپ کی اور آگے نکل

----- گئیں -----

آگے جا کر انہیں روڈز کی اونچائی بڑھتی جا رہی تھی ----- آخر کار اونچے روڈز

کے نیچے سے گزرنے کو انہوں نے ترجیح دی روڈز کے بعد اب انہیں رسیوں سے لٹک کر ایک

تمہیں کیسے پتہ۔۔۔۔۔ زری نے ایک اور سوال کیا۔۔۔۔۔

کیوں کے میری جان اگر ہم کچھ غلط کرتے تو وہ وہاں سے ہمیں اوکے کا سائن دے کے نہ

چھوڑتے۔۔۔۔۔ بلکہ اچھا خاصا بست کرتے اور پھر کہیں جا کے انکی روح کو سکون

اتا۔۔۔۔۔ زار نے اوزار سی شکل کے سے ساتھ بتایا۔۔۔۔۔

ہمم! یہ تو ہے۔۔۔۔۔ اب کہیں جا کے زری مطمئن ہوئی۔۔۔۔۔

رات میں وہ دونوں بہت پر جوش تھیں کیوں کے کل انہیں ہواؤں می اڑنا تھا



جس کے لیے انہوں نے یہ سب کچھ کیا تھا مگر ابھی انہیں پلین نہیں اڑانے تھے بلکہ خود اڑنا

سیکھنا تھا۔۔۔۔۔ فائٹر جیٹ تو ابھی بری دور کی بات تھی۔۔۔۔۔

شام میں وہ آج فری تھی اسی لیے گارڈن می آگئی اتفاق سے فارس بھی وہاں تھا۔۔۔۔۔

ہیلو! یہاں کیا کر رہی ہو؟؟ فارس کو اسے اس وقت یہاں دیکھ کے حیرت ہوئی۔۔۔۔۔

زارادیکھو میں نہ سٹریٹ فارورڈ بندہ ہوں بات گھما پھرا کر کرنے کی مجھے عادت نہیں ہے اسی لیے سیدھی بات کروں گا اور چاہوں گا کہ تم جو اب بھی سیدھا دو گھما پھرا کر دینے کے بجائے!!! فارس نے بات شروع کی۔۔۔۔۔۔۔

اچھا! ٹھیک ہے آپ کریں میں سن رہی ہوں فارس!!! زار نے اُسے یقین دیکھانی کروائی۔۔۔۔۔۔۔

ہمم!! بات یہ ہے کہ میں نہ تمہیں پسند کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ اور تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں!!!!!!! فارس نے بول کر زار کے فیس ایکسپریشن دیکھے۔۔۔۔۔۔۔

اچھا!!! کیا کیا؟ نہیں سوری میرا مطلب آپ نے وہی بولا ہے جو میں نے سنا ہے؟؟؟؟ پہلے تو ذرا میں بڑے آرام سے اچھا کہہ دیا مگر جب بات سمجھ میں آئی تو اُسے سمجھ نہیں آیا کہ کیا بولے اسی لیے جو مہ می آیا بول دیا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں میں نے وہی بولا ہے جو تم نے سنا ہے!! فارس نے اپنی بات کی یقین دیکھانی کروائی۔۔۔۔۔۔۔

ای ایم ربلی سوری فارس ای ربیلی ایم لیکن می آپ کے لیے کچھ نہیں کر سکتی سوری!!!! زارانے
معذرت خواہ لہجے میں کہا اور وہاں سے اٹھ گئی کیوں کے اب بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں

----- تھا

زارا!! فارس نے اُسے پکارا

وہ جو اپنے روم کی طرف جارہی تھی یقدم اُسے قدم ٹھہر گئے-----

جی!!!! اُس نے مڑے بغیر جواب دیا-----

ای ایم سوری ٹو!!!! فارس نے معذرت کی-----

زارانے بس گردن ہاں میں ہلائی اور چل دی بولی کچھ بھی نہیں-----

روم میں پہنچ کر جتنے آنسو ابھی تک کنٹرول کیے تھے سب کسی سیلاب کی طرح اٹڈ

آئے-----

زری جو ابھی ابھی روم میں ای تھی اسکو اس طرح روتے دیکھ پریشانی سے اُسکی طرف

----- بڑھی

بہر حال شوٹنگ کے بعد انھیں ایک بڑے سے گراؤنڈ می لے جایا گیا ادھر پہنچ کر اب انھیں

انتظار تھا اپنی پہلی فلائٹ کا

پہلے زار اور زری نے سٹارٹ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

انکے پیچھے ایک 20 کلو کے وزن کی موٹر باندھ دی گئی جس میں ایک بڑا سا پنکھا لگا تھا اور ساتھ پیراشوٹ پہنا دیا گیا وہ پیراشوٹ پہلے سے ہی کھلا ہوا تھا زار نے اُس موٹر کے ساتھ بھاگنا شروع کیا اور اس پیراشوٹ کی مدد سے آہستہ آہستہ ہوامی جانے لگی اور کچھ دیر بعد وہ آسمانوں کی سیر کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ انکی یہ فلائٹ 20 منٹ کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ دیکھنے میں

یہ بہت آسان تھا مگر 20 کلو کی موٹر لے کے ہوامی اڑنا کوئی آسان کام نہیں

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ زار کے بعد زری نے فلائٹ لی۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اسکے بعد وہ

دونوں کلاس لینے چلی گئیں آج تو زار ہواؤں میں تھی اُس کا دل کر رہا تھا کہ یہ فلائٹ ختم ہی نہ ہو ایسے ہوامی اڑنا اُسے بے حد پسند آیا اسکے آگے وہ 20 کلو کی موٹر کیا
تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

سی لڑکی اسکو بے حد پسند

تھی

Page | 127

اور اب اسکے بغیر رہنا اسکے لیے مشکل تھا اُسے اُمید نہیں تھی کے زارا انکار کر

دے گی۔۔۔۔۔

شام میں اُسے آبان صاحب کا فون آیا اور انہوں نے زارا سے کہا کہ اُنھیں ضروری بات کرنی

ہے۔۔۔۔۔

لیکن زارا نے یہ کہہ کے فون رکھ دیا کہ جب اوں گی تو تفصیل سے بات

ہو گی۔۔۔۔۔

اب نجانے کیا بات تھی جو آبان صاحب کو کرنی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے ہفتے اُن تینوں کو چٹھی مل بھی گئی۔۔۔۔۔ اس بار فارس اُن کے ساتھ نہیں آیا تھا اُسکی بہت

سے فلائیٹس تھیں جس کی وجہ سے وہ وقت نہ نکل پایا اسی لیے اُن تینوں نے اپنی ٹکٹ خود ہی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Ik Sitra Kehkashan Ho Giya | By Bisma Khan (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

اُن پہاڑوں میں کوئی تین سے چار دن گزارنے

تھے

شاید یہ مشکل ہونے والا تھا مگر اُن نے سے اس بات سے کسی کو بھی فرق نہیں پڑتا تھا

وہاں پہنچ کر فارس نے اُن سب کو انکی ڈیوٹیز سمجھائی

راستے ڈھونڈنے کا کام زارا کا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور حدید کو بھی اس کام میں اسکی

مدد کرنی تھی زری کو فارس کے ساتھ آگے کی پریشانیوں

کا پتہ لگانا تھا باقی لوگوں کو بھی مختلف کام دیے گئے کسی کو کھانے پینے کا انتظام کا خیال رکھنا تھا تو کسی

کو آگ جلانے کا کام دیا گیا انہیں ٹیم ورک سے یہ ٹرپ کامیاب بنانا تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آخر کار سب نے اپنے کام سمجھنے کے بعد پہاڑ کر چڑھنا شروع کیا انہوں نے جس پوائنٹ سے چڑھنا

تھا اسی پوائنٹ پر واپس انا تھا سب سے آگے فارس اور زری تھے انہیں راستے کے خطروں کا

اندازہ لگانا تھا اس سے پیچھے زارا اور حدید تھے جو فارس اور زری کو راستہ گائیڈ کر رہے تھے اور

حدید تم بتاؤ۔۔۔۔۔ زار نے حدید کی طرف اشارہ کیا

میں۔۔۔۔۔ حدید نے اپنی طرف انگلی کر کے زار کی بات کی تصدیق کی۔۔۔۔۔

ہاں نہ جلدی کرو۔۔۔۔۔ زار نے اسے آگے کودھکیلا۔۔۔۔۔

کیا کیا ہے تم دونوں نے کچھ گڑبڑ کیا ہے کیا۔۔۔۔۔ فارس کو اُنکے حرکتوں سے اندازہ ہو ہی رہا تھا
کے کیا مسئلہ تھا۔۔۔۔۔

نہی مطلب ہاں۔۔۔۔۔ زار کو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیا بولے۔۔۔۔۔

یار بولو بھی۔۔۔۔۔ فارس نے اب تھوڑا غصے سے کہا۔۔۔۔۔

وہ ہم کوئی ۱۰ کو منٹ سے غلط راستے پر چل رہے ہیں۔۔۔۔۔ زار نے جلدی جلدی

بتایا۔۔۔۔۔

کیا؟۔۔۔۔۔ فارس سے پہلے زری بولی۔۔۔۔۔

ہاں وہ پتہ نہی اس کمپس کو کیا ہوا تھا اللہ جانے۔۔۔۔۔ زار نے معصومیت سے سارا الزام

کمپس پر ڈال دیا۔۔۔۔۔

فارس جو غصے سے حدید کو کچھ کہنے لگا تھا اسکی بات سن کے آنکھیں

گھما کر اسکی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ جو آج شاید معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑنے کے چکروں
میں تھی۔۔۔۔۔

نظریں اور سر دونوں جھکے ہوئے تھے اور یقیناً وہ دانٹ سے بچنے کے لیے یہ سب کر رہی
تھی۔۔۔۔۔

توبہ ہے زہرا!!۔۔۔۔۔ فارس کو اس پر پتہ نہی غصہ آیا یہ پیار مگر جو بھی تھا وہ اس وقت بہت
کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

میں نے کیا کیا ہے۔۔۔۔۔ زار نے پھر سے معصوم شکل بنا کے سوال کیا۔۔۔۔۔

کچھ نہی کیا جناب اپنے چلیں اب جو صحیح راستہ ہے ادھر چلیں۔۔۔۔۔ فارس نے بات کو
کبھی اور کریدنے کا سوچ کر جانے دیا۔۔۔۔۔

ہمم!۔۔۔۔۔ پہلے ہی آپ کی باتوں کی وجہ سے اتنا لیٹ ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ زار نے سارا کا سارا
الزام فارس پر ڈال دیا اور وہ بس مہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ایسی!!-----

میرا ہاتھ فارس آپ نے کیا کیا ہے میرے ہاتھ کے ساتھ----- زارا کو اچانک ایسے

Page | 155

مارنے سے اپنے ہاتھ کا درو یاد آیا-----

اوہو یار ادھر دکھاؤ----- فارس نے کہتے ساتھ اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے چارپانچ بات

رگڑا اس طرح خون پھر سے گردش میں آگیا-----

چلو اب اپنی فننگرز ٹرن کرو جلدی جلدی----- فارس نے اسے آگے کا عمل بتایا-----

اچھا!----- زارا نے کہتے ساتھ فوراً اپنی انگلیوں کو اندر باہر کی طرف موڑنا شروع کر

دیا-----

ویسے اپنے کیا کیا تھا----- زارا کو حیرت ہوئی تھی کے ہاتھ اتنی جلدی کیسے صحیح ہو

گیا-----

یار بس تمہارے ہاتھ کا خون بلاک کر دیا تھا اتنی ٹھنڈ ہے اسی لیے کام بھی جلدی ہو گیا تھا اوپر سے

تم نے ہاتھ اکڑہ کر رکھا ہوا تھا اسے موو کرتی تو صحیح ہو جانا تھا-----

ہاں نہیں نہیں سوری وہ میں کچھ سوچ رہی تھی-----زارا نے معذرت

کی-----

Zara you have to pay attention Yar.....!

فارس نے اُسکا دیکھنا بریفنگ کی طرف کرنا چاہا-----

Yup..! I'm sorry.....!

اُس نے ایک بات پھر اپنی غلطی کی معافی مانگی-----

Okay! Let's start again!

فارس نے کہتے ساتھ دوبارہ سمجھانا شروع کیا-----

Okay okay!

آج کے لیے اتنا کافی ہے اب تم جاسکتی ہو کل آگے سے شروع کریں گے-----

ہمم...! فارس میں فاسٹر جیٹ کہہ رہا ہوں گی-----؟

زارا میں جاتے جاتے سوال کیا-----

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Ik Sitra Kehkashan Ho Giya | By Bisma Khan (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

فارس کیا بتاؤں کیسی رہی میرا تو نیچے آنے کو دل ہی نہیں کر رہا تھا اُف یہ بہت اچھا تھا

-----زارا نے ایک سیٹھ ہو کر بتایا۔-----

اچھا تو جناب اب تو آپ کو بھی بولنا پر گالفلائٹ لیفٹیننٹ زہرا آبان۔۔۔۔۔ فارس نے اسے

بتایا۔۔۔۔۔

فارس سچی اب مجھے اس نام سے بلایا جائے گا کیا۔۔۔۔۔ زارا کو یقین نہ آیا۔۔۔۔۔

جی میم اب آپ کی جو بگے گی دیکھیں کہاں لگتی ہے یعنی کونسی بیس پر دعا کرو اسلام آباد والی

بیس پر لگ جائے میری بھی وہیں ہے۔۔۔۔۔ فارس نے اسے اگلے کام کے بارے میں

بتایا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں..! میں دعا کروں گی۔۔۔۔۔ زارا نے بھی دل میں یہی سوچا۔۔۔۔۔

اچھا اب میں زری کے پاس جا رہی ہیں اس سے پوچھنے اسکی بھی آج فلائٹ تھی۔۔۔۔۔ زارا نے

کہتے ساتھ قدم اپنے روم کی جانب بڑھائے

اوکے جاؤ۔۔۔۔۔ فارس نے بھی اسے اجازت دی

نہی نہی اس ہفتے تو نہی مگر الگی چھٹی آپکو جب بھی ہو تو تب کی ڈیس رکھ لیٹ ہیں کیا خیال ہے

آبان----- شفق خاتون نے ساری بات کر کے آخر میں آبان صاحب کی رائے مانگی

مما کیا شادی کہ انہوں نے کہا ہے یا آپ ان سے کہیں گی کہ ہم شادی کرنا چاہتے ہیں اپنی بیٹی کی

جلدی----- زارا کے دماغ کے اچانک سوال آیا جو اُس نے پوچھ بھی لیا-----

نہی نہی بیٹا----- اسکی ممکا فون آیا تھا وہ کہہ رہیں تھیں کہ انہیں ڈیس رکھنی

ہیں----- شفق خاتون نے اسکی غلط فہمی دور کی-----

اچھا.....! زارا نے اس کے علاوہ اور کچھ نہ کہا-----

پھر آبان صاحب آپ کیا کہتے ہیں----- شفق خاتون نے پھر آبان صاحب سے پوچھا-----

بھئی جو اللہ کو منظور اگر ہماری بیٹی راضی ہے تو ٹھیک ہے رکھ لیتے ہیں ڈیس----- لیکن بیٹا

آپ دل سے راضی ہونہ----- آبان صاحب نے بات کے اختتام میں زارا سے

پوچھا-----

صبح وہ آبان صاحب کے کہنے پر اُنکے ساتھ شوپنگ پر چلی گئی۔۔۔۔۔

آبان صاحب کو اپنی شوپنگ کرنی تھی اسی لیے وہ لوگ جنٹس سائڈ پر

تھے۔۔۔۔۔ زارا آبان صاحب کے لیے کوئی شرٹ دیکھ رہی تھی جب آبان صاحب

نے اسے بلایا۔۔۔۔۔

جی بابا۔۔۔۔۔! اُسے آبان صاحب کے پاس جا کر پوچھا۔۔۔۔۔

بیٹا یہ والی کیسی ہے۔۔۔۔۔ آبان صاحب نے اسے ایک شرٹ دکھائی۔۔۔۔۔

بابا اچھی ہے مگر وہ کلر زیادہ اچھا ہے۔۔۔۔۔ زہرانے دوسرے کلر کی طرف اشارہ

کیا۔۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔۔! ابھی آبان صاحب اس طرف جا رہے تھے کہ پوچھے سے کسی نے سلام

کیا۔۔۔۔۔

زہرانے مڑ کر دیکھا تو پیچھے فارس کھڑا تھا۔۔۔۔۔

و علیکم السلام بیٹا۔۔۔۔۔! آبان صاحب نے مڑ کر جواب دیا۔۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔۔۔! فارس آپ کو پتہ ہے نیکسٹ ٹائم جب ہم چھٹیوں پر آئیں گے تو میری شادی ہو گئی اسی لیے سب نے ایک ساتھ چھٹیاں لینی ہیں۔۔۔۔۔ زارانے اسے آگے کے پلان کے بارے میں بتایا۔۔۔۔۔

ہمم...! صحیح ہے اب میں چلتا ہوں اوکے نہ۔۔۔۔۔ فارس نے کہہ کر قدم شوپ سے باہر کی طرف بڑھا دیے۔۔۔۔۔

فارس کے جانے کے بعد زارا آبان صاحب کی طرف چل دی۔۔۔۔۔

بابا آپ نے اور شوپنگ کرنی ہے یہ چلیں۔۔۔۔۔ زارانے آبان صاحب کے پاس پہنچ کر پوچھا۔۔۔۔۔

اسے آج مشی کے گھر بھی جانا تھا کل سے مشی نے شور مچا کر رکھا ہوا تھا گید رنگ کا کیوں کے فارس نے کل واپس چلے جانا تھا اسی وجہ سے مشی چہ رہی تھی کے فارس کے ہوتے ہوئے ایک گیٹ ٹو گیدر ہو جائے تاکہ سارے مل کر بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔ اور سب سے مشورے کے بعد آج رات کا پروگرام بنا تھا۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Ik Sitra Kehkashan Ho Giya | By Bisma Khan (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

چھوڑ میرا ہاتھ ذلیل انسان ہم لوگ کچھ دنوں کے لیے تم لوگو کو چھوڑ کر کیا گئے۔۔۔۔۔ تم
دونوں نے پیچھے سے سب کچھ سیٹ کر لیا اور ہمیں بھنک بھی نہ پڑنے دی ہیں۔۔۔۔۔ حدید کا تو
جلالی موڈ آن ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اچھا اچھا حدید ریلیکس کوئی بات نہیں یار۔۔۔۔۔ زار نے اسے کول ڈاؤن کرنا

چاہا۔۔۔۔۔

اور تم نے بھی بتانے کے زحمت نہیں کی حد ہے یار۔۔۔۔۔ اس بات زری نے مشی سے شکوہ
کیا۔۔۔۔۔

کیا بتاتی کل یہ بندہ مجھے بتائے بغیر میرے گھر آ گیا اپنے پرنٹس کو لیکے اور میرا رشتا مانگ لیا اور
میرے ماما پاپا مان بھی گئے ابھی کل تو ہوا ہے یہ اور کل اب منگنی رکھ دی ہے۔۔۔۔۔ مجھے
کچھ پتہ ہوتا تو بتاتی نہ اس نے یہ بات کبھی مجھے نہیں بتائی بد تمیز۔۔۔۔۔ مشی نے بھی اپنا دودن کا
غصہ نکال دیا۔۔۔۔۔

ہاں تمہیں بتا کر آتا جنگلی بلی تاکہ تم مجھے ایڈریس ہی نہ دیتی۔۔۔۔۔ اسی لیے نہیں

بتایا۔۔۔۔۔ ضرار بھی کہاں چپ رہنے والوں میں سے تھا۔۔۔۔۔

میک اپ کے نام پر بے بی پنک لپسٹک اور نہ کوئی امیٹیشن نہ کوئی بلش۔۔۔۔۔ اس کے چیکس
نیچرل پنک تھے۔۔۔۔۔ اور رنگت بھی گوری تھی جس کی وجہ سے اسے کسی بیس
کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔۔۔۔۔

ڈرائیور نے گاڑی نکالی تو اُسے شفق خاتون کو خدا حافظ کہا اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ اور
ڈرائیور نے گاڑی مشی کے گھر کے راستے پر ڈال دی۔۔۔۔۔
دوسری طرف فارس بھی کیسی سے کام نہی لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ سب لڑکوں نے تھری پیس پہننے تھے
فارس نے بلیک کلر کا تھری پیس پہنا تھا بال ویسے ہی اس کے سیٹ رہتے تھے۔۔۔۔۔
اپنی تیاری مکمل کر کے وہ بھی گاڑی لے کے نکل گیا ابھی انہیں مشی کے گھر جانا تھا اور پھر وہاں
سے ہال۔۔۔۔۔

زارا جب مشی کے گھر پہنچی تو ابھی وہاں زری کے علاوہ کوئی نہی آیا تھا حدید زری کو چھوڑ کر فارس
کی طرف چلا گیا تھا کیوں کہ اسے فارس اور ضرار کو سیدھا ہال پہنچنا تھا۔۔۔۔۔

او اوز ہے نصیب۔۔! زہے نصیب آپ تو کسی ہو رپری سے کم نہی لگ رہیں۔۔۔۔۔ مٹی جو ابھی
ابھی شیشے کے سامنے سے اٹھی تھی زارا کو دیکھ کر اسکی طرف کیے بنا نہ رہ سکی۔۔۔۔۔ اُسے زارا کو
اپنی ساری زندگی میں پہلی بار ایسے گیٹ اپ میں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

کیوں ایسا بھی کیا۔۔۔۔۔ زری نے مٹی کی بات سن کر سر اٹھایا۔۔۔ اور زارا کو دیکھ کر اسکی
بولتی بند ہو گئی۔۔۔۔۔

زارا۔۔۔! تم اس طرح کے کپڑے بھی پہن لیتی ہو مجھے لگا تھا کسی ٹرور شرٹ میں آٹھ کر آ جاؤ
گی۔۔۔۔۔ زری نے اپنی اُمید بتائی جو اُسے زارا سے لگائی تھی۔۔۔۔۔
حد ہے یار انسان ایسے تعریف کرتا ہے۔۔۔۔۔ زارا زری کی بات سے بد مزہ
ہوئی۔۔۔۔۔

میری جان 😊 Okay okay...! sorry UR looking fabulous

اب خوش۔۔۔۔۔! زری نے زارا کے گلے لگ کر پہلے اسکی تعریف کی پھر اسے پوچھا۔۔۔۔۔

چلو اب یار ایک ہاتھ پر بہت ہے پاؤں پر تو تم لگا چکی ہونہ بس کرو اٹھو۔۔۔ زارا نے اسکے ہاتھ نے نیل پولش کھینچی ورنہ انہیں اس چکر میں ۱۵ منٹ اور لگ جانے تھے۔۔۔۔۔

مشعل، زارا، زری اور مشی کی ایک کزن زارا کی گاڑی میں بیٹھ گئیں جبکہ مشی کے پرنٹس الگ گاڑی نے تھے باقی رشتے دار اپنا خود جانیں مجھے کیا پتہ۔۔۔۔۔ 😊

گاڑی ہال کے سامنے رکی تو سب سے پہلے زری اتری پھر مشی کو کزن اور پھر انہوں نے مشی کی اترنے میں مدد کی زارا کو کار پارک کرنی تھی اسی لیے وہ نہی اتری۔۔۔۔۔

گاڑی پارک کر کے وہ انکی طرف ای مشی کی خواہش تھی کہ اسکی انٹری زارا اور زری کے ساتھ ہو اور اسکی اس خواہش کا احترام بھی کیا گیا۔۔۔۔۔

جب وہ لوگ ہال میں انٹر ہوئے تو اُنکے اوپر پھولوں کی برسات ہونے کے بجائے۔۔۔۔۔ پارٹی پیکس سے انکا استقبال کیا گیا۔۔۔۔۔ اور یہ آئیڈیا حدید کا تھا۔۔۔۔۔

جو بھی تھا اچھا تھا۔۔۔۔۔

اسٹیج تک پہنچتے اُن پر مسلسل پارٹی پیکس کی بارش کی گئی۔۔۔۔۔

اسٹیج پر پہنچ کر مثنیٰ زار اور زری کی مدد سے ہی اسٹیج پر چڑھی۔۔۔۔۔

شرم کر۔۔۔۔۔ تھوڑی سی شرم کر میرے بھائی اٹھ کر اسکو ہاتھ دینا تھا اسٹیج پر چڑھنے میں مدد

کرنی تھی جاہل۔۔۔۔۔ حدید نے اس پر چوٹ کی۔۔۔۔۔

لو بھلا پہلے بھی خودی اُترتی چڑھتی ہے اب کیا نہیں چڑھ سکتی۔۔۔۔۔ فضول کے

چونچلے۔۔۔۔۔ ضرار نے تو بات ہی گھمادی تھی۔۔۔۔۔

یہ اللہ اسے عقل دے میرے مالک۔۔۔۔۔ حدید نے اوپر کی طرف مہ کر کے

کہا۔۔۔

او اسکو چھوڑ فارس کدھر ہے۔۔۔۔۔ ضرار نے فارس کا پوچھا جو اب تک نظر نہیں آ رہا

تھا۔۔۔۔۔

تیری منگنی فارس کے ساتھ نہیں مثنیٰ کے ساتھ ہو رہی ہے اس پر فوکس کر شتاباش

۔۔۔۔۔ حدید نے اسکی کم عقلی پر چوٹ کی۔۔۔۔۔ اہ جائے گا ابھی فارس باہر گیا

ہی کسی کام سے۔۔۔۔۔ بعد میں اسے بتا بھی دیا۔۔۔۔۔

اور وہ فوراً بیٹھ گئی۔۔۔

چل اب تو بیٹھ۔۔۔۔۔ حدید نے اس بار اشارہ ضرار کو کیا۔۔۔۔۔ تو وہ چپ چاپ بیٹھ گیا۔۔

عجیب انسان ہے منیر زہی نہیں ہیں۔۔۔۔۔ حدید بڑبڑاتا ہوا زارا کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔ زارا

اور زری تو تب سے مسلسل ہنس رہی تھیں۔۔۔۔۔ انکی حرکتیں دیکھ

کر۔۔۔۔۔ دوسری طرف فارس کو حدید کو کچھ بولتا ہوا اسٹیج پر چڑھا تھا زارا کو دیکھ کر اسکی

بولتی ہی بند ہو گئی۔۔۔۔۔

ہاں کیا ہے بول بھی۔۔۔۔۔ حدید جو اسکی بات سن رہا تھا اسکے اس طرح خاموش ہونے پر

بولا۔۔۔۔۔

You looks fabulous....!

فارس اپنی ہی دھن میں بول گیا۔۔۔۔۔

کیا تیرا دماغ خراب ہو گیا ہی گھر میں تو تعریف نہیں کی تھی اب کیوں کر رہا ہیں۔۔۔۔۔ حدید جو اس

سے کسی کام کی بات کی اُمید کر رہا تھا یہ سن کے بول پڑا۔۔۔۔۔

تجھے نہیں کہہ تھا پاگل۔۔۔۔۔ اس کے اس طرح بولنے پر فارس نے اسکی غلط فہمی دور کی۔۔۔۔۔

You are looking quite different...! Page | 194

فارس نے زارا کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے کہا

Me ..?oh thank you...!

زارا نے اپنے آپ پر انگلی رخ کر کہا۔۔۔۔۔

ہاں مطلب کبھی تمہیں اس طرح کی ڈریسنگ میں نہیں دیکھا نہ اسی لیے شاید۔۔۔۔۔ یہ تمہیں

سوٹ کرتا ہے پہنتی کیوں نہیں ہو ایسے کپڑے۔۔۔۔۔ فارس نے اسے مشورہ دیا اور آخر

میں سوال کیا۔۔۔۔۔

مجھ سے اتنے ہیوی سوٹ کیری نہیں کیے جاتے یہ تو بس مشی کی وجہ سے۔۔۔۔۔ زارا

نے اپنی اس طرح کی ڈریسنگ نہ کرنے کی وجہ بتائی۔۔۔۔۔

اُو اچھا۔۔۔۔۔! لیکن یہ اچھا لگ رہا ہے اور پر سنلی ٹیم نے اتنا میک اپ بھی نہیں کیا۔۔۔۔۔ نہ

۔۔۔۔۔ تو اسی لیے۔۔۔۔۔ زیادہ اچھی لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ میری ایک کزن ہے

یہ کیسی رسم ہے۔۔۔۔۔ فارس جو زارا سے باتوں میں مصروف تھا یہ بات سن کے اُس نے زارا سے
پوچھا۔۔۔۔۔

پتہ کیا مٹی کی فیمیلی میں بہت رسمیں ہوتی ہیں شادی کے موقع پر اتنی زیادہ کے بعد نہ پوچھیں یہ
بھی انہی میں سے ایک ہے۔۔۔۔۔ اس میں ہمیں ہلدی کسی چیز میں مکس ہوئی ملے گی اور وہ
ان دونوں کو لگانی ہے مہ پر بازو پر اور جہاں دل چاہے اب سمجھ آگئی نہ۔۔۔۔۔ زارا نے سارا
کچھ سمجھا کر آخر میں پوچھا۔۔۔۔۔

ہم تھوڑی بہت میں اپنی شادی کے ایسی کوئی رسم برداشت نہیں کروں گا پہلے ہی بتا رہا ہوں
میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فارس نے بول تو دیا مگر پھر اسے احساس ہوا کے اُس نے کیا بول دیا
ہے۔۔۔۔۔

میں ذرا اتنی ہوں مٹی کو دیکھ لوں۔۔۔۔۔ زارا نے اس بات کے بعد وہاں سے غائب ہونا لازمی
سمجھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شوٹ یار کیا مسئلہ ہے کیا بول دیا میں نے۔۔۔ ایک تو پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے بندے کو اتنا بھی سٹریٹ فارورڈ نہیں ہونا چاہیے فارس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے جانے کے بعد فارس اپنے آپ کو کوسنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مشٹی یار رنگ سیریمنی شروع کریں بعد میں رسم بھی کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زارانے مشٹی کو باتوں میں گم دیکھ کر اس سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے کیا پتہ ماما سے پوچھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مشٹی نے اپنا پتا صاف کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو پھر آئی نے کہا ہے کہ شروع کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زارانے آگے سے تنک کر جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوکے آئی رنگز کدھر ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زارانے مشٹی کے ماما سے پوچھا جو اس کے پیچھے ہی کھڑی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ بیٹا یہ لو پکڑو اس کے بابا نے تو آگے ہونا نہیں ہے آپ لوگ شروع کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مشٹی کی ماما نے رنگز انکو پکڑادیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Ali meet her she is Zahra my friend and Zara he is Ali my

.....cousin

Page | 201

ضرار نے اُن دونوں کا تعارف کروایا۔۔۔۔۔۔

Oo Hello Zahra....!Ali nice to meet you.....!

علی نے اپنا ہاتھ زارا کی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔۔

Hello....!But sorry I can't feel same as U

زارا نے اسکے ہاتھ پر ایک تنقیدی نگاہ ڈالی۔۔۔۔۔۔ اسے یہ بے تکلف سے لڑکا زارا پسند نہیں آیا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Zara...!Cool down.....!

مشی اُسکا پاراچہٹا دیکھ بولی۔۔۔۔۔۔

Yeah....! I'm pretty fine.....!

زارا نے اسے تسلی دلائی اور اب وہ ضرار کو ہلدی لگا رہی تھی از شکر ہاتھ پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Ik Sitra Kehkashan Ho Giya | By Bisma Khan (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

آپ نہایت ہی کوئی ڈھیٹ انسان ہیں پھر آگئے ہیں۔۔۔۔۔ آپ کو ایک دفع انسلٹ کروا کر سکون نہی آیا۔۔۔۔۔

زارا تو اسکو دیکھ کر تپ ہے گئی۔۔۔۔۔

زہرا آپ میری بات تو سنیں۔۔۔۔۔ میں آپ کو۔۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ اپنا جملہ پورا کرتا فارس بیچ میں بولا۔۔۔۔۔

آپ کون مسٹر۔۔۔۔۔؟ فارس نے اسکے کندھے پر ہاتھ سے دباؤ ڈالا۔۔۔۔۔

جی میں میں آپ سے بات نہی کر رہا ویسے میرا نام علی ہے۔۔۔۔۔ اور آپ۔۔۔۔۔ علی نے فارس کو گردن موڑ کر دیکھا۔۔۔۔۔

یہی تو پوچھ رہا ہوں کے آپ ان سے کیوں بات کر رہے ہیں جبکہ آپ انہیں جانتے ہی نہی۔۔۔۔۔ فارس نے سیدھی بات کی۔۔۔۔۔

اُو آپ ہو کون جناب۔۔۔۔۔ علی کو سمجھ نہیں آیا۔۔۔۔۔

اسکے بعد فنکشن ختم ہونے کی طرف آگیا فارس کو پہلے مشی اور ضرار کو گھر چھوڑنا تھا اور پھر آکر زری اور زرار کو لیے کے جانا تھا اسی لیے وہ نکل چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی نے جیسے ہی دیکھا فارس ہال میں نہیں ہے اُس نے پھر سے زرار کا رخ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جو اسے اسٹیج کے پاس زری کے ساتھ کھڑی نظر آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Excuse me...! Zahra...!

علی نے اسکے سامنے کھڑے ہو کر اسے مخاطب کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

I wanna kill him.....!

زارا ہلکی آواز میں بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جو صرف اسے اور زری کو ہی سنائی دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Without any reason.....?

زری نے حیرت سے زرار سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کب سے میرے پیچھے پڑا ہے فارس نے اس کو سمجھایا بھی ہی مگر اثر نہیں ہوا اس کے نکلتے ہی آگیا ہے تو اب اور کیا کروں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا تم تو چلے گئے تھے۔۔۔۔۔ زری نے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

نبی فارس کا فون آیا ہے وہ کے رہا تھا کے زارا کے پاس گاڑی ہے میں اس پے تم لوگوں کو لیے

اوں وہ وہاں پھنس گیا ہے۔۔۔۔۔ حدید نے انہیں ساری بات بتائی

اچھا چلو پھر دیر کس بات کی ہے چلتے ہیں جلدی ابھی انہوں نے بھی بیٹھا کر رکھنا ہے ایسے تھوڑی

جانے دیں گے۔۔۔۔۔

راستے میں حدید نے گاڑی میں گانے لگا لیے تھے۔۔۔۔۔

زارا تمہیں ایک سیکریٹ بتاؤں۔۔۔۔۔ زری نے زارا کے کان میں کہا۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔! بولو۔۔۔۔۔ زارا بھی فوراً آگے ہو کر بیٹھی۔۔۔۔۔

اچھا تو سنو مجھے نہ ایک بات۔۔۔۔۔ ابھی زری کی بات سچ میں ہی تھی کے اُس کا فون بجا۔۔۔

ایک سیکنڈ یا۔۔۔۔۔ زری نے عجلت میں فون اٹھایا۔۔۔۔۔

ہاں فارس بولو۔۔۔۔۔ فون اٹھاتے ساتھ ہی وہ اونچا بولی۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔! اچھا صحیح ہے ہاں ہاں پکا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے فارس نجانے کیا کہ رہا

تھا۔۔۔۔۔ زری مسلسل بس یہی الفاظ بول رہیں تھی۔۔۔۔۔

او کے اللہ حافظ۔۔۔۔۔ زری نے کہہ کر فون رکھ دیا۔۔۔۔۔

کیا کہ رہا تھا۔۔۔۔۔ حدید نے زری سے پوچھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں کہہ رہا تھا جلدی او۔۔۔۔۔ زری نے حدید کو بتایا تو اُس نے گاڑی کی سپیڈ تیز

کر دی۔۔۔۔۔

ہاں تم بتاؤ سیکریٹ۔۔۔۔۔ زار نے اسے پھر سیکریٹ کی طرف متوجہ کرنا چاہا۔۔۔۔۔

ہاں سیکریٹ۔۔۔۔۔ زری نے ایسے شو کیا جیسے اسے کچھ پتہ ہی نہیں ہو۔۔۔۔۔

ہاں بتاؤ نہ۔۔۔۔۔ زار کو بے چینی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں وہ میں بھول گئی کبھی اور بتاؤں گی۔۔۔۔۔ زری نے بات ٹال دی۔۔۔۔۔

حد ہے زری۔۔۔۔۔ سارا سسپنس ختم کر دیا ہے بد تمیز۔۔۔۔۔ زار نے اسکے کندھے پر پیچ

مارا۔۔۔۔۔

زارا انسان بن جاؤ ابھی تم نے کل پھڈا ڈال دینا ہے کے مجھے واپس جانا ہے میں کیسے پیچھے اتنے کام کروں گی۔۔ شفق خاتون کو تو غصہ ہی آگیا تھا۔

بابا ماما کو دیکھیں نے مجھے انڈر پریشر کر رہی ہیں۔۔ فضول میں میں نے نہیں کرنی شوپنگ۔ زارا نے آبان صاحب کی ہمدردی حاصل کرنا چاہی جو یقیناً اسے میل بھی گئی۔۔

بھئی! آپ ہماری بیٹی کو تنگ مہ کریں ہم کروادیں گے آپکے ساتھ سارے کام جب وہ نہیں کرنا چاہ رہی تو کیوں آپ زبردستی کر رہی ہیں۔۔۔ آبان صاحب نے شفق خاتون کو ٹال دیا

ہم۔۔! کروا ہی نہ دیں آپ کوئی کام میرے ساتھ میں نے اکیلے ہی کرنا ہے سارا کچھ۔۔ شفق خاتون کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔۔۔

چلیں بابا! نوڈ کو اٹر چلتے ہیں۔۔ زارا کو بھوک کا احساس ہوا تو بول پڑی۔

ہاں ہاں چلیں چلتے ہیں۔۔۔ آبان صاحب نے نوڈ کو اٹر کا رخ کیا۔

کھانے کے بعد وہ لوگ گھر چلے گئے شفق خاتون کا موڈ اب بھی خراب تھا۔

مما یہ لیں آپ کے لیے گرما گرم کافی۔۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے اسپیشل آپ کے لئے۔! زار نے انکو ماننے کے لیے مسکا لگایا

اور شفق خاتون بھی بیٹی سے کتنی دیر ناراض رہ سکتی تھیں جب وہ جانتی تھیں کہ اُسے ایک دو دونوں میں واپس چلے جانا تھا۔۔

صبح ابھی زری خواب میں خرگوش کے مزے لے رہی تھی کہ حدید اچانک اندر داخل ہوا اور کافی زور سے دروازہ بند کیا۔۔

دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ بند ہوا اور ذر نش ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔

کیا ہے اتنی صبح صبح میرے سر پر کیا کر رہے ہو اور مینرز نہیں ہے تمیز سے ڈور بند کرو۔۔ زری اس پر بھڑک اُٹھی۔

چپ کرو زیادہ فضول نہ بولو صبح کے ۹ بج رہے ہیں اور تمہاری نیندیں ہی پوری نہیں ہو رہی ہیں سیدھی ہو اور مجھے بتاؤ فارس نے کل کس لیے کال کی تھی رات کو اسی لیے نہیں پوچھا کیوں کے پہلے ہی لیٹ گھراے تھے اب شرافت سے بتاؤ۔۔ حدید شاید انکو اتری کے موڈ میں تھا۔۔

اُم۔! فارس نے کیا کہا تھا ہاں میں نے بتایا تو تھا کہ کیا کہا تھا کہ رہا تھا جلدی پہنچو تو میں نے

اسے۔۔۔۔ ابھی زری کی بات سچ میں ہی تھی کہ حدید بولا۔

میرے سامنے زیادہ نہ چلا کہ نہ بنو سیدھی طرح بکو کی کے رہا تھا وہ اور ہاں اب کوئی فضول بکو اس

نہ کرنا اصل بات بتاؤ مجھے نہیں تو میں تمہارے ساتھ جو کروں گا نہ تمہیں لگ پتہ جائے

گا۔۔۔۔ حدید نے اس سے اصل بات پوچھے ساتھ دھمکی بھی دے دی تاکہ وہ جلدی بتا دے۔

کیا کرو گے تم ہاں ڈرتی ورتی نہیں ہوں تم سے میں سمجھے۔۔۔۔ زری تو اسکی بات سن کے اگ بگولا ہو

گئی۔۔

بتاؤ یا ربات لمبی نہ کرو فضول میں میں فارس سے بھی پوچھ سکتا ہوں مگر تم سے پوچھ رہا ہوں اسی

لیے کیوں کے مجھے پتہ ہے جو بھی چکر ہے اس نے تم بھی ان لوہو اسی لیے جلدی بتاؤ۔۔۔۔ حدید نے

اس سے اس بار آرام سے پوچھا۔۔۔۔ اور شکی نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔

اچھا پھر وعدہ کرو زارا کو نہیں بتاؤ گے بلکہ کسی کو بھی نی بتاؤ گے وعدہ۔۔۔۔! زری نے اس سے وعدہ

لینا چاہا۔

اچھا وعدہ تم دونوں نے کوئی گڑبڑ کی ہے اب تو مجھے پکا ہو گیا ہے۔۔ حدید نے اسکی مشکوک نظروں سے دیکھا۔۔

فارس کا جس لڑکی سے نکاح ہوا ہے وہ لڑکی اور کوئی نہیں بلکہ زارا ہی ہے۔۔ زری نے ایک اچھا خاصا بڑا راز کھول دیا تھا۔

ہیں۔۔! اور یہ بات فارس کو کیسے پتہ ہے اسے اسکے بابا نے بتایا ہے کیا۔۔ حدید کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔۔

دیکھو یا شروع سے بتاتی ہوں۔۔! پہلے زارا کو فارس نے شادی کا کہا تھا فارس اسکو کب سے پسند کرتا ہے یہ پی اے ایف میں ٹریننگ کے دوران ہوا تھا۔۔ زارا نے نکاح کا بتا کے انکار کر دیا۔ پھر اب فارس بھی مان گیا تھا لیکن اس دیں فارس شوپنگ کے لیے مال گیا تھا وہاں اسے وہ انکل نظر آئے یعنی اپنی منکوحہ کے والد صاحب اس نے انہیں سلام کیا تو انکے ساتھ ایک لڑکی کھڑی تھی وہ مڑی تو جناب وہ زہرا تھی اب زہرا نے اُسکا انٹرواپنے بابا سے کروایا اُسنے فارس کو بتایا کہ یہ میرے بابا ہیں اور فارس ادھر سے بس کوئی بھی بات کیے بغیر نکل آیا گھر جا کر اپنے بابا کو ہاں کر دی شادی کے لیے۔۔۔ کیوں کہ جناب کی خواہش پوری ہو گئی تھی اور اب میری دوست نے

اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالا ہوا ہے اب وہ بی فارس میں تھوڑی بہت انٹرسٹڈ تھی اور اب وہ مرضی کے بغیر اس اندیکھے لڑکے سے شادی کر رہی ہے۔۔ میں کل اسے بتانے لگی تھی مگر فارس کی کال آگئی۔۔ اُسے منع کر دیا کہتا ہے سر پر انز دینا ہے۔۔۔ ادھر وہ کل بھی کے رہی تھی کے پتہ نہیں کیوں میرا دل نہیں مانتا اس شادی کے لیے۔۔ زری نے ساری بات بتا کر لمبا سانس لیا۔۔۔

ہمم۔۔! یہ بات ہے اور ادھر میری بہن ٹینشن سے آدھی ہو جائے شادی تک اُسکا بھی خیال کرو۔۔ حدید کو زارا کی فکر لگ گئی۔۔۔

اٹھ نکل میرے لیے پانی لیکے آجلدی اتنا سب کچھ بتایا ہے نہار منہ مجھ سے اتنا کچھ پوچھ لیا ہے۔۔ پانی تک نہ پوچھا پہلے۔۔ زری کو سچ میں سانس چڑھ گیا تھا۔۔ وہ اٹھتے ساتھ شروع ہو گئی تھی

اچھا اچھالا کے دیتا ہوں زیادہ اور نہ ہو۔۔ حدید کو بھی احساس ہوا مگر اپنی "میں" بھی رکھ لی اور کام بھی کر دیا۔۔۔

اس کے بعد فیصلہ یہ طے پایا کہ زارا کو کوئی کچھ نہیں بتائے گا اس کے لیے زری نے کرنے کتنے پاڑے پہلے تھے۔۔۔ پھر آخر کار وہ مان گیا دوستی بھی تو نبھانی تھی۔۔

دن پر لگا کر اڑ گئے اُن میں سے کسی کو پتہ نہیں چلا آج اُن کو واپس جانا تھا تینوں اپنے نئے سفر کے لیے تیار تھے۔۔۔

اب اُنہیں جا کر ذمے داری نبھانی تھی وطن کے لیے کچھ کے کے دیکھنا تھا اپنی زندگی وطن کے نام کرنی تھی۔۔۔

جو وہ پہلے ہی کر چکے تھے۔

اُنہوں نے ڈیو میں سفر کرنے کا فیصلہ کیا کیوں کے پہلا سفر بھی اچھا رہا تھا۔۔

وہاں پہنچ کر اُنہیں پتہ لگانا تھا کہ انکی جو بڑکیں بسیس پر لگنی ہیں۔۔

حدید کا تو پتہ تھا اسکی جو ب فارس کی مدد سے اسلام آباد میں ہی تھی۔ مگر زارا اور زری کا ابھی کچھ نہیں پتہ تھا۔۔

وہاں پہنچ کر انکو یہ خوش خبری ملی کہ انی سے زیادہ ترکی جو بڑا سلام آباد بیس پر تھیں جن میں زری اور زارا بھی شامل تھیں۔۔۔۔

وہ دونوں اس بات پر خوش تھیں کہ سب اکٹھے تھے۔

آج انکی پہلی فلائٹ تھی ایس افلائٹ لیفٹیننٹ۔۔

اسی لیے وہ دونوں کافی اکسائٹڈ نظر آرہی تھیں۔۔

فارس انکو دیکھ کر خوش تھا آخر وہ اپنی منزل تک پہنچ گئی تھیں۔۔۔۔ زری تو اسکی بہنوں کی طرح

تھی وہ اسکے لیے کافی خوش تھا۔۔ اور زارا کے لیے تو ویسے ہی خوش تھا۔۔

وہ دونوں اپنی فلائٹ لے کر واپس آئیں تو حد سے زیادہ خوش تھیں۔۔۔

فلائٹ لیفٹیننٹ فارس حزام شاہ آپ کی فلائٹ ہے۔۔

جی جی مجھے پتہ ہے فلائٹ لیفٹیننٹ زہرا آبان اینڈ فلائٹ لیفٹیننٹ ضرنش عزیز۔۔ مجھے پتہ

ہے۔۔۔۔ فارس نے بھی انہی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔

اُف۔۔! فارس آپ ہمیں ایسے ہی بلایا کریں یا ربوہت اچھی فیلنگ آتی ہے۔۔ زارا بارے اشتیاق سے بولی۔۔

اچھا دیکھتا ہوں سوچتا ہوں۔۔۔ فارس نے شرارت سے کہا۔۔

ہمم۔۔! دیکھا ہوں۔۔ زری نے اسکی نقل اتاری۔۔

اچھا اب میں چلتا ہوں۔۔ اسکی فلائٹ تھی اسی لیے وہ چلا گیا۔۔

زری اور زارانے ہو سٹل میں رہنے کے بجائے اپنے لیے بیس کے پاس ایک فلیٹ خرید لیا

تھا۔۔ اس سے انہیں آسانی ہو رہی تھی۔۔ فارس نے بھی انہی یہی مشورہ دیا تھا حدید کا بھی ادھر

ہی ایک روم تھا وہ فلیٹ بیس سے کوئی ۱۵ منٹ کے فاصلے پر تھا۔۔

رات میں وہ دونوں روم میں بیٹھیں کافی پی رہی تھیں۔۔

زارا تم خوش ہو۔۔ زری نے جان بوجھ کر اسے چھیڑا۔۔

نہی زری پتہ نہی میں خوش نہی ہوں لیکن جب ممبابا کے چہرے پر خوشی دیکھتی ہوں نہ تو مطمئن

ہو جاتی ہوں۔۔۔۔ زارانے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔۔

زارا تک انکار کر دو اور فارس کو ہاں کر دو۔۔ زری نے اسے مشورہ دیا۔۔

نہی زری میں ایسا کچھ نی کرنا چاہتی۔۔۔ زارا نے اُسکا مشورہ رد کیا۔۔

زارا تم فارس کو پسند کرتی ہو۔۔؟ زری نے پھر اس سے سوال کیا۔۔

پتہ نہیں یہ بھی نہی پتہ بس وہ اچھے ہیں مطلب میں ایسا سوچتی ہوں کے وہ ایک ایسے بندے ہیں جو پرفیکٹ ہوتے ہیں یعنی پرفیکٹ تو کچھ نہیں ہوتا لیکن۔۔۔ وہ بہت اچھے ہیں۔۔۔ زارا نے اسے فارس کے بارے میں اپنے خیالات بتائے۔۔

ہم۔۔! میں فارس سے بات کروں۔۔ زری نے اسکے چہرے کے تاثرات دیکھے۔۔۔

نہی زری نہی میں نے کہا ہے نہ نہیں۔۔۔ میں ماما بابا کو خوش دیکھنا چاہتی ہوں یار پلزیہ باتیں

چھوڑ دو نہ کرو میرے ساتھ۔۔۔ زارا نے اسے چپ کروایا۔۔۔

اچھا سوری اب نہی کرتی یار اگر تم ہرٹ ہو رہی ہو تو۔۔ زری نے بات ختم کی۔۔

زری میں ہرٹ نہی ہو رہی یار بس اوزار ہو رہی ہوں ایسی باتیں سوچنے کا کیا فائدہ ہو میں نے کبھی

بھی نہی کرنی۔۔۔ زارا نے اسے اصل مسئلہ بتایا۔۔۔

اوکے اوکے سوری۔۔۔ اب کی بار زری بلکل چپ ہو گئی تھی۔۔

دو تین دن ایسے ہی گزر گئے زری جان بوجھ کر کوئی نہ کوئی ایسی بات کر دیتی جس سے زارا جان

چھڑوانا چاہ رہی تھی۔۔

ایک دوبار زری اور اسکی لڑائی بھی ہو رہی تھی اکثر وہ زری کو دانت کرچپ کر وادیتی مگر زری بھی بعض نہی آرہی تھی۔۔

وہ مسلسل اسے چھیڑ رہی مگر زارا کو تو نہی پتہ تھا کہ یہ سب ایک مذاق ہے اُسکا ٹیسٹ لیا جا رہا ہے۔۔۔

دوسری طرف لاہور میں بھی سب کی زندگی معمول پر تھی مشعل اور ضرار کی نکاح کی ڈیٹس رکھی جا رہی تھیں۔۔

اسکے لیے اُنہوں میں اُن چاروں سے بات کر لی تھی زارا کی ڈیٹس بھی رکھی جا چکی تھیں۔ سب کچھ بہت جلد بازی میں ہو رہا تھا۔۔ زارا کے گھر میں شفق خاتون مسلسل تیاریوں میں مبتلا تھیں دوسری طرف فارس کی ماما بھی تیاریاں کر رہی تھیں آخر اُنکے اکلوتے بیٹے کی شادی تھی۔۔

آج ضرار اور مشی کو باہر جانا تھا گھومنے پھرنے۔۔۔

اور ضرار کب سے اُسکا گھر کے باہر ویٹ کر رہا تھا۔۔۔ اب تنگ آکر اُس نے مشی کو کال کی جو

دوسری بیل پر اٹھالی گئی۔۔۔

مشی یار کیا مسئلہ ہے یار کب سے باہر کھڑا ہوں۔۔۔ تم آکیوں نہیں رہی یار۔۔۔ ضرار ساتھ ہی

شروع ہو گیا۔

تم کو نسا دھوپ میں کھڑے ہو یار ایئر کنڈیشن گاڑی میں بیٹھے ہو چل کر واتی ہوں ابھی پانچ منٹ

میں۔۔۔ مشی نے کہہ کر کھٹاک سے فون رکھ دیا۔۔۔

حد ہے لڑکی سنتی ہی نہیں ہے۔۔۔ ضرار نے فون دس بورڈ پر پٹکا۔۔۔

پھر پانچ منٹ میں وہ باہر اتی ہوئی نظر ای۔۔۔

چلو چلو جلدی کرو۔۔۔! مشی نے بیٹھے ساتھ اس پر چڑھائی کی تھی۔۔۔

ہاں ہاں جلدی کرو ایک لگاؤں تمہیں۔۔۔

ضرار نے اسکی نقل اتاری۔۔۔

اچھانہ سوری یار اتنا بھی لیٹ نہی تھی۔۔۔ مشی نے معافی مانگی۔۔۔

ہم۔! اگلی بار جلدی انا پلزا ایسے اچھا نہی لگتا انکل بار بار اندرانے کا کہہ رہے تھے اسی لیے پھر بُرا

لگتا ہے۔۔۔ بار بار منع کرنا۔۔۔ ضرار نے اسے اصل نے سمجھائی اسکے بعد وہ لوگ خوب

گھومے پھیرے واپسی پر ضرار نے گاڑی ایک آئس کریم پارلر کے سامنے روک دی وہاں سے

آئس کریم کھانے کے بعد۔۔۔ وہ مشی کو گھر چھوڑ کر اپنے گھر کی طرف چلا گیا۔۔۔۔

ضرار نے راستے میں فارس کو کال ملائی جو غیر متوقع طور پر اٹھالی گئی۔۔۔ ورنہ اکثر فارس کال نہی

اٹھاتا تھا۔

ہیلو۔۔! کیسا ہے۔؟ ضرار نے اس سے خیریت دریافت کی۔

آل فٹ۔۔! تو سنا کیسا ہے اور منگنی کے بعد لائف کیسی جا رہی ہے۔۔ فارس نے اسے بات کے

آخر میں چھیڑا۔۔

ہاہا۔! قسم سے یار چوڑیل ہے پوری مٹھی بہت مشکل ہے اس کے ساتھ گزارا تو بہت نخرے ہیں۔۔ میں تو نہیں اٹھاتا خودی جو کرنا ہوتا ہے کرتی ہے۔۔ ضرار نے اُسے اپنے حال سے آگاہ کیا۔۔

کوئی حال نہیں ہے تیرا یہ تو مٹھی ہے جو تجھے برداشت کرتی ہے ان تینوں کے تو ابھی اتنے نخرے نہیں ہیں جتنے دوسری لڑکیوں کے ہوتے ہیں۔۔ فارس نے ان تینوں دوستوں کی تعریف کی۔۔ ہم۔۔! یہ بھی ہے اور سنا جو ب کیسی جا رہی ہے۔ ضرار نے اس سے جو ب کے بارے میں پوچھا

Yup! it's good..

فارس نے اسے جو ب کے بارے میں بتایا۔۔

اب فارس اس سے کوئی اور بات ڈسکس کر رہا تھا کہ اچانک فون کٹ گیا فارس نے ایک دو دفع ٹرائی کیا مگر بند آ رہا تھا۔۔ وہ یہ سوچ کر سونے کے لیے لیٹ گیا کہ فون کی بیٹری ختم ہو گئی ہو گی۔۔

دوسری طرف ضرار ابھی فارس کی بات ہی سن رہا تھا کہ اچانک سے سامنے سے ایک ٹرک مسلسل ہو رن دیتا اسکی طرف آرہا تھا۔۔ ضرار نے سامنے دیکھا تو اسے کچھ سمجھ نہیں آیا مگر اگلے پل اُس نے گاڑی کا رخ موڑا اس سے فائدہ یہ ہوا کہ پہلے ٹرک سیدھا گاڑی کو آ کے لگنا تھا مگر اب ٹرک ضرار کی گاڑی کے سائڈ پر لگا جس سے اسکی گاڑی پوری اُلٹ گئی اور دوسری طرف جا گری۔۔۔

ٹرک والے نے جب دیکھا کہ گاڑی اُلٹ چکی ہے اور اُس نے خون بھی رس رہا ہے تو اُس نے وہاں سے بھاگنے نے ہے اپنی بہتری جانی وہاں سے گزرتے چند لوگ فوراً ضرار کی گاڑی کی طرف بڑھے ایک نے ایمبولینس کو کال کی اور باقیوں نے جیسے تیسے کر کے اُسے گاڑی سے باہر نکالا۔۔۔ ضرار کا آدھا وجود خون میں لت پت تھا۔۔۔ کچھ دیر میں جب ایمبولینس نہ آئی تو وہاں موجود ایک آدمی نے دوسرے کی مدد سے ضرار کو اپنی گاڑی کی بیک سیٹ پر لٹایا اور ہسپتال کی طرف چل دیا وہاں پہنچ کر اسے ایمر جنسی میں لے جایا گیا۔

ضرار کا فون اس آدمی کے ہاتھ میں تھا اُس نے ضرار کی کانٹیکٹ لیے کھولی تو اُس نے سب سے اوپر حدید کا نمبر برو کے نام سے محفوظ تھا۔۔

اس آدمی نے اُسکا بھائی جان کر حدید کو کال ملا دی حدید جو اس وقت زارا، زری اور فارس کے ساتھ باہر آیا ہوا تھا۔۔۔۔

ضرار کی کال آنے پر اُس نے فون سب کے سامنے ہی فون اٹھا لیا۔۔

ہیلو۔۔! جی میں جانتا ہوں ضرار کو آپ کون اور ضرار کا فون آپ کے پاس کیا کر رہا ہے۔۔ حدید نے ماتھے پر بل ڈال کر پوچھا۔۔۔

اسکے اس طرح بولنے پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔

جی جی یہ کیسے ہوا۔۔ آپ مجھے یہ بتائیں اب اسکی کنڈیشن کیسی ہے۔۔ حدید اچانک پریشان ہو گیا۔

اسکے ساتھ ساتھ باقی تینوں بھی پریشان ہو رہے تھے کے آخر بات کیا ہے۔۔۔

دیکھیں میں آپکو ایک نمبر دیتا ہوں اس پر کال کر کی اطلاع کریں کوئی جلدی پہنچ جائے گا ہم اس وقت شہر سے باہر ہیں۔۔ حدید نے اُنہیں ضرار کے بابا کا نمبر دیا۔۔۔

کیا ہوا ہے حدید۔۔؟ اسکے فون رکھتے ہی زارا نے اس سے پوچھا اتنا اندازہ تو اُن سب کو ہو گیا تھا کے کچھ غلط ہوا ہے مگر کیا۔۔۔؟

ضرار کا ایکسٹنٹ ہوا ہے وہ آئی سی یو میں ہے ابھی تک ڈاکٹرز نے کچھ نہیں کہا۔۔۔ حدید نے شدید پریشانی کے عالم میں بتایا

وٹ۔۔؟ لیکن کیسے کچھ بتاؤ تو صحیح۔۔۔ فارس نے اس سے پوری بات جاننا چاہی۔۔۔

یار وہ بندہ کہہ تھا ہے کسی ٹرک کے ساتھ ہوا ہے ایکسٹنٹ۔ حدید نے اسے وہاں سے جو کچھ سنا تھا وہ بتایا۔۔۔

فارس اب کیا ہو گا۔۔۔ زارا الگ ٹینشن میں آگئی۔۔۔

میں نے انکو کہا ہی کے اسکے بابا کے نمبر پر کال کریں۔۔۔ حدید نے انہیں اپنی کی بات بتائی۔۔۔

نہی میں خود کرتا ہم انکل کو کال روک ذرا۔۔۔ فارس نے اپنا فون نکل کر اسماء صاحب (ضرار کے بابا) کا نمبر ڈائل کیا۔

اسلام علیکم۔۔۔! انکل ضرار کا پتہ چل گیا آپ کو جی انکل مجھے بھی ابھی پتہ لگا ہے انکل آپ نکل

گئے ہیں ہاسپٹل کے لیے۔۔۔ جی انکل ہم انے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔ انشاء اللہ وہ بالکل ٹھیک ہو

جائے گا آپ فکر نہیں کریں۔۔ ہم سب کی دعائیں اسکے ساتھ ہیں۔۔ فارس نے اُن سے بات کر کے فون رکھا۔۔۔

فارس ہمیں فوراً جانا چاہیے۔۔۔ زری اس سارے معاملے میں پہلی بار بولی ابھی تک اُسے کچھ سمجھ ہی نہیں آرہی تھی۔

ہاں میں بات کرتا ہوں چھٹی کی۔۔ فارس نے اپنے کسی سینئر کو فون کیا۔۔۔ اور جب وہ واپس آیا تو اس نے اُنہیں بتایا کہ اُسے چھٹی مل گئی ہے مگر اُن تینوں میں سے کسی کو بھی چھٹی ملنا ناممکنات میں شامل تھا

فارس ہم میں سے کسی ایک کو تو جانا ہو گا نہ مٹی کو کون سنبھالے گا۔۔۔ زار نے اس بات کی مخالفت کی۔

زار مجھے پتہ ہے لیکن یہ ممکن نہیں ہیں ابھی آپکی جو ب سٹارٹ ہوئے صرف ۵ دیں ہوئے ہیں ایسے چھٹی نہیں میل سکتی۔۔۔ فارس نے اسے بڑے آرام سے سمجھایا۔۔۔

زارا فارس صحیح کہہ تھا ہے ہماری چھٹی کی درخواست کبھی بھی قبول نہیں ہوگی۔۔۔ حدید نے بھی اسے سمجھایا۔۔۔

فارس پھر آپ جلدی جائیں اور ہمیں ساتھ ساتھ بتاتے رہیے گا اسکی کنڈیشن کا اور ہاں کوشش کریے گا مٹی کو کچھ پتہ نہیں ہی چلے۔۔۔ زارا نے اسے جانے سے پہلے اچھی خاصی ذمے داری دے دی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔! اب میں نکلتا ہوں یار۔۔۔ فارس نے کہتے ساتھ رخ اپنی گری کی طرف کیا۔۔۔

اب اُسے جلد سے جلد لاہور پہنچنا تھا۔۔۔

اُسکا جان سے عزیز دوست اس وقت مشکل میں تھا اور وہ اسکے پاس نہیں تھا۔

جانا تو وہ سب چاہتے تھی مگر سب کے سب مجبور تھے۔۔۔

فارس اگلے ڈھائی گھنٹے میں لاہور میں تھا اتنی ساتھ وہ ہاسپٹل کی طرف چلا گیا۔۔۔

وہاں پہنچ کر اُس نے ریسپشن سے پتہ کیا تو اسے آئی سی یو کا بتا دیا گیا وہ ادھر پہنچا تو آگے ضرار کے بابا اسکی ماما اور اسکی چھوٹی بہن کھڑے تھی اسکے بابا ٹوٹے ہوئے لگ رہے تھے اُنکا جوان بیٹا اتنی مشکل میں تھا اور وہ اسکے لیے دعاؤں کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔۔

یہ کیسا بے بسی کا عالم ہوتا ہے جب انسان کے پاس سب کچھ ہو پھر بھی اسکے اختیار میں کچھ نہ ہو اُنکے پاس بھی سب کچھ تھا پیسہ گھر گاڑی سب کچھ مگر پھر بھی آج وہ اپنے بیٹے کے لیے بس دعا کر سکتے تھے فارس سب سے پہلے اسے ملا اور انکو حوصلہ دیا جو شائد فائدے مند ثابت نہ ہوا۔۔

اور پھر وہ بھی انکی طرح ایک کارنر پر جا کر کھڑا ہو گیا کیوں کے ابھی ڈاکٹر زکچھ نہیں بتا رہے تھے۔۔۔

ابھی وہ وہاں آکر کھڑا ہی ہوا تھا کے زارا کا فون آ گیا فون اٹھایا تو وہ ضرار کی خریدت پوچھ رہی تھی۔۔ جس کا فارس نے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔۔

ابھی وہ زارا سے بات کر رہی رہا تھا کے وہی ہوا جس کا ڈر تھا مٹی اپنے ماما بابا کے ہمراہ اس طرف آ رہی تھی اور اسکی حالات دیکھ کر صاف پتہ لگتا تھا کے وہ رو کر ای ہے۔۔۔

زارا مٹی۔۔ فارس نے بس اتنا ہی کہا اور فون رکھ دیا۔

وہ فوراً مٹی کے مہابابا کی طرف بڑھا انہوں نے اس سے ضرار کی کنڈیشن کا پوچھا جس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔ مٹی فوراً آئی سی یو کی طرف بھاگی۔۔۔

فارس نے اسے روکا اور اُسے منع کیا۔۔۔

زارا اور زری کہاں ہیں۔۔ اُس نے فارس سے پہلا سوال ہی یہ کیا۔۔۔

مٹی انہوں نے اپلی کنڈیشن دی تھی مگر وہ منظور نہیں ہوئی۔۔۔ فارس نے اسے سر جھکا کر بتایا ایسے جیسے ساری غلطی اسکی ہو۔۔۔

فارس تمہیں اُن کو لیے کے انا چاہیے تھا تم ایسے کیسے اکیلے آسکتے ہو انہیں کیا ضرار کے بارے میں نہیں پتہ تھا۔۔۔ مٹی کو افسوس ہوا تھا اس وقت اُسے اُن دونوں کی سخت ضرورت تھی۔۔۔

مٹی اُن دونوں کو پتہ تھا وہ دونوں انا چاہ رہی تھیں لیکن انکی مجبوری تھی وہ نہیں آسکتیں حدید نے بھی بہت کوشش کی مگر وہ بھی نہیں آسکا۔۔۔۔۔ فارس سب سے کیے جانے والے سوالوں کا جواب اکیلا دے رہا تھا۔۔۔

What..!

مجبوری کیسی مجبوری۔۔؟ ہاں ادھر ضرار کی حالت خراب ہے اور ادھر انکو اپنی مجبوریوں کی پڑی ہے اُسکا کسی کو خیال ہے یہ نہیں میرا کسی کو خیال ہے نہیں ہے خیال اگر ہوتا تو اُن نے سے کوئی ایک تواتی مگر نہیں انکو اپنی جو بڑ زیادہ عزیز ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔ مشی ٹینشن میں جو منہ نے آ رہا تھا بولی جا رہی تھی۔۔۔

مشی ایسی بات نہیں ہے اُنہوں نے کوشش کی تھی مگر ایسے ممکن نہیں تھا مشی وہ لوگ نہیں آسکتے تھے۔۔۔۔۔ فارس نے اُن سب کی طرف سے وضاحت دی۔۔۔

فارس ایسی بھی کیا مجبوری ایک دوست یہاں مر رہا ہے اور انکو اپنی مجبوریوں کی فکر ہے۔۔۔۔۔ مشی تو آؤٹ آف کنٹرول ہو چکی تھی۔۔۔

مشی فضول مت بولو اپنی زبان بند رکھو کچھ نہیں ہو گا ضرار کو ہم سب ہیں نہ یہاں اسکے ساتھ کچھ نہیں ہو گا اُسے سمجھی۔۔۔۔۔ فارس نے اس بار اُسے غصہ سے جھڑکا اُس نے ایک بار بھی ایسا نہیں سوچا تھا کہ ضرار مر رہا ہے اُسے پوری اُمید تھی کہ ضرار کو کچھ نہیں ہو گا اور اب مشی کی بات سن کر اُسکا دل اندر تک ڈر گیا تھا اس وقت یہی وہ واحد بات تھی جو وہ نہیں سوچنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

مشی اسکے اس طرح بولنے پر بالکل چپ ہو گئی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد فارس مشی کے پاس آیا اور اُسے اپنا فون تھما دیا۔۔۔

مشی نے فون کان کے ساتھ لگایا تو زارا کی پریشان سے آواز ابھری۔۔۔

مشی کیسی ہو میری جان میری بات کا یقین کرو ضرار کو کچھ نہیں ہو گا بلکل ٹھیک ہو جائے گا ایک نمبر کا ڈھیٹ ہے وہ۔۔۔۔۔ زارا نے بات کو مذاق کارنگ دینا چاہتا کہ مشی کا موڈ تھوڑا ٹھیک کر سکے مگر آواز اسکی بھی بھیگی تھی۔۔۔

زارا جس بات کا تمہیں خود کو یقین نہیں ہے اُسکا مجھے کیوں دلہ رہی ہو ڈاکٹر نے کہا ہے اسکی کنڈیشن کریٹیکل ہے انٹرنل بلیڈنگ ہوئی ہے۔۔۔ مشی بتاتے بتاتے خود رو پڑی یہ نیوز انہیں ابھی ملی تھی۔۔۔

مشی میری جان رو نہی پلزد دیکھنا ضرار بلکل ٹھیک ہو جائے گا فارس ہے نہ وہاں دیکھنا تم دعا کرو ہم دعا کریں گے وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ زری نے اسے دو کرنے کو کہا جس بارے میں وہ خود شور نہی تھی اُسکا اُسے یقین دلہ رہی تھی۔۔۔

زارا تم لوگ آ جاؤ یار پلزد مجھے لگ رہا ہے میرا سانس بند ہو جائے گا یار میں کیا کروں میرے دماغ میں بہت برے برے خیالات آرہے ہیں یار۔۔۔ مشی کو اس وقت اُن دونوں کی کمی شدت سے

محسوس ہو رہی تھی وہ کسی کے گلے لگ کر رونا چاہتی تھی۔۔ مگر اپنے ماما بابا کے سامنے وہ نہیں رو رہی تھی وہ رو کر انکو مزید ٹینشن نہیں دینا چاہتی تھی ابھی بھی وہ ایک کارنر میں گھس کر بیٹھی تھی۔۔۔

مشئی میری جان اللہ سے دعا کرو اللہ سب کی سنتا ہے دیکھنا وہ ہمارے ضرار کو بلکل ٹھیک کر دیگا دیکھنا تم۔۔۔ تم جاؤ نماز پڑھو ضرار کے لیے نوافل ادا کرو تم دیکھنا اللہ اسکی کنڈیشن کیسے بہتر کرتا ہے۔۔۔ زار نے اسے نماز پڑھنے کا کہا ابھی یہ واحد کام تھا جس سے وہ سکون حاصل کر سکتی تھی۔۔۔۔

فارس کو اب اے پانچ گھنٹے گزار چکے تھے مگر ابھی تک کوئی تسلی بخش خبر نہیں آئی تھی اُسے مشئی کے ماما بابا کو کے کر گھر بھجو ادیا کیوں کے زیادہ لوگوں کو روکنے کے اجازت نہیں تھی اُسے تو مشئی کو بھی کہا تھا مگر وہ تس سے مس نہ ہوئی۔۔۔ اور پھر اُسے ضرار کی ماما اور چھوٹی بہن کو بھی جانے کا کہاتین سے زیادہ لوگوں کو روکنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

اسی لیے مجبوراً نہیں جانا پڑا۔۔۔

رات کے کوئی تین بجے ڈاکٹر روم سے باہر آیا تو فارس اسکی جانب بھاگا۔۔۔۔

اسکے پیچھے ہی مشی بھی فوراً اٹھ کر اُن تک انی ضرار کے بابا کی ابھی ابھی آنکھ لگی تھی۔۔۔

ڈاکٹر کیا بنا۔۔۔۔۔ فارس نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

ڈاکٹر کی شکل پر مایوسی تھی جس سے اُن دونوں کو ڈر لگ رہا تھا پھر بھی مشی نے ہنات کر کے ان سے

دوبارہ پوچھا۔۔۔

اور پھر ڈاکٹر نے جو بتایا اسکو سن کے مشی کو کھڑے رہنا مشکل لگا اسی لیے وہ جہاں تھی وہیں

گھٹنوں کے بل بیٹھتی چلی گی۔۔۔ آنسو اسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔۔۔ مگر اب تو

برسات شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

فارس۔۔۔! مشی نے فارس کو پکارا جو ڈاکٹر کی سننے کے بعد کوئی حرکت ہی نہ کر پایا

تھا۔۔۔۔۔ اسکی آواز میں کیا نہ تھا کسی کو کھو دینے کا ڈر۔۔۔۔۔ خوف۔۔۔۔۔ درد۔۔۔۔۔ جو اس وقت وہ

محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔ حال فارس کا بھی کچھ مختلف نہ تھا۔۔۔۔۔ مشی کے آواز دینے کے بعد اُس نے

اُسے دیکھا اور اسکے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

مشی یار ہمت مت ہارو پلزز۔۔۔ فارس اس وقت اُسے تسلی دینے کے علاوہ اور کر بھی کچھ نہیں سکتا تھا ڈاکٹر کی بات سن کے اسکے خود کے چودا طبق روشن ہو گئے تھے۔۔۔

فارس میں کیا ہمت کروں ہاں وہ کے کر گئے ہیں کے بچنے کے زیادہ چانسز نہیں ہیں اپ دعا کریں اور تم مجھے کہہ رہے ہو کے ہمت کرو۔۔۔ جا کر اپنی ان آنکھوں کو دیکھو کتنی بے یقینی ہے ان میں تم خود بھی ڈر گئے ہونہ۔۔۔ تو مجھے کیسے تسلی دے رہے ہو جھوٹی تسلیاں مت دو نہ مجھے نہ خود کو۔۔۔ مشی نے روتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔۔۔

اور اسکی اس بات پر فارس نے نظریں چرائیں۔۔۔ کہہ تو وہ سچ رہی تھی بے یقینی تو تھی۔ اور پھر فارس اس کے پاس سے اٹھ کر ایک کارنر میں جا کر کھڑا ہو گیا کب سے حدید کی کالز آرہی تھیں مگر وہ نہیں اٹھا رہا تھا اٹھا کر کہتا بھی کیا۔۔۔ جو نہ اُمیدی اُسے اور مشی کو تھی اُسکا شکار اُن تینوں کو بھی کر دیتا۔۔۔

کچھ دیر بعد مشی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی اُسے جا کر وضو کیا اور جائے نماز لیے کر ایک کارنر پر چلی گئی اور پھر صوبہ فجر کی اذان کے بعد وہ واپس آئی۔۔۔ اتنی ساتھ اس نے فارس سے پوچھا کے ڈاکٹر نے کوئی نئی بات بتائی ہے۔۔۔ تو فارس نے نہ میں سر ہلا دیا۔۔۔

عین پانچ منٹ بعد ڈاکٹر روم سے باہر نکلا۔۔۔ اور فارس کی طرف آیا

مسٹر فارس ویسے تو ہمیں کوئی اُمید نہیں تھی مگر خدا کی قدرت انکو ہوش آیا گیا ہے ابھی آپ لوگ

مل نہیں سکتے مگر آپ مسٹر ضرار خطرے سے باہر ہیں آدھے گھنٹے بعد آپ میل سکتے ہیں اور دہان

رہے کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے انہیں کوئی ٹینشن ہو یہ اُنکے لیے خطرے کا باعث بن سکتی

ہے۔۔۔۔۔ یہ سب آپ لوگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔۔۔ ڈاکٹر اپنی پیش ورا نہ طریقے سے بول کر

چلا گیا پھر کچھ دیر بعد آئی سی یو سے دو تین اور ڈاکٹر باہر آئی اور وہ بھی اُنکے پیچھے چل دیئے مشی

فوراً ضرار کے بابا کے پاس گئی اور انکو یہ خوش خبری سنائی۔۔۔

وہ جو ابھی نیچے کینیٹین کی طرف گئے تھی کے مشی کے لیے کچھ کھانے کو لیے آئیں یہ بات سن کر

اسکے ساتھ فوراً اوپر آئے۔۔۔

مشی اوپر آئی تو فارس کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔۔

فارس ضرار کیسا ہے ڈاکٹر نے کیا کہا۔۔۔ حدید نے اس سے ضرار کی خیریت پوچھی۔۔۔

اب ٹھیک ہے۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا ہے آدھے گھنٹے بعد مل سکتے ہیں میں بات کروادوں گا تم لوگوں

سے۔۔۔۔۔ فارس نے اسے موجودہ صورت حال سے آگاہ کیا۔۔۔

ہم۔۔! کمینے نے ڈرا کر رکھ دیا تھا میں نے تو کہا تھا کچھ نہیں ہونا ایسی چیزیں جلدی جان نہیں چھوڑتیں۔۔۔۔ حدید اپنی ہی ٹوں میں بولی جا رہا تھا مگر فارس محسوس کیا اسکی آواز میں کہیں نے کہیں نئی ضرورت تھی آخر وہ سب حد سے زیادہ ڈر گئے تھے۔۔

اچھا میں تیری بات کرواؤں گا ابھی اس کے باب کو دیکھنا ہے۔۔ فارس نے کہہ کر فون رکھا اور اسامہ صاحب کی طرف آیا۔۔

اسماء صاحب فوراً اسکے بغل گیر ہوئے۔۔

وہ ابھی ابھی ایک بڑی مشکل اور امتحان سے آزاد ہوئے تھے۔۔

آدھے گھنٹے بعد انہیں ملنے کی اجازت مل گئی سب سے پہلے اسماء صاحب اور ضرار کی ماما اور بہن اندر گئے کوئی پندرہ منٹ بعد جب وہ واپس آئے تو پھر فارس اور مشی اندر کی طرف بڑھے۔۔

مشینیں کو پہلے اسکے ساتھ لگی تھیں اب اتر دی گئیں تھی۔۔

صرف ایک ڈرپ لگی تھی جو مسلسل چل رہی تھی۔۔

فارس اور مشی اسکی طرف بڑھے۔۔

ضرار نے آنکھیں کھول کر دیکھا کے کون آیا ہے مٹی اور فارس کو دیکھ کر اُس نے سیدھا ہونا چاہا مگر
قمر کی چوٹ کی وجہ سے نے ہو پایا۔۔۔

اوہیرو۔! زیادہ ہمارے سامنے شوخ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ایسے ہی لیٹارہ چل اٹھنے کی
کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ فارس نے اسے اٹھتے دیکھ کہا۔

جس پر وہ ہلکی سی مسکراہٹ دے کر دوبارہ لیٹ گیا
فارس اسکے پاس پڑی کر انیں کھینچ کر اس پر بیٹھ گیا۔۔۔

ہاں جی کیا وختا ڈالا ہوا تھا تو نے ادھر اسلام آباد سے میری ڈھوریں لگوائیں ہیں تو نے۔۔۔ فارس
نے اسکی طبیعت پوچھنے کے بجائے۔۔۔ اسکی دوسری طرح خبر لینا شروع کر دی۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔! تجھے کس نے کہا تھا بھگتا ہوا آپلیں پر آجاتا۔۔۔ ضرار نے اسکی بات کا زیادہ نوٹس نہ
لیا۔۔۔

زیادہ بول مت ادھر تو نے اُن تینوں کو بھی اتنی ٹینشن دی ہوئی تھی اگر ایک آدھا دل کے
دورے سے مر مر اجاتا پھر۔۔۔ فارس نے اسے لتاڑا۔۔۔

ہاہا۔۔! ہم سارے دوست نہ بڑے ڈھیٹ ہیں کوئی نہیں مارتا اتنی جلدی سب ایک دوسرے کو مار کر مریں گے۔۔۔ ضرار نے بات مذاق میں اڑائی۔۔

بد تمیز۔ فارس نے اسکے بازو پر پینچ کر آیا۔۔

اور جاہل درد ہوتی ہے مجھے ٹرک ٹھوک کر گیا ہے کوئی گدھا نہیں جو درد نہ ہو۔۔۔ ضرار نے غصے میں فارس سے کہا اُسے سچ میں درد ہوئی تھی۔۔

او اسے کیا ہوا ہے صدمے میں تو نہیں چلی گئی۔۔ ضرار نے مشی کی طرف اشارہ کر کے فارس سے پوچھا جو ابھی تک دروازے کے ساتھ کھڑی تھی۔۔

پتہ نہیں۔۔۔ دیکھتا ہوں

فارس کہہ کر مشی کی طرف بڑھا

مشی کیا ہوا ہے اجاؤ آگے یہاں کیوں کھڑی ہو۔۔ فارس نے بڑے آرام سے اس سے پوچھا۔۔

اور پھر اس نے دیکھا اچانک مشی کی آنکھوں میں غصہ اُبھرا اور وہ خطرناک تیور لیے ضرار کی طرف بڑھی۔۔۔

اسکے پاس پہنچ کر اُسے بیڈ کے سائڈ پر رکھا ایک پلو اٹھایا اور پھر درادر ضرار کے سر پر اور بازو پر مرنے لگی۔۔۔۔

غصے سے اُسکا منہ لال ہو رہا تھا۔۔۔۔

اللہ اللہ فارس اس کو میرے پیچھے سے کیا کیا ہے یہ تو مزید جنگلی ہو گئی ہے۔۔۔ دیکھو مریض کو کیسے دھور ہی ہی جیسے یہ دھوبی ہے اور میں کوئی کپڑا اب پاگل پکڑا سکو جو میرا بچا ہے نہ وہ بھی توڑے گی یہ لڑکی دماغ پر اثر لے لیا ہے اس نے۔۔۔ ضرار مسلسل مدد کے لیے بول رہا تھا مگر فارس اُسے ابھی تک یہ سمجھ نہی آرہی تھی کے ہو کیا رہا ہے۔۔۔

پھر اچانک ضرار کے تیز بولنے پر وہ فوراً مٹی کی طرف بڑھا اور اسکے ہاتھ سے پلو کھینچا۔۔۔۔

مٹی کیا ہو گیا ہے کیوں مارے جا رہی ہو اُسے۔۔۔ فارس نے اسکے ہاتھ سے پلو لے کر پوچھا

کیوں مار رہیں ہوں۔۔۔ مٹی فارس کی طرف مڑ کر چینی۔۔۔

ہاں۔۔۔ فارس اسکے اس طرح چینی پر دو قدم پیچھے ہوا۔۔

رات سے عذاب نے ڈال کر رکھا ہوا ہے ہمیں ادھر وہ پریشان ہیں اسکے ماما بابا پریشان ہیں سب اس کی وجہ سے پریشان ہیں۔۔۔ اور یہ یہاں مزے سے لیٹا مذاق کر رہا ہے۔۔ جب گاڑی چلانی نہیں اتی تو اُسے لیے کر کیوں نکلے تھے اندھوں کی طرح چلاتے ہو کیا۔۔۔ مشی کا اب چینیخ کر سانس پھولنے لگا تھا اسی لیے چپ ہو گئی۔۔۔

فارس نے فوراً اُس کے آگے پانی کا گلاس کیا جیسے وہ ایک سانس میں ختم کر گئی۔۔۔ اور تم ہاں تم تم سب نے ہم لڑکیوں کو پاگل سمجھا ہوا ہے تم کیوں زہرا کو پاگل بنا رہے ہو بتا کیوں نہیں دیتے اُسے کے اُسکا نکاح تمہارے ساتھ ہوا ہے ہاں بتاؤ بیوقوف سمجھا ہوا ہے تم لوگوں نے ہم لڑکیوں کو ہاں۔۔۔ اب مشی کا رخ فارس کی طرف تھا اور وہ تو اسکی بات سن کر حیران رہ گیا یہ بات تو بس حدید زری اور اسکے درمیان تھی۔۔۔

تمہیں کیسے پتہ۔۔۔ فارس نے حیرت سے پوچھا۔۔۔ اس دن جب تم زری کو کال کر کی زارا کو بتانے کے لیے منع کر رہے تھے تو شاید تم میرے ساتھ ہی کھڑے تھے میں بحری نہیں ہوں سمجھ آئیں۔۔۔ مشی کو آج جس جس بات کا غصہ تھا وہ نکالنے کے موڈ میں تھی۔۔۔

اور یہ بات مجھے کیوں نہیں پتہ۔۔۔ ضرار جو کہ سے شوکڈ تھا اب اُس نے بھی گفتگو میں حصہ لیا

کیوں کے میں نے نہیں بتایا۔۔۔ فارس نے بڑے مزے سے جواب دیا۔۔۔

بد تمیز تجھے میں ہر بات بتاتا ہوں اور تو نے مجھ سے چھپایا۔۔۔ ضرار نے ٹھنڈی اہ

بھری۔۔۔۔

چپ کرو ٹیم دونوں سمجھائی ابھی بتاتی ہیں زارا کو تو میں کے تم کیا کر رہے ہو اسکے ساتھ اُس نے

تمہاری بینڈ نہ بجا دی تو پھر کہنا۔۔۔۔ مشی نے فارس کو دھمکی دی۔۔۔

مشی نہیں میری بات سنو میری پیاری سے بہن پلزا ایسے نہیں کرنا پلزا مجھے اُسے سر پر اتڑ دینا ہے پلزا

۔۔۔۔۔ فارس نے اسکے ترلے کیے۔۔۔۔

اور تم اب میں گھر جا رہی ہوں انسانوں کی طرح ٹھیک ہو جاؤ جان عذاب میں ڈال دی

تھی۔۔۔۔۔ یہ کہتے ساتھ وہ وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔۔۔

چل اُن سب سے بھی بات کر لے۔۔۔۔۔ فارس نے حدید کو ویڈیو کال کی۔۔۔

اور کیمر ضرار کی طرف کر دیا۔۔۔

اُن سب نے اسکی خیریت دریافت کی اور اسکو خیال رکھنے کا کہا۔۔۔ اسکے بعد فارس نے فون بند کر دیا۔۔۔

اللہ فارس یہ تو ایک نمبر کی جلا دہے لڑکی مجھے تو ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ ضرار نے ڈرنے کو اکیٹنگ کی۔۔

پاگل وہ ساری رات سے ادھر ہے کچھ خیال کر لے مگر ابھی والا ریکشن میری کچھ سمجھ میں نہیں آیا زارا کہتی ہے کہ مشی الٹ ٹائم پر الٹ ریکشن دیتی ہے جہاں اُسے کیئر کرنی چاہیے وہاں اُسے غصہ آجاتا ہے اور آج مجھے زارا کی بات پر یقین ہو گیا ہے۔۔۔ فارس بتاتے بتاتے خود بھی ہنس پڑا۔۔۔۔

ہم۔۔۔! ضرار نے نس اتنا ہی کہا۔۔

تقریباً ایک ہفتے بعد اُسے چھٹی ہو ہے تھی فارس تو تین دن پہلے کا ہی ج چکا تھا اب ضرار اپنے گھر آ گیا تھا دن میں ایک دفعہ مشی اسکے گھر کا چکر لگاتی انکی لائف معمول پر آگئی تھی اب تو ضرار نے چلنا بھی سٹارٹ کر دیا تھا۔۔۔ وہ اپنے سارے کام اب خود کرتا تھا بس ابھی اُسے ڈرائیونگ کی اجازت نہیں تھی۔۔

دوسری طرف اُن سب کی جو بڑ بھی صحیح جا رہی تھیں پورا دن اُنکا بڑی گزرتا تھا اب تو زارا اور زری نے گھر کا کھانا بنانا بھی سیکھ لیے تھے کیوں کہ روز روز باہر کا کھانا اُنکے لیے ممکن نہ تھا اسی لیے

اُنہوں نے نیٹ سے کافی ساری چیزیں بنانا سیکھ لی تھیں کیوں کہ اب اُنہیں یہ سارے کام خود ہی کرنے تھے اور اُنکا کھانا اتنا اچھا ضرر ہوتا تھا کہ حدید اور فارس بنا کیسی نخرے کے کہا لیتے تھے۔۔۔ اس سب نے چھٹی کے لیے اپلیکیشن سے دی تھی فارس اور زارا کی ڈیٹس تو ایک ہی تھیں جس کا ابھی تک زارا کو علم نہ تھا اور مشی اور ضرار کا نکاح بھی انہی ڈیٹس میں رکھ دیا گیا تھا تاکہ وہ لوگ اٹینڈ کر لیں۔۔۔

شام میں حدید اور فارس اپنے روم میں لیٹے تھے اور زارا اور زری اپنے روم میں تھیں۔۔۔ کے فارس کو ایک مذاق سو جھا جو اُسے فوراً حدید سے ڈسکس کیا۔۔۔ حدید بات سن تیری بہن کو تنگ کریں۔۔۔ فارس نے حدید سے پوچھا۔۔۔

کیا کو زری کو کوئی فائدہ نہیں ہے اُسے تنگ کرنے کا۔۔۔ حدید نے اسکے پلان پر پانی پھیرا۔۔۔

نہی زری کو نہی زارا کو۔۔۔ فارس نے اسکی بات کی تصدیق کی۔

وہ کیسے۔؟ حدید اچانک سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

یار میری دوسری سم سے زارا کو کال کریں۔۔۔ فارس نے ابھی اتنا ہی بولا تھا باقی حدید سمجھ چکا تھا
اسی لیے فوراً راضی ہو گیا۔۔۔

فارس نے کال کی پہلے تو کال کاٹ دی گئی فارس نے دوبارہ کی تو تیسری بیل پر فون اٹھالیا گیا۔۔۔

جی کون۔۔۔؟ دوسری طرف سے زہرا کی آواز ابھری۔

میں ہوں۔! فارس نے اسکے علاوہ اور کچھ نہیں کہا۔۔۔

میں کون؟ زارا نے ایک اور سوال کیا۔۔۔

زارا کون ہے؟ زری جو اسکے ساتھ بیٹھی تھی اُس نے زارا سے پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں پوچھتی ہوں۔ زارا نے اتنا کہہ کر توجہ دوبارہ کال کی جانب کی۔

آپ مجھے نہیں پہچانیں۔۔۔؟ فارس اُسے الجھار ہاتا۔۔۔

جی نہیں آپ بتائیں آپ کون ہیں نہیں تو میں فون رکھ دیتی ہوں۔۔۔ اس بار زارا کو غصہ آیا۔۔۔

میں ہوں آپ کا شوہر۔۔۔ فارس نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کر کے کہا پوچھا حدید ہنستے ہنستے زمین پر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔۔۔۔

جی جی او اچھا بولیں آپ کو کیا کام ہے۔۔۔ زارا کو ایسے اچانک اس کال کی اُمید نہیں تھی۔۔

کام تو کوئی نہیں تھا ایسے ہی آپ سے بات کرنے کا دل کر رہا تھا۔۔۔ فارس پتہ نہیں کیس طرح بات کر رہا تھا اسکی ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی۔۔۔ اور حدید اسکے تو ہنس ہنس کر حالات خراب تھے۔۔

لیکن میرا دل نہیں کر رہا مجھے کام ہے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔ زارا نے کہہ کر فون رکھنا

چاہا۔۔۔

اچھا بات سنیں۔۔۔۔ فارس نے اسے روکا ورنہ وہ تو فون رکھنے لگی تھی۔۔۔

جی بولیں۔۔۔ زارا اس وقت مکمل طور پر اوزار ہو رہی تھی۔۔

زری جو اسکے ساتھ بیٹھی تھی اچانک اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی اُس نے فارس اور حدید کے روم کا

دروازہ نوک کیے بغیر کھول دیا آگے کا منظر یہ تھا کہ حدید آدھا بیڈ کے اوپر تھا اور آدھا نیچے اور

مسلسل ہنس رہا تھا اور فارس اپنی ہنسی کنٹرول کرتا زارا سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔

بولیں بھی یا میں فون کاٹ دوں۔۔۔ زارا کو اب غصہ آنے لگا تھا۔۔۔ اسی لیے وہ تیز لہجے میں بولی۔

ہاں ہاں نہیں کوئی بات نہیں ہے میں فون رکھتا ہوں۔۔۔ فارس نے فوراً فون بند کیا کے کہیں زری

کچھ بول دے اور وہ پکڑا جائے۔۔۔

یہ کیا حرکت تھی کیا میں جان سکتی ہوں۔۔۔ زری نے سیدھا فارس سے پوچھا۔۔۔

حدید ابھی بھی ہنس رہا تھا۔۔۔

فارس نے اسے اٹھا کر کشن مارا مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔۔۔

یار بس زارا کو تھوڑا سا تنگ کر رہے تھے بس اور تو کچھ بھی نہیں۔۔۔ فارس نے معصومیت سے

بتایا۔۔۔

پہلے ہی وہ اتنی ٹینشن میں ہے تمہاری وجہ سے میں اُسے سب بتا دیتی مگر تمہاری وجہ سے چپ

ہوں اور تم نہ اب نہ پٹو ہے مجھ سے اب اُسے تنگ کرنا بند کرو ورنہ میں اُسے بتا دوں

گی۔۔۔ زری نے اسے دھمکی دی۔

اچھا اچھا بس ایک آدمی بار اور کال کروں گا پکا اسکے بعد نہی پکانہ زری اُسے نہ بتانا پلز۔۔۔ فارس نے اس سے رکو ایسٹ کی۔۔۔

ہاں ہاں کری جاؤ اس معصوم کو تنگ بد تمیز۔۔۔! زری اسکو سنا کر دروازہ پٹک کر جا چکی تھی۔۔۔

فارس نے حدید کی طرف دیکھا جو ابھی چپ ہوا تھا دونوں کی نظریں ملیں اور پھر ہنسی کا فوارہ پھوٹا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں کتنی ہی ڈرپا گلوں کی طرح ہنستے رہے۔۔۔۔۔

انکی جو بڑا اچھی جا رہی تھیں زری اور زارا بھی جتنا ٹائم نکال سکتی تھیں وہ نکال کر شوپنگ کے لیے چلی جاتیں کیوں کے شفق خاتون نے کہا تھا کہ زارا اپنی کچھ شوپنگ خود کرے باقی وہ دیکھ لیں گی۔۔۔

اسی سلسلے میں آج وہ تینوں شوپنگ کے لیے نکلے تھے۔۔۔

فارس کو کوئی کام تھا جس کی وجہ سے وہ نہیں آیا یا وہ لوگ مسلسل بس شاپس کے آگے سے گزار رہے تھے زارا زحمت ہی نہیں کر رہی تھی کسی شوپ میں گھسنے کی آخر ۲۰ منٹ تک باہر ایسے ہی گھومنے کے بعد اب زری کو غصہ آنے لگا تھا۔۔

وہ اچانک چلتے چلتے رک گئی تو زارا اور حدید کو بھی رُکنا پڑا۔۔

کیا ہوا رک کیوں گئی۔۔؟ زارا نے زری سے پوچھا

کیوں کے اب میرا دماغ گھوم رہا ہے کیا کر رہی ہو کچھ لینا بھی ہے یا نہیں اندر جائیں گے تو کچھ پسند ائے گا نہ کے باہر سے ہی دیکھنا ہے۔۔ زری جو اتنی دیر سے کنٹرول کر رہی تھی اب بول پڑی آخر وہ بھی کتنی دیر چپ رہتی۔۔

ہاں لینا تو ہے چلو چلتے ہیں ادھر۔۔ زارا نے ایک شوپ کو طرف اشارہ کیا۔۔

وہ ایک جیولری شوپ تھی۔۔

ادھر سے زارا نے پورا آدھا گھنٹہ لگانے کے بعد ایک بریسلٹ پسند کیا۔۔ اس کے علاوہ اُس نے وہاں سے کچھ نہیں لیا۔۔

اب حدید کا ارادہ سینٹورس مال جانے کا تھا فارس سے اسکی بڑی تعریف سنی تھی اُسنے۔۔

وہاں جا کر حدید نے اپنے پیسوں سے ایک سوٹ پسند کر کے زارا کو دلایا

ویسے بھی اسکو اپنی ممالکی طرف سے آرڈر تھے کے اُنہیں زارا کو ایک دو سوٹ اور ایک سیٹ لیے کر دینا تھا وہ لاہور ہوتی تو خود اسکو ساتھ لیے جاتیں لیکن اب نہیں تھی تو اُنہوں نے یہ کام زری اور حدید کو دیا۔۔

لیکن یہ سوٹ حدید نے اُسے اپنی طرف سے لے کے دیا تھا۔۔

گھر آ کر جب اُنہوں نے اپنی شوپنگ فارس کو دکھائی تو وہ تو بیچارہ حیران رہ گیا۔۔

واٹ ریش۔۔! تم لوگ تین گھنٹے لگا کر یہ ایک سیٹ ایک ڈریس اور یہ ایک بریسلٹ لے کر آئے ہو۔۔۔۔

Seriously..guys what's this .?

فارس نے اُن تینوں کو گھورا۔۔ جن میں سے کوئی بھی اسکی بات کانوٹس نہیں لے رہا تھا۔۔

زارا فون پر مشی سے بات کر رہی تھی حدید کوئی ٹی وی شو دیکھ رہا تھا اور زری زارا کی چیزیں سمیٹنے لگی تھی۔۔۔۔

زارا نے فون بند کیا تو سب کو بتایا کہ ضرار کی حالت اب کافی بہتر ہے اُسے ڈرائیونگ کی اجازت بھی مل گئی ہے۔۔

ہاہاہا۔۔! جو ہٹلر ہم اسکے پاس چھوڑ کر آئے ہیں نے وہ کم سے کم ایک ڈیڑھ مہینہ تو اُسے گاڑی کو ہاتھ نہ لگانے دے۔۔۔ حدید نے ضرار کے حالات کا مذاق اڑایا۔۔

ہاں یہ تو ہے مشی نے اسکی دوسری ٹانگ توڑ دینی ہے ایسی بات پر۔۔۔ زارا نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔۔

قسم سے پھنس گیا ہے میرا دوست تم لوگو کی اس چوڑیل دوست میں۔۔۔ فارس نے جان بوجھ کر مشی کو چوڑیل کہا۔۔۔

کیا کیا کہا اپنے مشی کو آپکا نمونہ بھی کوئی کم نہیں ہے ایک نمبر کی آسٹم ہے وہ پھنسی تو مشی ہے او ایس روز اسکے گھر جاتی ہی وہ اُن جناب کی خیریت معلوم کرنے اور کہ رہے ہو کہ وہ پھنس گیا ہے۔۔۔۔۔ زارا تو نون سٹاپ شروع ہو چکی تھی۔۔۔

زارا یار چھوڑ جان بوجھ کر تنگ کر رہا ہے اٹھ چلتے ہیں۔۔ زری سمجھ گئی تھی فارس نے یہ لفظ بس زارا کو تنگ کرنے کے لیے بولا تھا ورنہ وہ مثنیٰ اور زری کو بلکل اپنی بہنوں کی طرح سمجھتا تھا۔۔

رات کو زارا کی آنکھ اسکے فون کی آواز پر کھلی جو پتہ نہیں کب سے بج رہا تھا۔۔

زارا نے فون اٹھایا تو آگے سے مردانا آواز میں سلام کیا گیا زارا نے سلام کا جواب دے کر شناخت کے بارے میں دریافت کیا۔۔

لیں جی اپنے ابھی تک میرا نمبر اپنے موبائل میں فیڈ نہیں کیا۔۔ آگے سے فارس اپنی آواز چھینچ کر کے بولا۔۔

زارا کوئی جواب دیتی اس سے پہلے زری اٹھ گئی اور اس سے فون کا پوچھا۔۔

یار اسی کا ہے اتنی رات کو فون کر رہا ہے حد ہے پیچھے ہی پڑ گیا ہے۔۔۔ زارا نے اکتاہٹ سے بولا

دیکھیں یہ شریفوں کو فون کرنے کا وقت نہیں ہے سمجھے آپ ٹائم دیکھا ہے اپنے رات کا انج رہا ہے۔۔۔ زارا کو کچھ اور سمجھ نہ آیا یو غصہ اس پر اتار دیا۔۔

زارا میری جان تم سو جاؤ فون مجھے دو میں اپنے ذرا برادر ان لاء سے بات تو کروں۔۔ زری نے اسکے ہاتھ سے فون لیا۔۔۔

جی بھائی کیسے ہیں آپ میں آپکی سالی صاحبہ بات کر رہی ہوں آپ کیوں مسلسل میری دوست کو پریشان کر رہے ہیں وہ میں سوچ رہی تھی کے آپکی ایک ادھی تصویر نہ دیکھا دوں میں زہرا کو وہ بھی آپکو دیکھ لے گی کیا خیال ہے آپکا۔۔۔۔۔ زری نے اس طرح بات کی کے زارا کو کچھ پتہ نہیں چلے اور ساتھ ساتھ دھمکی بھی دے دی۔۔۔

زری دیکھو تم ایسا کچھ نہیں کرو جی تمہیں کیا مسئلہ ہے یہ میرا اور اُسکا معاملہ ہے بیچ میں کیوں پڑ رہی ہو تم۔۔۔ فضول میں۔۔۔ فارس کو لگا شاید زارا کو سب کچھ پتہ لگ گیا ہے۔۔۔

آپ سب فکر رہیں دو لھا بھائی ابھی میں نے نہی دکھائی آپ مجھے مجبور کر رہے ہیں۔۔۔ زری نے پھر اسے چھیڑا۔۔۔

اچھا میں رکھ رہا ہوں نہی کرتا دوبارہ اور ہاں اُسے کچھ نہ بتانا پہلے ہے بتا رہا ہوں۔۔۔ فارس نے آخر میں رعب سے کہا۔۔۔

جی اللہ حافظ۔۔! زری نے کہہ کر فون کٹ کر کے زارا کو سے دیا جیسے اُس نے زور سے سائڈ ٹیبیل پر

پڑکا۔۔۔

وہ اس وقت شدید کوفت کا شکار تھی آج کل اُسے سمجھ ہی نہیں آتا تھا کہ کیا کرے کبھی دل کرتا

تھا بابا کو سب کچھ بتا دے مگر پھر رک جاتی۔۔ مگر اب اُسے کوئی فیصلہ کرنا تھا۔۔ جو شاید وہ پہلے

ہی کر چکی تھی۔۔۔

صبح اٹھ کر زارا نے اسی نمبر پر کال کی جس سے اُسے رات کو کال آئی تھی۔۔ وہ سب اس وقت

ناشتے کی ٹیبیل پر بیٹھے تھے زارا نے نمبر ڈائل کیا۔۔۔

فارس جس نے ابھی ابھی بریڈ کا پیس اٹھایا تھا اُس کا فون رینگ کرنے لگا۔۔۔

زارا نے فوراً سر اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔

فارس نے فون پاکٹ سے نکالا اور کٹ کر دیا۔۔ اُن لوگوں کے لیے ویسے اُس نے موبائل

سائلیٹ پر لگا دیا تھا۔۔۔

فارس کس کا فون تھا۔۔ زارا نے اچانک اس سے پوچھا۔۔

ہاں وہ میری کزن ہے نہ زینب اُسکا اسی لیے کاٹ دیا۔۔۔ فارس نے وضاحت پیش کی زارا نے اپنا فون دیکھا تو اس پر ابھی بیل جا رہی تھی اسی لیے اسے جو ایک سیکنڈ کے لیے شک ہوا تھا وہ بھی دور ہو گیا۔۔۔۔

اُسے دوبارہ کال ملائی مگر کوئی جواب نہ ملا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد اُسے ایک میسج وصول ہوا کہ میں ابھی میٹنگ میں ہوں شام کو کال کرتا ہن زارا نے اوکے لکھ کر بیچھ دیا۔۔۔

شام میں تو وہ کال اٹھا نہی سکی اسی لیے رات کو خود کال کی۔۔۔۔

پہلی بیل پر فون اٹھا لیا گیا۔۔

بڑی بات ہے اپنے خود ہمیں کال کی یہ عزت کیوں۔۔۔ فارس نے صحیح ڈرامائی سٹائل میں دریافت کیا۔۔

جی مجھے اپ سے بات کرنی ہے ہم کہیں مل سکتے ہیں۔۔۔ زارا اسیدھا پوائنٹ پر آئی۔۔

جی نہیں ہم نہیں مل سکتے میں اسلام آباد نہیں آسکتا۔۔۔ فارس نے صاف انکار کیا اگر وہ ملنے کی حامی بھر دیتا تو اچھا خاصا کھیل خراب ہو جاتا۔۔۔

تھوڑی دیر کے لیے بھی نہیں مجھے بات کرنی ہے۔۔۔ زار نے ایک اور دفع ٹرائی کیا۔۔۔

نہی سوری۔۔۔ فارس نے دوبارہ انکار کیا۔ آپ فون پر بتادیں کیا کہنا ہے آپکو۔۔۔ فارس نے اسکے فون کرنے کی وجہ جانی چاہی۔۔۔۔

نہی سوری مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔ زار کے دماغ میں دوبارہ پتہ نہیں کیا آیا کہ اُسے فوراً کہہ کر کال کٹ کر دی۔۔۔

اوہو جناب فارس آج تو آپ گئے تھے قسم سے اس وقت کیسے میں نے اپنی ہنسی روکی تھی بتا نہیں سکتا۔۔۔ حدید ابھی ابھی کمرے میں آیا تھا اور اتنی ساتھ اُسے فارس کی ٹانگ کھینچنا شروع کر دی تھی۔۔۔۔

قسم سے یار آج تو بال بال بچے ہیں ورنہ گئے تھے ہم سب۔۔۔ فارس نے بھی حامی بھری۔۔۔

اوجب زارا کو سچ پتہ چلے گا نہ تو تجھے بہت مارے گی وہ۔۔۔ حدید نے اُسے آگے کے حالات سے آگاہ کیا۔۔

ہمم۔۔! تب کی تب دیکھی جائے گی۔۔۔ فارس نے اسکی بات کو سیریس نہ لیا

اگلے دن شام میں زارانے سب کو بتایا کہ اسکی شام کی ہی فلائٹ ہے اور کال صبح تک وہ واپس آ جائے گی۔۔۔

اسکو آبان صاحب نے لاہور بلایا تھا کچھ شوپنگ کے لیے جس میں اُسکا ہونا ضروری تھا۔۔۔

اور پھر اگلے روز ۱۲ بجے تک وہ گھر پر تھی۔۔۔ اُسکا یہ ٹور کافی چھوٹا تھا مگر اُس نے خوب انجوائے کیا تھا لاہور کا یہ ٹرپ وہ بھی اکیلے۔۔۔۔

رات میں وہ اور زری بیٹھی باتیں کر رہی تھیں جب زارانے اچانک اپنی شادی کی بات شروع کر دی۔۔۔

زری شادی اگلے ویک ہے میں نے چھٹیوں کی بات کر لی ہے ہماری آپلیکیشن بھی منظور ہو گئی ہے۔۔۔ بٹ یار ہم نہ عین مایو والے دیں پہنچیں گے۔۔۔ ممدانٹ رہی تھیں اس بات پر مگر پھر میں نے انہیں منالیا۔۔۔ زارا اُسے پلان کے بارے میں بتا رہی تھی۔۔۔

زارا تم مجھے بھی کہ جاتی مجھے بتاتی میں بھی ٹکٹ کروالیتی چکر ہی لگ جاتا لاہور کا۔۔۔ زری نے اس سے شکوہ کیا جو اس نے اینڈ ٹائم پر سب کو اپنے جانے کا بتایا تھا۔۔۔ سوری یار بابا نے بھیجی تھی ٹیکٹس ایسی لیے اور دوسری کوئی اس وقت مل نہیں رہی تھی۔۔۔ زارا نے اسے وجہ بتائی۔۔۔

اچھا چھوڑو مایو کا ڈریس پسند کرائی ہو۔۔۔ میرا مطلب لے لیا ہے۔۔۔ زری نے اسے شوپنگ کے بارے میں پوچھا۔۔۔

ہاں ممانے بارات اور مہندی کے تو کے لیے تھے مایو کا بابا اور میں نے اپنی پسند سے لیا ہے۔۔۔ باقی سیٹ بارات کا وہ لیا تھا باقی سب کچھ ماما نے پہلے ہی لے کر رکھا ہوا تھا۔۔۔ زارا نے اسے ساری تیاری کے بارے میں بتایا۔۔۔

اور تمہاری تیاری۔۔۔ زارا نے اس سے اسکی تیاری

کے بارے میں پوچھا۔۔

ہاں گئی تھی کل حدید کے ساتھ میں شوپنگ پر۔۔ ایک دوڈریسز لیے تھے باقی ممانے کر لی ہے

Page | 260

کچھ میں نے مشی سے کہا تھا اُس نے بھی کہ ہے میری تیاری پوری ہے۔۔۔۔

زارا تم خوش ہونے۔۔ زری نے اس سے پوچھا کیونکہ آج وہ سچ میں خوش لگ رہیں تھی جس طرح

وہ شادی کی تیاریوں میں انٹریسٹ لے رہی تھی۔۔۔۔

ہاں زری میں خوش ہوں کیوں کہ اب میں نے سوچ لیا ہے جو کروں گی اپنے لیے کروں گی کسی

کے لیے نہیں۔۔۔۔ زارا نے پر اعتماد لہجے میں کہا

زارا تمہاری بات کا کیا مطلب ہے کیا کرنا ہے۔۔۔؟ زری کو سچ میں اسکی کسی بات کی سمجھ نہیں

آئی تھی۔۔

زری اب میں جو کروں گی اپنی ذات کے لیے کروں گی بس میں اب کسی کی خوشیوں کے لیے اپنی

زندگی کا فیصلہ نہیں کروں گی۔۔ زارا کا لہجہ اٹل تھا۔۔۔

زارا تمہیں نہیں لگ رہا تم جو بھی کرنے جا رہی ہو وہ غلط ہے اور مجھے بتاؤ کیا کرو گی تم مجھے تمہاری باتوں سے خوف محسوس ہو رہا ہے۔۔۔ زری نے اسے روکنے کی کوشش کی۔۔۔

نہی ذری میں اب تک جو کرتی آئی ہوں وہ سب غلط تھا اب جو کروں گی وہ صحیح ہو گا اور وہ تم لوگوں کو لاہور جا کر ہی پتہ لگے گا اب جو ہو گا لاہور جا کر۔۔۔۔۔ ویسے تو کافی دیر ہو گئی ہے مگر اتنی بھی نہیں کے کچھ صحیح نہ ہو سکے میں اپنی لائف اپنی مرضی سے گزاروں گی۔۔۔۔۔ زارا کا لہجہ کافی سخت تھا پتہ لگ رہا تھا کہ جو وہ کے رہی ہے ضرور کرے گی۔۔۔۔۔

اچھا تم لیٹو میں اتی ہوں بس۔۔۔۔۔ زری اسکو کہہ کر خود فارس اور حدید کے روم کی طرف گئی۔۔۔۔۔ زری نوک کر کے اجازت ملے بغیر ہی اندر چلی گئی فارس ایک بہت بڑی گڑ بڑ ہو گئی ہے یار۔۔۔۔۔ زری نے پریشانی سے بتایا۔۔۔۔۔

فارس جو کوئی بک پڑھ رہا تھا اسکی طرف متوجہ ہوا اور بک سائڈ پر رکھی۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ فارس سے پہلے حدید نے پوچھا۔۔۔۔۔

یار زارا پتہ نہیں کیا کرنے لگی ہے۔۔۔۔۔ زری نے ٹینشن میں کہا۔۔۔۔۔

کیا کرنے لگی ہے کہاں ہے وہ۔۔۔ فارس فوراً اپنی

جگہ سے اٹھا۔۔۔

ارے یار کوئی خود کشی نہیں کرنے لگی اسکے ارادے ٹھیک نہیں ہیں وہ عجیب عجیب باتیں کر رہی ہے۔۔۔ زری نے اسے اٹھتے دیکھ کہا۔۔۔

تو پھر بکونہ کیا ہوا ہے۔۔۔ حدید نے اسکی پونی کھینچی۔۔۔

جس پر اس نے اُسے ایک زبردست گھوری سے نوازا اور پھر شروع سے لے کر آخر تک ساری بات بتائی۔۔۔

اس سے تو یہی ظاہر ہے وہ شادی کی بات کر رہی ہے۔۔۔ فارس نے ساری بات سن کر مطلب نکالا۔۔۔

مگر کرنا کیا ہے اُسے۔۔۔ حدید نے پر سوچ انداز میں پوچھا۔۔۔

یہ تو لاہور جا کر پتہ لگے گا۔۔۔ فارس نے ٹھنڈے لہجے میں کہا کیوں کے ابھی اس سے کوئی بھی بات کی جاتی تو اُسے پتہ لگ جاتا کے ساری بات زری نے اُنہیں بتائی ہے۔۔۔۔۔

فارس نے مرر سے زارا کو دیکھا تو وہ کسی گہری سوچ میں گم تھی۔۔

کیا کرنے والی ہو تم زارا کچھ تو ہنٹ ملے نہ ایسے پوچھا بھی نہیں جاسکتا۔۔ فارس خود سے ہی بغیر آواز کے باتیں کر رہا تھا۔۔۔

فارس ہمیں لینے تو ضرر ارانے والا تھا نہ آیا کیوں نہیں تو نے اپنی گاڑی کیوں منگوائی ہے۔۔؟ حدید کی آواز پر فارس اپنی سوچوں سے باہر نکلا۔

ہاں وہ انے والا تھا مگر ایسے یونو مٹی نے منع کر دیا اس نے اسکی گاڑی کی کیز چھپادی تھیں کافی ڈھونڈی اُسے لیکن نہیں ملیں اسی لیے بس۔۔ فارس نے اسے ضرر ار کے نہ انے کی وجہ بتائی۔

ہم۔۔! میں نے تو کہا تھا مٹی نے اُسے ایسے نہیں چھوڑنا! حدید نے اسکی بات کے جواب میں کہا۔۔

ابھی تم لوگوں نے کہاں جانا ہے۔۔؟ فارس نے انسے پوچھا۔

اس سے پہلے کوئی اور بولتا زارا بول پڑی۔۔

مجھے نیکسٹ سٹاپ پر اتار دیں۔۔ فارس کیا اسکی بات پر باقی دونوں بھی حیران ہوئے

کیوں میں گھر چھوڑ دوں گا۔۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔! فارس نے اسے گھر چھوڑنے کو کہا..
جی نہیں آپ مجھے اُتار دیں مجھے کسی نے پک کرنا ہے کسی سے ملنا ہے مجھے اسی لیے بول رہی
ہوں۔۔ زار نے بڑے نارمل لہجے میں کہا..

اچھا...! فارس نے پرسوج انداز میں جواب دیا..

فارس نے اگلے سٹاپ پر گاڑی روکی تو زار اتر گئی حدید نے اسکی سامان نکالنے میں مدد کی ابھی
اُس نے زار کا لاسٹ بیگ اُتارا تھا کے ایک گاڑی وہاں آ کر رکی۔۔ گاڑی کی آواز پر زار نے سر اٹھا
کر دیکھا گاڑی میں سے ایک کافی ویل ڈریسڈ لڑکا باہر نکلا وہ شاید زار کا ہم عمر تھا۔۔ ہیلو اظہر کیسے ہو
یار یہ سامان رکھو گاڑی میں حدید اس کی ہیلپ کر دو پلزز۔۔ حدید جو ابھی اس لڑکے کو ہی دیکھ رہا
تھا زار کے اس طرح بولنے پر سمجھ گیا کے یہ زار کا کوئی کزن یہ فرینڈ ہے۔۔۔

اظہر میٹ ہم۔۔ حدید اور حدید یہ اظہر میرا کزن۔۔ زار نے دونوں کا تعارف کروایا۔۔۔

ہیلو! زار سے آپکے بارے میں بہت سنا ہے۔۔ اظہر نے حدید کی طرف ہاتھ بڑھایا

ہیلو! لیکن زارا نے کبھی آپکا ذکر بھی نہیں کیا۔۔۔ حدید کو پتہ نہیں کیوں یہ لڑکا اچھا نہیں لگا تھا سامان رکھوانے کے بعد زارا نے حدید سے رخصت چاہی اور اظہر نے اسکے لیے فرنٹ ڈور کھولا۔۔۔ زارا اسکو سائل پاس کر کے بیٹھ گئی تو حدید اپنی گاڑی کی جانب آیا اور بیٹھ گیا۔۔۔

یہ کون تھا۔ فارس جو اتنی دیر سے یہ سب دیکھ رہا تھا اب اُسے حدید سے اتنے ساتھ پوچھا

کزن ہے اُسکا مجھے تو کچھ گڑ بڑ لگ رہی ہے یار وہ تو زارا کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا رہا تھا کہیں زارا اس سے تو شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ حدید نے اپنی طرف سے اندازہ لگایا

ہم۔۔! کزن ہے! فارس نے بس اتنا کہا اور ایک نظر گاڑی کو دیکھا جو اب سٹارٹ ہو چکی تھی پھر گاڑی سٹارٹ کر دی

فارس شاید ایسا کچھ نہیں ہو تم زیادہ سیریس نہ ہو میں زارا سے پتہ کرتی ہمیں اسکا یار ٹینشن نہ لو۔۔۔ زری نے فارس کو ہائپر ہوتے دیکھ اُسے ٹھنڈا کرنا چاہا۔۔۔

اچھا فارس تو ہمیں گھر چھوڑ دے۔۔۔ حدید نے اسکو آرام سے کہا

انکو گھر ڈراپ کرنے کے بعد فارس سیدھا ضرار کی طرف گیا اور اُسے سارے معاملے سے آگاہ

کیا۔۔

یار کیا پتہ ایسے ہی لینے آگیا ہو تو زیادہ ہی ٹینشن لے رہا ہے۔۔ ضرار نے اسکی بات کو زیادہ سیریس

نہ لیا

فارس وہاں کچھ دیر رکنے کے بعد گھر چلا گیا گھر جا کر اُس نے ماثرہ شاہ سے اسپیشل کھانے کی فرمائش

کی۔۔۔

کھانے پر بھی فارس بچھا بچھا سا تھا جسے ماثرہ شاہ نے محسوس بھی کیا

ہذا م شاہ کسی کام سے شہر سے باہر گئے تھے۔۔

فارس کیا بات ہے کچھ پریشان لگ رہے ہو؟ ماثرہ شاہ نے اُسے خاموش دیکھ کر پوچھا

ماما ایک بات بتائیں زہرا اس رشتے سے رضامند ہے۔۔ فارس نے اُسے زارا کے بارے میں پوچھا

واہ نام بابا نے بتایا ہے تمہیں کیا تمہیں تو پہلے نام بھی نہیں پتہ تھا اور ہاں وہ رضامند ہے۔۔ ماثرہ شاہ

نے اُسے چھیڑا

مماوہ آپ کو کیسی لگتی ہے۔۔ فارس نے ایک اور سوال کیا

بیٹاجی مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ آپ اُسے پہلے سے جانتے تھے مجھے پچھلی بار بھی لگا تھا جب آپ اچانک شادی کے لیے راضی ہو گئے تھے مگر آپ کے بابا کے سامنے میں کچھ نہیں بولی۔۔ ماثرہ شاہ کی بات پر فارس کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کیا اور پھر اُسے شروع سے لے کر آخر تک جتنی بات تھی ساری ماثرہ شاہ کو بتادی۔۔۔

ہمم! یہ شاہین میں کاموں میں پڑ گئے ہیں فلائٹ لیفٹیننٹ صاحب؟ ماثرہ شاہ نے فارس کے سر پر چت لگائی

مما اپنے اسے دیکھا ہے۔۔ فارس نے ان سے ایک اور سوال کیا

ہاں دیکھا ہے اچھی بچی ہے مشاء اللہ! ماثرہ شاہ نے زہرا کی تعریف کی

ہمم..! ایسا لگتا ہے آپ اچھی ساس بننے والی ہیں۔؟ اس بار فارس نے ماثرہ شاہ کو چھیڑا

ہمم دیکھوں گی میں بعد میں۔۔ ماثرہ شاہ نے ایک ائی برواچکا کر کہا

فارس کی اُنکے اس طرح کرنے پر ہنسی چھوٹ گئی اور پھر دونوں ماں بیٹا ہنسنے لگے۔۔۔

فارس نے کافی دیر بعد ایسے مائرہ شاہ سے لمبی بات کی تھی

ورنہ ہر بار وہ اتنی جلدی میں ہوتا کہ اُن کو زیادہ وقت نہیں دے پاتا۔۔۔۔۔

دوسری طرف زری اب تک زہرا کے گھر پہنچ چکی تھی اور اب مشی کا انتظار تھا۔۔۔۔۔ زارا نے مشی

اور زری کی مہمانی سے بات کر لی تھی کہ وہ دونوں شادی کا پورا ہفتہ زہرا کے گھر رہیں گی جس پر وہ

مان بھی گئی تھیں۔۔۔۔۔

مشی کے آتے ہی وہ تینوں زارا کے روم میں چلی گئیں۔۔۔۔۔ زارا یار بات سنو کچھ بتاؤ گی کیا کرنا ہے

تم نے۔۔۔۔۔ زری نے اس سے اس دن کی بات کے بارے میں پوچھا

کیا کرنا ہی کیوں کرنا ہے۔۔۔۔۔ مشی بیچ میں بولی

یار بتاتی ہوں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔ زارا نے اُسے ابھی چپ کروایا۔۔۔۔۔

زری نے اُسے زارا کی کی ہوئی ساری بات بتائی تو مشی کو بھی جاننے کا اشتیاق ہوا۔۔۔۔۔

یار میں بابا کو اس شادی سے منع کر دوں گی میں اس ایک دن میں بابا کو کانفیڈینس میں لے چکی

ہوں اب میں کل یا پرسوں بابا کو انکار کر دوں گی اور کہ دوں ہی کے مجھے اپنی پسند سے شادی کرنی

ہے۔۔۔ زارا کا پلان سن کر جہاں مثنیٰ نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی وہاں زری کو ٹینشن سے سر درد شروع ہو گیا اب وہ یہ سب فارس کو کیسے بتاتی۔۔۔۔۔

زارا ایسے صحیح نہیں ہے انکل کو دکھ ہو گا کچھ خیال کرو انکا۔۔۔ زری نے اُسے روکنا چاہا

لو کیوں جب اسکے بابا نے کہا ہے کہ جو وہ چاہے گی وہ ہو گا تو وہ کیوں نہ اپنی مرضی سے شادی کرے۔۔۔ مثنیٰ نے زری کی بات کی مخالفت کی

لیکن یار یہ غلط ہے تم کیا ڈوورس لو گی۔۔۔ زری نے اسکو ایک اہم پہلو دکھایا

اس سے مجھے کوئی مسئلہ نی ہے کیوں کہ جس سے میں نے شادی کرنی ہے اسے اس سب سے کوئی

مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ زارا نے سخت لہجے میں جواب دیا اُسے زری کی مخالفت ایک آنکھ نہ بھائی

تھی۔۔۔

اچھا میں ذرا اتنی ہوں یار ماما کو کال کرنی ہے۔۔۔ زری یہ کہہ کر ٹیرس میں آگئی۔۔۔ تاکہ بات کر

سکے۔۔

اُس نے فوراً سے پہلے فارس کو کال ملائی مگر نمبر بند

تھا اسکے بعد اُس نے ضرار کا نمبر ملا یا وہ بھی بزی آرہا تھا آخر اُس نے جدید کا نمبر ملا یا تو چوتھی بیل پر اٹھا

لیا گیا

Page | 271

کہاں مرے ہوئے ہو سارے کے ساری ہیں کب سے کال کر رہی ہیں ایک کہ فون بند ہے

دوسرے کا بزی حد ہے۔۔۔ زری حدید کے فون اٹھاتے ساتھ ہی برس پڑی

کیا مسئلہ ہے ڈائن کہیں کی۔۔ حدید نے بھی حساب برابر کیا

فارس کو فون دو۔۔ زری سیدھا فارس کو بتانا چاہتی تھی

کیوں جو بات کرنی ہے میرے سامنے کرو۔۔ حدید میں بھائیوں والی روح آگئی تھی

اویار لاؤڈ سپیکر پر لگا لو جلدی کرو زیادہ ٹائم نہیں ہے۔۔۔ اسکے کہنے پر حدید نے فون لاؤڈ سپیکر پر

لگایا

ہاں زری بولو۔۔ فارس نے اس سے پوچھا

فارس زارا کل انکل کو شادی سے انکار کے دے گی کل یا پرسوں وہ کہہ رہی ہے وہ تم سے یعنی اس

لڑکے سے جسے وہ اپنا ہسبنڈ سمجھتی ہے طلاق لے لے گی۔۔۔ زری نے اُسے ساری بات بتائی

اتاہوں دو تین گھنٹوں تک۔۔۔ حدید کہہ کر ضرار کی گاڑی کی چابی کے کر نکل گیا

حدید وہاں سے سیدھا زار کی طرف آیا وہاں پے کچھ ارا نمجنٹ دیکھنی تھی اُسے وہ کرنے کے بعد

ابھی وہ ارادہ ہی کر رہا تھا کچن میں جانے کا تک کچھ کھاپی سکے

ابھی وہ کچن نے داخل ہوا تھا کے سامنے اُسے زار اکام کرتی ہوئی نظر آئی اسکی حدید کی طرف پشت تھی۔۔۔

زار ایار تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟ حدید نے اس سے پوچھا

اور حورب جو اپنے اور زہرا کے لیے اسکے کہنے پر کافی بنانے آئی تھی حدید کے اس طرح بولنے پر اُس نے مڑ کر اُسے دیکھا جو اُسے زارا سمجھ رہا تھا۔۔۔

اُسوری مجھے لگا زہرا آئی ایم سو سوری۔۔۔! حدید نے معزرت کی اُسے سچ میں زہرا لگی تھی

ہیلو! میرا نام زہرا نہیں حورب ہے اور ہاں جب میں نے آپ کا سوری اکیسپٹ ہی نہیں کیا تو آپ

کدھر کھسک رہے ہیں۔۔۔۔۔ حدید جو باہر جا رہا تھا اسکی بات سن کر رکا۔۔۔۔۔

اُسے یہ لڑکی پہلی نظر پڑنے پر بہت معصوم لگی تھی مگر اب اسکے بولنے پر پتہ لگا کہ یہ تو پٹاخہ تھی۔۔۔۔۔

ہمم! تو آپ نے کیوں نہیں کیا سوری اکیسپٹ؟ حدید نے اس سے پوچھا

میری مرضی۔۔ حورب نے کہہ کر کافی کپوں میں ڈالی

مجھے بھی مل سکتی ہے پلز

I'm so tired

حدید نے کافی کے لیے ریکویسٹ کی۔۔۔

حورب نے آنکھیں گھما کر اُسے دیکھا پھر اپنا کپ حدید کی طرف بڑھا دیا باقی کافی اور دوسرا کپ

تیار کرنے لگی۔۔۔

ابھی وہ کافی کپ میں ڈال ہی رہی تھی کہ زارا آگئی

اُو کیا چل رہا ہے یہاں مجھے کوئی بتائے گا۔۔۔ زارا نے حدید کی کمر میں پیچ کیا وہ جو اپنے دہان کھڑا

تھا فوراً سیدھا ہوا۔۔

اُوچلو میں بات کرتی ہوں مگر پہلے اسے مناؤ بہت تیز ہے ایسے نہی مانے گی محنت مشقت کرنی
پڑے گی۔۔۔ زار نے اُسے موجودہ حالات سے آگاہ کیا

ہاں کوئی نہی اتنا گڈ لوکنگ ہوں اور کی چاہیے بیروزگار نہیں ہوں کماتا ہوں اور ہاں کمانے سے یاد
آیا زار اضرار کی الاکھ سیلری پر جو ب لگ گئی ہے۔۔۔ حدید نے اُسے اضرار کی جو ب کے بارے
میں بتایا

اُو سو گڈ۔۔۔ زار ا کوسن کر خوشی ہوئی

اچھا اب میں چلتا ہوں اضرار کی دو تین کا لزاہ چکی ہیں۔۔۔ حدید کہتے ساتھ اٹھا اور مین ڈور کی
جانب چل دیا۔۔۔۔۔ زار کی نظروں میں دوڑ تک اس کا پیچھا کیا

ہمم! تو اب ان جناب کا معاملہ سیٹ کرنا ہے۔۔۔ اپنا کچھ ہونہ ہو۔۔۔۔۔ زار اکہہ کر دونوں کپ
لے کے اندر چلی گئی باہر ٹھنڈ بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

صبح اٹھ کر ناشتا کرنے کے بعد زری مشی زارا اور حورب اوپر چلی گئیں آج زارا کی مایو تھی اس کے لیے انہیں تیاری کرنی تھی...

مشی اور زری صوفہ پر بیٹھیں تھیں جبکہ زارا اور حورب بیڈ پر بیٹھی تھیں۔۔

حورب بات سنو آپ نیچے آنٹی کے پاس جاؤ اور ان کے ساتھ کچھ کام دیکھو اسکو ہم دیکھتے ہیں۔۔۔ زری نے اسے نیچے بھیجا کیوں کے اُسے زارا سے اس معاملے پر لمبی بات کرنی تھی اچھا ٹھیک ہے بس آپ کی یہ بیک سائڈ سے تھوڑے سے بال رہ گئے ہیں یہ کر دیجئے گا۔۔ حورب جو زارا کے بال سٹریٹ کر رہی تھی اپنا کام زری کو کہ کر خود نیچے چلی گئی اسکے جاتے ہی زری نے روم کا ڈور بند کیا اور دونوں زارا کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئیں

زارا مجھے ایک بات بتاؤ تم اگر آپ اس ہسبنڈ سے ڈورس لوگی تو بعد میں کس سے شادی کرو گی۔۔۔ زری نے بات شروع کی

یار ظاہر ہے فارس سے اُس نے مجھے کہا تھا کہ اگر میں ڈیورس لے لوں تو وہ مجھ سے شادی کرے گا اور اُس نے کہا تھا وہ میرا انتظار کرے گا۔۔۔ زارا نے زری کو اپنے ارادے کا بتایا

اچھا اور اگر اب فارس منع کر دے تو۔۔ اُس نے تو اپنے بابا کو شادی کے لیے ہاں کر دی ہے تو اب
۔۔۔۔ زری بس کسی طرح اسکو اس فیصلے سے ہٹانا چاہتی تھی

زری فارس نے مجھے خود کہا تھا کہ وہ اس لڑکی کو چھوڑ دے گا اگر میں راضی ہو جاؤں تو وہ اب بھی
چھوڑ دے گا۔۔۔۔۔ زرار نے اُسے مسئلے کا حل بتایا

یار مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا تم اس کی سائنڈ لینے کے بجائے اس گناہ آدمی کی سائنڈ کیوں لے رہی
ہو۔۔۔۔۔ مٹی کو اُسکا اس بات کے خلاف جانا کچھ سمجھ نہ آیا

وہ تینوں تو ہمیشہ ایک دوسری کی خوشی کے لیے کچھ بھی کرتی تھیں ہر کام میں ایک دوسرے کا
ساتھ دیتی تھیں تو اب زری کو کیا مسئلہ تھا جب زرار خوش تھی

نہی میں کیوں لینے لگی اسکی سائنڈ میں تو بس انکل آنٹی کا سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔ زری نے فوراً بات
سنجالی

مما بابا کانے نے سوچ لیا ہے تم مت سوچو زری انہیں میرے فیصلے سے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا تم دیکھنا
وہ دونوں مجھے سمجھتے ہیں۔۔۔۔۔ زرار نے اُسے اس حوالے سے تسلی دی

اچھا ٹھیک ہے تم دونوں بیٹھو میں ذرا حورب کو دیکھ لوں۔۔۔ زری اُن دونوں کو کہہ کر خود نیچے اہ

گئی

اب اُسے فارس کو فون کرنا تھا۔۔۔ اُس نے کال ملائی اور فارس وہ تو پہلے ہی کال کے انتظار میں بیٹھے

تھا اُس نے پہلی بیل پر فون اٹھالیا

ہاں بولوزری کچھ پتہ چلا۔۔۔ فارس نے فون اٹھاتے ساتھ سوال کیا

ہاں اُسکا ارادہ تم سے شادی کرنے کا ہے اُس نے کہا ہے کہ تم نے اس سے کہا تھا کہ تم اُسکا انتظار کرو

گے۔۔۔۔۔ زری نے آہستہ آواز میں بتایا

ہاں میں نے اس سے یہ کہا تھا۔۔۔ فارس نے اسے بتایا

تو کیا ضرورت تھی تمہیں شارخ بننے کی ہاں انتظار کروں گا۔۔۔ زری نے غصے میں بولا اور آخر

میں اسکی نقل اتاری

یا رتب مجھے نہیں پتہ تھا نہ اسی لیے بولا تھا کہ شاید اُسکا ارادہ بدل جائے۔۔۔ فارس نے اپنی بات کی

وضاحت دی

آپی آپ یہ بتائیں لڑکا کیا کرتا ہے کیسا دکھتا ہے۔۔۔۔۔ حورب نے زارا سے پوچھا
دیکھو ہے تو وہ ایروناٹیکل انجینئر اور دیکھا تم نے ہوا ہے۔۔۔۔۔ زارا نے بھی کچھ نہ چھپایا
سچی مطلب آرمی میں ہے اوواؤ۔۔۔۔۔ اور میں نے کب دیکھا ہے۔۔۔۔۔ حورب نے زارا سے
پوچھا۔۔۔۔۔

کل رات کو۔۔۔۔۔! زارا نے بس اتنا ہی کہا اگے وہ سمجھ گئی
اچھا اچھا وہ ہاں ہینڈ سم ہے بات کرنے کی بھی تمیز ہے۔۔۔۔۔ صحیح ہے اگر وہ کچھ کہے گا تو میں اُسے
جواب دے دوں گی۔۔۔۔۔ حورب نے بڑے نارمل سٹائل میں کہا
اور زری اور مشی تو دونوں بس انکی باتیں سن رہی تھیں مطلب اتنی بولڈنس حد ہے۔۔۔۔۔
اوائے یہ کس کی بات کر رہی ہے۔۔۔۔۔ زری نے مشی سے پوچھا
پاگل حد ہے یا قسم سے دماغ ہے کے نہیں صاف پتہ لگ رہا ہے حدید کی بات کر رہی
ہے۔۔۔۔۔ مشی نے اسکے سر پر چت لگائی

ہیں پاگل ہے یہ مجھ سے پوچھے بغیر۔۔۔۔۔ زری کو تو شوک لگ گیا تھا۔۔۔۔۔

تو شادی حدید نے کرنی ہے تو نے نہی فضول میں اسکے معاملے نے نہ بول زارا حدید کے کہنے پر ہی
بات کر رہی ہوگی۔۔۔ مشی نے اُسے چپ کروایا

اور وہ چپ ہو بھی گئی۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے میں اُسے کہہ دوں گی وہ تم سے خود بات کر لے گا آگے تم دونوں کا مسئلہ ہے
یار۔۔۔۔۔ زارا نے اب بات حدید پر چھوڑ دی تھی اس سے زیادہ اب وہ اور کیا کر سکتی
تھی۔۔۔۔۔

شام میں اُسے مایو بیٹھا دیا گیارات میں وہ لوگ وہاں سے فارغ ہوئے تو زارا آبان صاحب کے
ساتھ اُنکے روم میں چلی گئی اور زری اور مشی کو اوپر جانے کا کہا زری نے اُسے روکا مگر اس نے
زری کی ایک نہ سنی۔۔۔۔۔

مشی تو آرام سے اہ کے لیٹ گی جبکہ زری مسلسل کمرے کے چکر کاٹ رہی تھیں۔۔۔۔

زری کو تو ابھی تک یہ بھی نہ پتہ تھا کہ مشی کو سب کچھ پتہ ہے فارس نے زیادہ ذکر نہ کیا تھا اس
بات کا۔۔۔۔۔

تقریباً پونے گھنٹے بعد زارا روم میں داخل ہوئی اور دو بٹہ اُتار کر بیڈ پر اچھا لیا۔۔۔

مشی جو لیٹی ہوئی تھی فوراً اٹھ بیٹھی۔۔ کیا بنا انکل مان گئے تو نے فارس کا بتا دیا۔۔۔ مشی نے زارا

سے پوچھا

ہاں بابا مان گئے کہہ رہے تھے کل بات کریں گے ان سے اور طلاق کا رینج کریں گے۔۔۔۔۔ زارا

نے اُسے خوش خبری سنائی۔۔۔۔۔

او او زارا۔۔۔۔۔ مشی اٹھ کر اسکے گلے لگی

اور زری وہ تو اپنی جگہ سے بھی نہ ہلی تھی۔۔۔۔۔

زری ٹینشن نہ لے اب سب کچھ صحیح ہو گا بابا خوشی خوشی مان گئے ہیں۔۔ میں نے کہا تھا نہ وہ کچھ

نہی کہیں گے۔۔۔۔۔ زارا نے زری کو پریشان دیکھ کر اُسے تسلی دی۔۔۔۔۔

شام میں زری کچھ دیر کے لیے گھر کا کہہ کر چلی گئی اور سیدھا فارس کی طرف گئی اُس نے فارس کو

موجودہ صورتِ حال سے آگاہ کیا اب تو فارس بھی بہت پریشان ہو گیا تھا اگر زارا کے بابا اسکے بابا

سے بات کر لیتے تو تو وہ ضرور مان جاتے۔۔۔۔۔

یار میں اُسے بتانے لگی ہوں۔۔! بس بہت ہو گیا سر پر اتر والا تماشا میں ابھی بتاتی ہوں

اُسے۔۔۔ زری نے فوراً فون نکالا

یار ایسے نہیں یہ نہ ہو اُسے غصہ اہ جائے اور وہ ویسے ہی انکار کر دے شادی سے۔۔۔۔۔ ضرار نے

اُسے روکا ایسے اچانک فون پر بتانا غلط تھا۔۔۔

فارس تو اس سے مل لے یار اُسے مل کر سب بتا دے کیوں کے اب بات خراب ہو رہی ہے اگر اُسے انکل سے بات کر لی ہے تو انکل کسی بھی وقت تیرے بابا کو فون کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ ضرار نے

فارس کو مشورہ دیا

ہاں یار ایسے ہی کرنا پڑے گا کیونکہ یہ نہ ہو سر پر اتر کے چکروں میں میرا دیوالیہ نکل

جائے۔۔۔۔۔ فارس نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی

پھر کرا اُسے کال جلدی کر یہ لے تیرا فون۔۔۔۔۔ ضرار نے اُسے فون پکڑا یا جو اسکے پاس ہی رکھا

تھا۔۔

فارس نے فون ملا کر لاؤڈ اسپیکر پر ڈال دیا

ہیلو فارس بابا مان گئے ہیں میں ڈیورس لے کر آپ کو بتا دوں گی آپ بھی شادی سے انکار کے

دیں۔۔۔۔۔ زار نے پہلی بات ہی اس سے یہ کی

زار مجھے ملنا ہے۔۔۔ فارس نے اسکی بات کو نظر انداز کیا

اچھا کل ملتے ہیں لیکن صبح میں کیوں کے شام میں ماما باہر نہیں جانے دیں گی۔۔۔۔۔ زار نے اُسے

اپنی مجبوری بتائی

ہاں ٹھیک ہے کال صبح ۹ بجے وہی ریستورانٹ جہاں لاسٹ ٹائم اکھٹے ہوئے تھے۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے اللہ حافظ۔۔۔ زار نے حامی بھر کر فون رکھ دیا

اب فارس کو صبح سب کچھ صحیح کرنا تھا سب کچھ اب بس یہ دعا تھی کے صبح تک زار کے بابا کی کال

نہ آئے بس ورنہ بہت کچھ بگڑ سکتا تھا۔۔۔۔۔

زار کو بھی صبح کا انتظار تھا۔۔۔۔۔

زار نے تھوڑی دیر بعد حدید کو فون کیا وہ جو حادثہ کے ساتھ باہر گیا تھا کسی کام سے اُسے سائڈ پر

ہو کر فون اٹھایا

ہاں بولو زارا۔۔۔ حدید نے سیدھا اس سے بات کا پوچھا وہ اس وقت مصروف تھا۔۔

تمہارا کام ہو گیا ہے میں نے کر دیا ہے آگے تمہیں خود کرنا ہے۔۔۔۔۔ زارا بھی سیدھا پوائنٹ پر

آئی۔۔۔

کیا مطلب کونسا کام۔۔۔۔۔ حدید کو سمجھ نہ آئی

یار حورب والا اس سے بات کر لی ہے میں نے اس نے کہا ہے اب جب تم اس سے بات کرو گے تو

وہ تمہیں جواب دے دے گی۔۔۔۔۔ زارا نے اُسے ساری بات بتائی

اچھا ایک بات بتاؤ میں تو بات کر لوں گا لیکن کیا خیال ہے جواب کیا ائے گا۔۔۔۔۔ حدید نے زارا

سے پوچھا

مجھے لگتا ہے ۹۰ پر سنٹ مان جائے گی کوئی نہیں تیرا کام سیٹ ہے زیادہ نخرے کرنے والی ہے مگر

بات سیدھی کرتی ہے تجھے جواب بھی سیدھا ہی دے گی۔۔۔۔۔ فکر نہ کرو۔۔۔۔۔ زارا نے اُسے

تسلی کروائی۔۔۔۔۔

ہم۔۔! تھینکس۔۔۔۔ میرا کام کرنے کے لیے آگے میں سنبھال لوں گا۔۔۔۔ حدید نے اُسکا

شکریہ ادا کیا

Hm.....Best of luck !

زارا نے اُسکا حوصلہ بڑھایا۔۔۔

Hmm... Thanks again Now I have to go....

حدید کو ابھی کافی کام تھے اسی لیے اُس نے فون بند کرنا چاہا۔۔۔۔

او کے اللہ حافظ۔۔۔ زارا نے کہہ کر فون رکھ دیا

صبح ناشتے کے بعد زری تو شفق خاتون کے ساتھ اُنکے کہنے پر کچھ چیزیں لینے کے لیے چلی گی زارا نے شفق خاتون سے جانے کی اجازت تو کے لئے تھی مگر انکی شرط تھی کہ مٹی ساتھ جائے گی۔۔۔ ایسے زارا کو اکیلے بھیجنا انہیں مناسب نہ لگا ویسے وہ کچھ نہیں کہتی تھیں مگر ابھی وہ مایو کی دلہن

تھی اور اُسے چینج کرنے کی اجازت بھی نہ ملی اُسے اُسے ڈریس میں جانا تھا

مجبوری تھی زیادہ نہ سمارٹ بننے کی ضرورت نہیں ہے کیا بات کرنی ہے جلدی کرو لوگ مجھے بہت

زیادہ گھور رہے ہیں۔۔۔ زار نے آخر پر رو ہانسی ہو کر کہا

اور سچ میں لوگ اس کو عجیب نظروں سے گھور رہے تھے

ہاں اور تک اسکو کیوں ساتھ لائی ہو۔۔۔ فارس نے مشی کی طرف انگلی سے اشارہ کیا

کیوں تمہیں مسئلہ ہے اگر میں نہ اتنی نہ تو یہ بھی نہ اتنی میری وجہ سے اجازت ملی ہے اسے۔۔۔ مشی

نے اُسے باور کروانا لازمی سمجھا

اچھا یار تم تو سیریس ہی ہو گئی ہو۔۔۔ فارس نے اُسے بگڑتے دیکھ بات سنبھالی

یار آپ بولو ہم نے جلدی گھر جانا ہے۔۔۔ زار کو ٹائم کی ٹینشن تھی

زار آپ شادی سے کیوں انکار کر رہی ہو۔۔۔؟ فارس نے احتیاطاً سوال کیا

کیوں کے اپنے مجھے کہا تھا کہ اگر میں انکار کر دوں تو آپ مجھ سے شادی کر لیں گے۔۔۔ زار نے

بھی سیدھا جواب دیا

زارا یار جس سے آپکی شادی ہو رہی ہے اور نکاح ہوا ہے وہ میں ہوں یار میں نے آپ کو اس لیے
نہی بتایا تھا کیوں کے میں آپکو سر پر انزدینا چاہتا تھا۔۔۔۔ اور پھر فارس نے اُسے ساری بات بتائی
شروع سے لے کر آخر تک سب کچھ اور مشی تو پتہ نہیں کس طرح اپنی ہنسی روک کر بیٹھی تھی
ورنہ اُسکا دل کر رہا تھا کے زمین پر لیٹ کر ہنسنا شروع کر دے۔۔۔۔

فارس نے اپنی بات ختم کر کے سر اٹھایا تو زارا بالکل سیریس تھی مشی نے اپنے جذبات کنٹرول
کیے۔۔۔

تو اب میں کیا کروں فارس۔۔۔ زارانے اس سے آگے کا پوچھا

زارا میں نے انے سے پہلے بابا کی بات سنی ہے انہیں آبان انکل کا فون آیا ہے اور انہوں میں کہا ہی
یہ زارا کی خواہش ہے تو بابا بھی مان گئے۔۔۔۔ بابانے کہا تھا جو زہرا چاہے گی وہی ہو گا۔۔۔ فارس
نے اُسے پریشانی کے عالم میں بتایا

اچھا۔۔۔۔۔ زارانے پرسوج انداز میں بولا

تو اب۔۔۔۔۔ زارانے ایک اور سوال کیا

یار اپنے بابا کو کہو کے تمہیں یہ شادی کرنی ہے اور وہ بابا کو کہیں کے تمہیں ڈورس نہی چاہیے۔۔۔ ورنہ کام بوہت بگڑ جائے گا۔۔۔ فارس نے اُسے بتایا کہ کیا کرنا ہے

میں نے بابا سے کیا کہا ہے فارس۔۔۔ زارانے اس سے ایک اور سوال کیا

یہی کے تمہیں مجھے سے شادی نہی کرنی۔۔۔ فارس کو فت کا شکار ہوا وہ اس سے اس طرح کے سوال کیوں کر رہی تھی

آپ کو کس نے کہا کہ میں نے بابا سے یہ کہا ہے۔۔۔ زارانے معصوم شکل بنا کر کہا

زری نے اس نے بتایا ہے مجھے کے تم نے آبان انکل سے بات کی ہے اور ابھی سن کے بھی آرہا ہوں۔۔۔ فارس نے اُسے بتایا

فارس زری کو کیسے پتہ کے میں نے بابا سے کیا بات کی ہے۔۔۔۔۔ زارانے فارس سے پوچھا

کیا مطلب کیسی باتیں کر رہی ہو زارا۔۔۔۔۔ فارس کا یہ کہنا تھا کہ مشی کی برداشت ختم ہو گئی اور وہ ہنسنے لگی

فارس تو اسکو دیکھ کر حیران رہ گیا اتنی سیریس بات پر وہ کیسے ہنس سکتی تھی

Okay okay sorry continue please...!

مشی نے معذرت چاہی کیوں کے وہ دونوں ہی اُسے گھور رہے تھے۔۔

Page | 294

زری نے خود تو نہی سنا نہ۔۔۔ زار نے فارس کو بتایا

مگر اُس نے کہہ کے تم نے یہ کہا ہے۔۔۔ فارس اب الجھ رہا تھا

ہاں تو میں اُسے وہی بتاؤں گی نہ ہو مجھے آپ کو بتانا ہو گا۔۔۔۔۔ زار نے شاطر مسکراہٹ کے ساتھ کہا

فارس کو ابھی بھی کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔۔ کیا مطلب زار اصراف بات کرو یا۔۔۔

جب آپ میرے پاس اپنا ایک جاسوس بٹھائیں گے تو ہم جاسوس کے ذریعے وہی خبر آپ تک

پہنچائیں گے جو ہم پہنچانا چاہیں گے کیوں مشی۔۔۔۔۔ زار نے مشی کو مخاطب کیا

مسٹر فارس میں نے کہا تھا آپ سے یہ تماشا جلدی ختم کرو نہی تو میں سب کچھ کھول دوں گی آپ

نے میری بات پر عمل نہیں کیا۔۔۔ مشی نے کھندھے اُچکائے

مطلب ایسا کچھ نہیں ہے تم نے شادی سے انکار نہیں کیا اور شادی اب ویسے ہی ہوگی جیسے پہلے ہونی تھی۔۔۔۔ تو وہ اظہر کون تھا جو تمہیں لینے آیا تھا۔۔۔۔ فارس نے اس سے اظہر کے بارے میں

پوچھا

میرے ماموں کا بیٹا ہے انگلج ہے وہ اور ہاں اسکو تو مشی کے کہنے پر بلایا تھا چیک کرنا تھا آپ جیلس ہوتے ہو یا نہیں مگر آپ کا تو مجھے نہیں پتہ حدید ضرور جیلس ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

آپ کا تو مجھے زری کے ذریعے پتہ چلا جب اُس نے مجھ سے اظہر کا پوچھا۔۔۔

اچھا۔۔۔۔ مطلب سب سیٹ ہے کوئی ایشو نہیں ہو اتھینک گوڈ۔۔۔۔۔ فارس نے خدا کا شکر ادا کیا۔۔۔

تو تم کتنی ڈرامے باز ہونہ رات سے میری جان سولی پر لٹکی ہوئی ہے تمہاری وجہ سے۔۔۔۔۔ فارس کو

اچانک اس کے اوپر غصہ آیا وہ کتنا ڈر گیا تھا اتنے سے ٹائم میں

اچھا جو اپنے جناب مجھے تین ہفتوں سے ٹینشن دی ہوئی تھی اُس کا کیا۔۔۔۔۔ زار نے بھی اسکی کلاس لی

اور مشی تم کتنی تیز ہونہ تمہارے منہ میں بات نہی رہی نہ مزا اتا اگر اسے سر پر اتر ملتا۔۔ فارس کو اپنا پلان خراب ہونے کہا دکھ ہوا۔۔

ہاں تو کوئی اس کا دوست بھی تو تھا نہ اُن سب نے تو تمہارا ساتھ دیا ایک بات بتاتی چلوں حدید کو بھی پتہ تھا کہ ہم ڈراما کر رہے ہیں وہ بہنوں کا ساتھ دینے والا لڑکا ہے اوین نہی اسکی بات سیٹ کی زار نے کیوں زارا۔۔ مشی نے آخر میں زارا سے پوچھا

جی بلکل اب ہم چلتے ہیں اپ اپنے شریکوں کو کا کر بتائیں کے آپ اُلو بن چکے ہیں۔۔۔ زارا نے اُسے ٹھینگا دکھایا

Yes..! You were trapped 😊😊

مشی نے فارس کا گال کھینچا

اسکے بعد وہ دونوں گھر کے لیے نکل گئیں۔۔۔۔۔

ابھی وہ راستے میں ہی تھیں کے ڈرائیور نے بتایا کہ گاڑی خراب ہو گئی ہے اور اُنہیں ٹیکسی لینا پڑے گی۔۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں ٹیکسی کی تلاش میں تھیں کے ایک گاڑی اُنکے سامنے آکر رکھی گاڑی کا مرنے

ہوا تو پتہ چلا اس میں ضرار اور حدید تھے

کیا ہوا یہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔ حدید نے زارا سے پوچھا

یار گاڑی خراب ہے۔۔۔ زارا نے مسئلہ بتایا

اچھا آ جاؤ ہم چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔ حدید نے آفر کروائی اور زارا نے قبول بھی کر لی

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھیں تو ضرار نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

ابھی وہ کچھ دور ہی گئے تھے کے گاڑی رک گئی

ضرار اور حدید نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔

اسے کیا ہوا۔۔۔ زارا نے حدید سے پوچھا

کچھ نہیں ابھی چل جاتی ہے۔۔۔ حدید نے اُسے تسلی دی

اچانک گاڑی سٹارٹ ہو گئی پھر تھوڑی دیر بعد رک گئی۔۔۔۔

یہی تماشے کر رہی تھی گاڑی۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Ik Sitra Kehkashan Ho Giya | By Bisma Khan (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

وہ دونوں اس وقت اپنی لینڈ کروزر کو دیکھ رہے تھے یا شاید گھور رہے تھے جس نے ان کو ذلیل کرانے میں کوی کسرنا چھوڑی تھی 😊😊 اور وہ ان دونوں کو اب وہ ان سے لفٹ لے کے صحیحی مانوں میں پختار ہی تھی

اپ اس کو لے کر ہی کیوں گھوم رہے ہیں اگر یہ چلتی نہیں 😞 😞 مشی کا بس نہیں چل رہا تھا کے ان دونوں کا سر قلم کر دے ایک تو پہلے ہی وہ لیٹ تھی اب اور باتیں سننی پڑنی تھیں کیوں کے زارا میڈم تو دلہن تھیں انہیں کسی نے کیا کہنا تھا شامت تو مشی کی انی تھی۔۔۔

اُوہیلو چلانی اتی ہے بہت اچھی چلاتا ہوں۔۔۔ ضرار سے کہاں برداشت ہوئی تھی بیستی یار لڑنا بند کرو مشی اُترو آگے اُو۔۔۔ حدید نے مشی کو آگے انے کا کہا

مشی اُتر کر آگے اتی تو حدید پیچھے زارا کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

اب منظر یہ تھا کہ آگے ضرار اور مشی لڑ رہے تھے اور پیچھے حدید کا ارادہ زارا سے سچو لیشن پوچھنے کا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا بنا۔۔۔ حدید نے آہستہ آواز میں پوچھا تا کہ آواز ضرار تک نہ جائے

فل فلیٹ ہو گیا ہے بتی گم ہے اسکی میٹر خراب ہو گیا ہے الو بن گیا ہے وہ۔۔۔۔۔ زار نے اچھی خاصی کر دی تھی فارس کی

ہاہاہا۔۔۔۔۔ ہاہاہا شہاباش مزا آگیا یار میں نے بھی دیکھنا تھا۔۔۔۔۔ حدید کو سین مس ہو جانے کا دکھ ہوا

بتا تو رہی ہوں یار بڑا مزا آیا اُسے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا بیو قوفوں والی باتیں کر رہا تھا بات یہ ہے کہ پلان فٹ رہا ہے تھینکس ٹو یو اینڈ مٹی یار تم دونوں نہ ہوتے تو میں کیسے یہ سب کرتی۔۔۔۔۔ زار نے اُسکا شکریہ ادا کیا

دفع ہو جاؤ زار میں کیوں نے ہوتا میری ابھی منگنی بھی نہیں ہوئی ابھی میں نے لڑکی سیٹ کرنی ہے اور تم مجھے مرادو۔۔۔۔۔ حدید نے اسکے سر پر چت لگائی

اوہو میرا مطلب اگر تم دونوں میرا ساتھ نہ دیتے تو۔۔۔۔۔ زار نے کلیئر کی

اوائے تم دونوں چپ کرو یار میں ٹیکسی کروادیتا ہوں حدید نے آن لائن گاڑی کروا کے دی تو وہ دونوں ٹائم پر گھر پہنچیں۔۔۔۔۔

گھر پہنچ کر اُنکا سامنا زری سے اسکے کمرے میں ہوا جو مسلسل فارس کو کال کر رہی تھی۔۔۔۔ انکے انے پر اُسے فون بند کر دیا

کر لو کر کو فارس کو کچھ بتانا ہے تمہیں ہمارے سامنے ہی کر لو۔۔۔ مٹی نے اُسے تنگ کیا

زری نے اسکی بات سن کر کال ملائی اور پھر اُن دونوں میں اسکے چہرے کے تاثرات بدلتے ہوئے دیکھے فون بند کرنے کے بعد اُسے ان کی طرف ایک سائل اچھالی۔۔۔

اور پھر کیا تھا زارا اور مٹی نے اُسے پکڑ کر بیڈ پر پھینکا اور اس پر کشن برسائے لگیں

آخر پندرہ منٹ بعد جب زری کے کراہنے کی آواز آئی تو اُنہیں احساس ہو گیا کہ اب بس کرنا چاہیے۔۔۔۔

کیمینی دوست ہماری اور مدد دوسروں کی۔۔۔ مٹی نے اس کے بال کھینچے

ہاں تو اسکی بھی تو مدد کرنی تھی کسی نے۔۔۔۔۔ زری نے ابھی بھی فارس کی سائڈلی

Yah really 😡 you are so mean zarnish uzair!!

زارا نے اُسے ایک اور کشن مارا

دفع ہو جاؤ بس کرو یار اتنا تو میں نے تمہیں تنگ نہی کیا جتنا تم دونوں نے مجھے مارا ہے۔۔۔ زری نے اب کشن کو مشی کی طرف اچھالا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں اتنا تنگ نہی کیا بکو اس نہ کرو جتنا غصہ مجھے تم پے ہے نہ اتنا تو فارس پر بھی نہی ہے۔۔۔ زار نے اسکی نقل اتاری

ہاں کیسے کسی جاسوس کی طرح فارس کو جا کر کال کرتی تھی ہیں فارس یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے سب سنا ہے ہم نے ہمارے پاس بھی جاسوس تھا جسے نے تم پر نظر رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ مشی نے اُسے ایک نئی بات بتائی

کون تھا وہ جاسوس ہیں جس نے میری جاسوسی کی بتاؤ ذرا۔۔۔ زری کو جاننے کا اشتیاق ہوا ہماری ہونے والی بھابھی۔۔۔۔۔ زار نے بڑے مزے سے بتایا

وہ حورب کتنی تیز ہے وہ اسی لیے سارا وقت میرے ساتھ ساتھ تھی۔۔۔۔۔ زری کو اب پتہ لگا کے حورب کیوں اسکے اتنا ساتھ رہ رہی تھی

ہاں تو اور کیا۔۔۔۔۔ مشی نے زری کے بال ایک بات پھر کھینچے

اور اب مہشی کو ایک لگ رسید ہوئی تھی زری کی طرف سے۔۔۔۔

شام میں سب رسموں کے بعد زارا کمرے میں آئی تو سب سے پہلا کام جو اس نے کیا وہ تھا ڈریس چینج کرنا۔۔۔۔

اگلے دن مہندی تھی اسی لیے وہ سب جلدی سو گئے صبح اٹھ کر وہ لوگ ناشتے کے بعد پارلر چلے گئی۔۔۔۔

پارلر سے وہ لوگ کوئی 6 بجے واپس آئیں تھیں اور تب سے کمرے میں بیٹھی گپیں مار رہی تھیں کچھ دیر بعد انہیں پتہ لگ کے فارس وغیرہ آگئے ہیں۔۔۔۔

مگر ابھی انکا نیچے جانے کا کوئی پلان نہ تھا

بجے کے وہ لوگ ائے ہوئے تھے اب 8 بجنے کو آگئے تھے مگر ابھی بھی وہ نیچے 7 نہیں گئیں تھیں۔۔۔۔

حورب ان تینوں کو چھوڑ کر نیچے آئی تو نیچے فنکشن سٹارٹ تھا لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔۔

اسکی نظر اسٹیج پر پڑی جہاں فارس کے ساتھ حدید اور ضرار بیٹھے تھے اور تینوں کسی بات پر ہنس رہے تھے۔۔۔۔

وہ تینوں ہی شلو اور قمیض کے ساتھ گلے میں کلاڈالے ہوئے تھے اور تینوں کافی اچھے لگ رہے تھے
ویسے تو تینوں ہی ہینڈ سم تھے

ابھی حورب انہیں ہی دیکھ رہی تھی کہ حدید کی اس پر نظر پڑی۔۔۔۔
وہ فوراً وہاں کے اٹھ کر اسکی طرف آیا حورب بھی اپنی جگہ کھڑی رہی۔۔۔
ہیلو کیسی ہیں آپ۔۔۔ آپ کو ایک بات بتانی تھی۔۔۔ حدید نے اُسے مخاطب کیا
جی فرمائیں۔۔۔ حورب نے بھی سیدھی بات کی

آپ کافی بہت اچھی بناتی ہیں۔۔۔ حدید نے اسکی تعریف کی
جی مجھے پتہ ہے اور کچھ۔۔۔ اُس نے حدید کی تعریف کا کوئی نوٹس نہیں لیا
ہمم۔۔۔ اور کچھ۔۔۔ حدید نے اُسے کے الفاظ دہرائے۔۔۔

دیکھیں حدید میں نہ صاف بات کرنا پسند کرتی ہوں بات کو گھما کر کرنا میری عادت نہیں ہے اسی لیے آپ جس کام کے لیے میرے پاس آئیں ہیں وہ کریں مجھے اور بھی کام ہیں۔۔ حورب نے حدید کو شاید کوئی اشارہ دیا تھا جانتی تو وہ تھی کے اُس نے کیا بات کرنی ہے

میں بھی سیدھی بات کرنے کا عادی ہیں بس اوہ رہا تھا آپ ماسٹرنہ کر جائیں۔۔۔ حدید نے بھی اُسکا جواب دیا

بات یہ ہے کہ مجھے شادی کرنی ہے اسکے لیے مجھے ایک عدد لڑکی کی ضرورت ہے اور اس لڑکی میں مجھے جو گزرا نہیں وہ مجھے آپ میں نظر آئے ہیں تو کیا او میرا یہ پروپوزل اکسیپٹ کریں گی۔۔۔ حدید تو ایسے بول رہا تھا جیسے کسی کو اپنا مسئلہ بتا رہا ہو

آپ کو ایک بات بتاؤں۔۔۔ حورب نے اجازت مانگی

جی بتائیں۔۔۔ حدید نے بڑے سٹائل میں کہا

یہ نہایت ہی کوئی گھٹیا طریقہ تھا آپکا ایسے پروپوزل پر مجھے چاہیے آپ کو دو تین پیارے پیارے لفظوں کے ساتھ انکار کر دوں۔۔۔ مگر۔۔۔ ابھی حدید کا منہ اسکی بات سن کر اتر ہی رہا تھا کے اُس نے مگر کا اضافہ کر کے اُسے نئی اُمید دلانی

مگر۔۔۔ حدید نے اُس کا لفظ دہرایا

میں ایسا نہی کروں گی میں اکیسپٹ کر لیتی ہوں۔۔۔۔۔ حورب نے تو جیسے اس پر احسان کیا

Page | 306

سچی۔۔۔ حدید کو شاید یقین نہ آیا تھا

مچی مگر میری کچھ شرطیں ہیں وہ ماننی ہونگی آپکو پھر میں کوئی مثبت جواب دوں گی۔۔۔ حورب نے شرط رکھی

ہاں ہاں بتاؤ ساری شرطیں منظور ہیں مجھے۔۔۔ حدید نے اُسے شروع کرنے کو کہا

ہم۔۔۔! تو پہلی شرط ایک ہفتے کے اندر اندر رشتا لے آئیں۔۔۔ دوسری یہ کہ شادی بھی ایک

مہینے کے اندر اندر ہوگی کیسے مجھے نہی پتہ

تیسری میں شادی کے بعد آپکے بیس والے گھر میں رہوں گی یعنی اسلام آباد بیس کے پاس تاکہ

مجھے فائٹ جیٹ نظر اتے رہیں چوتھی یہ کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ زارا آپنی وغیرہ سارے ایک

ہی گھر میں رہتے ہیں تو شادی کے بعد میں بھی ادھر ہی رہوں جی زارا آپنی کے گھر تاکہ وہ میرے

ساتھ ہوں اور پانچویں اور آخری شرط

کو سب سے اہم ہے۔۔۔۔۔

آپ میرے ابو سے کہیں گے کہ اب مجھے تین سال سے پسند کرتے ہیں اور ان شادی کرنا چاہتے

Page | 307

ہیں۔۔۔۔۔ حورب نے اپنی بات ختم کر کے حدید کی طرف دیکھا

ویسے تو ساری شرطیں صحیح ہیں مگر آخری شرط مجھے منظور نہیں ہے میں آپ کے ابو کو یہ تو کہ دوں

گا کہ میں آپ کو پسند کرتا ہوں مگر یہ تین سال والا جھوٹ میں نہیں بولوں گا تو اس کے لیے

سوری۔۔۔۔۔ حدید نے صاف صاف بات کا جواب دیا

کیوں نہیں بولیں گے تو اور کیا کہیں گے کہ آپ نے مجھے زارا آپنی کے گھر دیکھا اور رشتا بھیج دیا اتنی

ہمت ہے۔۔۔۔۔ حورب نے حدید کو چیلنج کیا

آپ مجھے آزمانا چاہ رہی ہو؟ حدید نے اس کی بات کا مطلب بتایا

یہی سمجھ لیں۔۔۔۔۔ حورب نے بھی حامی بھری

چلیں پھر ایسے ہی لاؤں گا رشتا اور تھی کہہ کر آپ کو لے کر جاؤں گا۔۔۔ حدید نے پر عزم لہجے میں

بولو

چلیں دیکھتے ہیں۔۔۔ حورب کہہ کر جانے کے لیے مڑی کے حدید کی آواز پر رک گئی

جی۔۔۔ اُس نے بڑے سلیقے سے پوچھا

آپ تو مان گئی ہیں نہ۔۔۔۔۔ حدید نے اس سے پوچھا

جی۔۔۔ آگے سے سادہ سا جواب آیا اور وہ چل دی کے حدید نے دوبارہ آواز دی

جی۔۔۔ اُس نے دوبارہ پوچھا

جب دو لہا دلہن راضی تو کیا کرے گا قاضی۔۔۔۔۔ حدید نے کہہ کر آنکھ ماری

جس پر پہلے تو حورب کی آنکھیں پھیل گئیں مگر پھر زبان چڑھا کر چلی گئی اس بار حدید نے نہی روکا

تھا۔۔۔۔۔

اسکے بعد زارا کو مٹی اور زری نیچے لائیں اُسے فارس کے ساتھ بیٹھا دیا گیا نکاح تو پہلے ہوا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے بیٹھتے ساتھ ہی حدید اور ضرار اسکو تنگ کرنا شروع ہو گئے۔۔۔۔۔

وہاں پہنچ کر ابھی سارے باتوں میں ہی گم تھا جب حدید اندر داخل ہوا اسکے ساتھ حورب بھی تھی
حدید نے اپنے بابا سے بات کر لی تھی اب بس بروں کے درمیان بات ہونی تھی شادی کی

اوائے یہ کون ہے۔۔۔۔۔ سب سے پہلے ضرار نے پوچھا

تیری بھابھی۔۔۔۔۔ جو اب بھی حدید کی طرف سے کمال کا آیا

ہیں اتنی چھوٹی بھابھی۔۔۔۔۔ ضرار نے دوبارہ بولا

تجھے نہیں لگتا مشی بھی تجھ سے کافی چھوٹی لگتی ہے۔۔۔۔۔ حدید نے اُسے ٹونٹ کیا

ہائے سچی حدید میں اس سے کافی چھوٹی لگتی ہوں۔۔۔۔۔ مشی تو اپنی طرف سن کے خوش ہو گئی
تھی۔۔۔۔۔

زیادہ اور نہ ہو مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔۔ حدید نے ایک سیکنڈ کے اندر اندر اسکی غلط فہمی دور کی۔۔۔
ہاں لڑو شاباش لڑو میری کزن سوچے گی کے کن جنگلیوں میں آگئی ہے۔۔۔۔۔ زار نے اُنہیں چپ
کروانے کے لیے کہا

کزن نہیں بھابھی۔۔۔۔۔ حدید نے اسکی بات کی درستگی کی

زارا یار میری ساری شرٹ پر مٹی لگ گئی ہے حد ہے یہ کہاں تھا۔۔۔۔۔ فارس نے اپنی شرٹ
جھاڑتے ہوئے پوچھا

یہ آپکی سزا ہے جب کہا تھا کہ اس کو پکڑیں تو چھوڑا تھا نہ باہر مٹی میں کھیل رہا تھا اب
بھگتیں۔۔۔۔۔ زار نے بھی آگے سے کڑک سا جواب دیا

اس سے پہلے فارس کچھ بولتا دروازے پر بیل ہوئی آج انہوں نے حدید کو کھانے پر بلایا تھا
حدید نے اندر داخل ہوتے ساتھ سلام کیا اور ہاسم کو گود میں اٹھالیا مٹی تو ساری فارس کے
کپڑوں پر جھر چکی تھی حورب زارا کے پاس چلی ہے۔۔۔۔۔
فارس اور حدید باہر بیٹھے تھے جب حدید نے زارا کو آواز دی

وہ جو کچن میں کام کر رہی تھی باہر آئی

ہرزری کارشتا پکا ہو گیا ہے وہ جو لڑکا نہی تھا فارس فاسٹر پائلٹ جس سے ابھی کل بات ہوئی تھی
اُسکا رشتا آیا تھا بابا نے ہاں کر دی زری بھی مان گئی ہے اور ہاں وہ ضرار نہ آرہا ہے مشی کے سطح
اگلے ہفتے اسلام آباد۔۔۔۔۔ حدید نے انہیں خوش خبری سنائی

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ

کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Ik Sitra Kehkashan Ho Giya | By Bisma Khan (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>